جدید ایڈیشن
2012ء
اَلْبَیْعَتُ لِلّٰہ
ظہورِ مہدی علیہ الرضوان تک
احادیث کی روشنی میں پیشین گوئیاں
2012ء کیوں اہم ہے؟
تالیف
ابو عبداللہ آصف مجید نقشبندی
پسند کنندگان
حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی صاحب
شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک
امام الصرف والنحو حضرت مولانا محمد حسن صاحب
استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور

جدید ایڈیشن

2012ء

ظہورِ مہدی علیہ الرضوان تک

احادیث کی روشنی میں پیشین گوئیاں

2012ء کیوں اہم ہے؟

مرتبہ

ابو عبداللہ آصف مجید نقشبندی

مکتبۃ الحسن

33......حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37241355 0300-4339699

نام کتاب ——— ظہورِ مہدی تک

مؤلف ——— ابوعبداللہ آصف مجید نقشبندی

اشاعت اوّل ——— 2002ء

اشاعت دوم ——— فروری 2011ء/1432ھ

اشاعت جدید ——— فروری 2012ء/1433ھ

ناشر ——— مکتبة الحسن

تعداد ——— 1100

اہتمام

ابومحمد عبدالقدیر حسنی

مدیر مکتبة الحسن

33……حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37241355 0300-4339699

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرستِ مضامین

فہرست مضامین

اظہار تشکر

از حضرت مولانا محمد جمیل راجڑ صاحب
نائب رئیس التبلیغ ، بادشاہی مسجد ، لاہور

مبلغ اسلام محترم آصف مجید نقشبندی نے
''جہاد افغانستان سے ظہور مہدی علیہ الرضوان تک احادیث کی روشنی میں پیشین گوئیاں''
ایک مختصر مگر جامع کتابچہ مرتب کیا ہے ، جسے مَیں نے پڑھا ۔ اس خدمت پر مَیں انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ، کیونکہ آج کل کے مایوس کن حالات میں ان کی اس تالیف کا منظر عام پر آنا اس لئے باعث مسرت ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے عارضی خاتمہ کے بعد امت مسلمہ پر چھائی ہوئی مایوسی کی فضا میں ان کے مرتب کردہ رسالہ نے امت کے دیندار طبقہ میں امید کی قندیل روشن کردی ہے ۔ کیونکہ جب بھی امت میں دماغی بے چینی اور اندرونی کشمکش اپنے شباب کو پہنچ جاتی ہے اور بیک وقت مشرقی اور مغربی تہذیبوں ، جدید کافرانہ اور سدا بہار اسلامی نظام کی فکر میں معرکہ کارزار گرم ہوتا ہے تو ہمیشہ لالچی (سگ دنیا) لوگ جو اوپر سے دیندار اور اندر سے کافر ، تن کے گورے اور من کے سیاہ کالے ہوتے ہیں ..... خلیفہ مہدی یا مسیح موعود ہونے کے دعویدار بن کر امت کے سادہ لوح لوگوں

کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے صدمہ نے مسلمانان ہندوستان کے دل زخمی اور دماغ مفلوج کر دیئے تھے، سیاسی اور تہذیبی غلامی کے علاوہ ہندوستان کے گوشہ میں پھیلے عیسائی پادری میسحیت کی تبلیغ میں سرگرمی دکھا رہے تھے۔ نیز فرقہ اسلامیہ کا آپس میں اختلاف ایسی تشویشناک صورت اختیار کر گیا تھا کہ اس سے طبیعتوں میں سخت بیزاری پیدا ہو گئی تھی تو مسلمانوں کے ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسیلمہ پنجاب (غلام قادیانی) نے مجدد، مہدی، مسیح موعود اور پھر نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور آج کل کی طرح مایوس مسلمان جو کسی مرد غیب کے ظہور اور مؤید من اللہ کی آمد کے منتظر تھے...... آسانی سے ان کے چنگل میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور پھر قادیانی تحریک قیصرۂ ہند کی حکومت کے زیر سایہ پھل پھول کر امت مسلمہ کیلئے ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر گئی۔ نیز مہدی سوڈانی نے بھی ایسے ہی حالات سے فائدہ اٹھا کر دعویٰ مہدیت سے سوڈان میں ایک زبردست شورش برپا کر دی تھی۔

افغانستان کی امارت اسلامیہ کے عارضی خاتمے، فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور فلپائن کے مسلمانوں کا اقوام متحدہ اور امریکہ کے زیر سرپرستی قتل عام سے اس وقت مسلمان ذہنی انتشار اور مایوسی کا شکار ہیں۔

کم از کم آصف مجید صاحب کا مرتب کردہ یہ کتابچہ پڑھ کر کسی کذاب کو مہدی اور مسیح موعود نہیں مانیں گے اور ان تکلیف دہ حالات کو مرضی الٰہی سمجھ کر دل کو تسلی ضرور ہو جائے گی۔

آصف مجید صاحب جو کہ کیمیکل انجینئر ہیں، لیکن انہوں نے تبلیغ کو اپنی زندگی

کا مقصد بنالیا ہے، احقر کا ایک عرصہ سے ان کے ساتھ دینی تعلق ہے، یقیناً عالمی فکر اور دردِ دل رکھنے والا شخص ہی ایسی خدمت انجام دے سکتا ہے۔ جس پر مَیں انہیں دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل ان کی مخلصانہ کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین .... ثم آمین

جمیل راجڑ

نائب رئیس التبلیغ

بادشاہی مسجد لاہور

فکر انگیز پیغام

از امام الصرف والنحو حضرت مولانا مفتی
محمد حسن صاحب دامت برکاتہم
استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید
رائیونڈ روڈ، لاہور

باسمہٖ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدی ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون ہ

''وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر تا کہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر گو مشرک برا مانیں۔''

اس آیت کریمہ کے اندر اللہ نے حضور ﷺ کی بعثت شریفہ کا مقصد بیان فرمایا ہے اور اس آیت کریمہ سے معلوم یہ ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک عظیم مقصد آپ کے ذریعہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے۔ آگے غلبۂ حق کے تین مطلب ہیں:

[۱]......دلائل کے لحاظ سے غلبہ

اور یہ غلبہ دین اسلام کو قیامت کی صبح تک حاصل رہے گا، کیونکہ دلائل کے اعتبار سے کسی مذہب میں یہ سکت اور ہمت نہیں کہ وہ دین حق (دین اسلام) کا مقابلہ کر سکے۔

[۲]......شان وشوکت کے لحاظ سے غلبہ

اور یہ غلبہ دین اسلام اور اہل اسلام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں حاصل ہو چکا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نصرت الٰہیہ سے مسلسل فتوحات ہوتی رہیں، یہاں تک کہ فاروقی یلغار کے سامنے پورا عالم کفر لرزہ براندام تھا اور آئندہ بھی یہ غلبہ حاصل رہے گا بشرطیکہ امت مسلمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاق واوصاف پر قائم رہی۔

[۳]......غلبہ حق بایں معنیٰ کہ پورے عالم سے کفر کا خاتمہ ہو اور دین حق کا بول بالا ہو

یہ غلبہ دین حق کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے قیامت کے قریب حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بابرکت دور میں حاصل ہوگا۔

ہمارے بھائی محترم آصف مجید صاحب جو الحمدللہ حالات کے سیاق سباق پر گہری نظر رکھتے ہیں....انہوں نے باوثوق شواہد ودلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ غلبۂ حق کی تیسری قسم کا دور بھی انشاء اللہ قریب آ چکا ہے۔ لہٰذا اگر واقعتہً وہ مبارک دور قریب ہے تو اس میں خوشی کے ساتھ ساتھ ایک فکر انگیز پیغام بھی ہے، وہ یہ کہ ہم اس مبارک دور میں اہلِ حق کے قافلے میں شامل ہونے

کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں ایمان کی سلامتی اور شرور وفتن سے حفاظت کیلئے خوب دعائیں مانگیں اور حضور ﷺ کے طریقوں اور نیک اعمال کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں زندہ کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

آخر میں بندہ اپنے بھائی محترم آصف مجید صاحب کیلئے دل سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیک سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مضطرب قلوب کی تسلی کا سامان بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ خیر خلقہ محمد وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

محمد حسن عفی عنہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد: دنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب قربِ قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہے۔ جن علاماتِ صغریٰ کی خبر نبی اکرم ﷺ نے دی تھی وہ ایک ایک کر کے ظاہر ہو چکی ہیں...... صرف علاماتِ کبریٰ باقی ہیں۔ جو نہایت اہم اور عالمگیر واقعات ہوں گے اور ان کا آغاز امام مہدی کے ظہور سے ہوگا، البتہ مشرق سے کالے جھنڈوں کا نکلنا ابھی باقی ہے جس کا احادیث میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے، اس لشکر میں امام مہدی ہوں گے اور مکہ معظّمہ میں مسندِ مہدیانہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔

افغانستان اور امریکہ کی موجودہ جنگ میں طالبان اور القاعدہ کا پہاڑوں میں روپوش ہو جانا اور امریکہ کے خلاف گوریلا جنگ کا آغاز کر دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ وقت دور نہیں کہ ''کالے جھنڈے افغانستان سے نکلیں گے تو جب وہ افغانستان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے، کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے امریکہ و یورپ کی جھنڈیوں کے جو مغرب سے آئیں گی''۔

آج سے چند سال قبل ''افغانستان سے سیاہ پرچم کا نکلنا'' سمجھ میں نہیں آتا تھا، جبکہ طالبان کے جھنڈے سفید تھے۔بعض اوقات احادیث میں بتائی ہوئی پیشین گوئی اس وقت سمجھ میں آتی ہے جب وہ واقعہ وقوع پذیر ہورہا ہوتا ہے۔اب جبکہ القاعدہ کے مجاہدین (جن کے جھنڈے سیاہ ہیں) پہاڑوں میں روپوش ہوگئے تو حدیث سمجھ میں آرہی ہے کہ سیاہ جھنڈوں کے نکلنے کا کیا مطلب ہے؟

علامات قیامت پر ہمارے اکابرین نے بہت مدلل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ہمارا یہ رسالہ ان کے مقابلہ میں سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، تاہم اس رسالے کا مقصد حالات کے تناظر میں ظہور مہدی تک احادیث ترتیب دینا ہے تاکہ امت کیلئے حق کیلئے فیصلہ کرنا آسان ہو۔راقم نے اس رسالہ کیلئے اکابرین کی درج ذیل تالیفات سے استفادہ کیا ہے۔

1. شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی "الخلیفة المهدی فی الاحادیث الصحیحه"
2. مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم کی ''علامات قیامت اور نزول مسیح''
3. حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کی ''قیامت نامہ''
4. حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری کی ''علامات قیامت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں''

بعض واقعات کا ذکر کئی کئی احادیث میں آتا ہے، راقم نے اس رسالہ میں اختصار کے پیش نظر ان میں سے صرف ایک حدیث کو چھانٹا ہے، البتہ سیاہ جھنڈوں

والی احادیث زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔قرب قیامت کی جو احادیث بیان ہوئی ہیں ان سے ذہن میں آنے والے حالات وواقعات کی قدرے ایک ترتیب بھی قائم ہوتی ہے۔ہر مرحلے پر کتنی مدت صرف ہوگی؟اس کا تعین ممکن نہیں ،تاہم مختلف احادیث نبویہ اور موجودہ حالات پر ایک گہری نظر ڈالنے سے ایک اجمالی نقشہ ذہن میں آتا ہے،جسے راقم نے رسالہ کے آخر میں پیش کردیا ہے

احقر العباد

ابوعبداللہ آصف مجید نقشبندی

نوٹ :یہ مقدمہ ۲۰۰۲ء میں لکھا گیا تھا
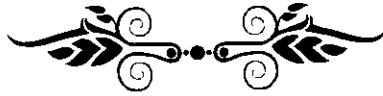
چند باتیں طبع جدید ۲۰۰۴ء کے بارے میں

راقم کو اس کتاب کیلئے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی۔علاماتِ قیامت کے عنوان پر لکھی گئیں اپنے ہی اکابر کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ بہت سی باتیں سینہ بہ سینہ راقم تک پہنچی تھیں۔تحریر میں اس لئے نہیں لایا تھا کہ ان کا مستند حوالہ موجود نہیں تھا۔ چند دنوں پہلے ایک دوست نے ایک کتاب دکھائی ''ہرمجدون'' جسے مصر کے عالم جامعہ الازھر کے استاذ امین جمال الدین صاحب نے تحریر کیا ہے۔اور پروفیسر خورشید عالم صاحب نے اسکا اردو ترجمہ کیا ہے۔اس کتاب کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ دل میں چھپی ہوئی کئی باتوں کے حوالے مل گئے۔انہوں نے ماشاء اللہ بہت محنت فرمائی ہے اور موجودہ حالات کے متعلق ایسے آثار جمع فرمائے ہیں جن کو پڑھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔مَیں ان کو اس کاوش پر دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔تاہم ہماری زیادہ توجہ افغانستان کی طرف ہے، جبکہ ان کی تیسری عالمی جنگ کی طرف.... چند باتوں کے سمجھنے میں ہمیں ان سے تھوڑا سا اختلاف ضرور ہے لیکن مقصد دونوں کا ایک ہی ہے اور وہ ہے امتِ مسلمہ کو خوابِ خرگوش سے جگانا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب فرمائے (آمین)

از مؤلف

۱۵ جون ۲۰۰۴ء

اضافہ جدید ۲۰۱۱ء کیوں؟

۲۰۰۱ء میں جب افغانستان پر امریکہ نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ حملہ کیا تو مَیں بھی ان دل گرفتہ لوگوں میں سے تھا جنہیں امارتِ اسلامیہ کے سقوط کا صدمہ لاحق ہوا۔لیکن احادیث کی روشنی میں ایک امید کی کرن ابھی باقی تھی۔جس کی وجہ سے دل کو ایک ڈھارس سی بندھی ہوئی تھی ۔دل کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ طالبان کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑے گا۔یہ ہوسکتا ہے کہ وقتی طور پر ان سے حکومت چھین لی جائے لیکن ایک وقت ضرور آئے گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں غالب فرمائے گا۔''وہ خراسان کی گھاٹیوں سے اتریں گے اور اسلام کی طلب میں اتریں گے،ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے گا....آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں پر امامت عالم کا تاج پہنانا ہے''۔

مجھے یاد ہے رائیونڈ مرکز میں حاجی عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم نے افغانستان کے لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا تھا کہ''افغانستان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں روس کے ٹوٹنے کا ذریعہ بنایا ہے اب تمہیں امریکہ کے ٹوٹنے کا ذریعہ بنائے گا''۔

۲۰۰۱ء میں افغانستان پر اتحادی حملے کے فوراً بعد مَیں نے افغانستان سے متعلقہ احادیث اکٹھی کرنا شروع کر دیں ۔بلکہ علامات قیامت اور حضرت مہدی کے عنوان پر مطالعہ کا شوق بچپن ہی سے تھا۔مَیں جب پنجاب یونیورسٹی میں کیمیکل

انجینئرنگ کا طالب علم تھا....اس وقت بھی دوستوں میں اس بات کی وجہ سے مشہور تھا کہ یہ آصف مجید علامات قیامت خوب بیان کرتا ہے......اپنے منہ میاں مٹھو بننا مقصود نہیں....وجہ تحریر بیان کرنا مقصود ہے۔

مَیں دوستوں کو کہتا رہتا تھا کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کا وقت قریب معلوم ہوتا ہے ....تیار رہیں !!!میرے پاس مواد تو تھا ہی....بس اسے ترتیب دینا تھی، ترتیب دے دی ۔حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا جمیل راجڑ صاحب نے بہت حوصلہ افزائی فرمائی ، بلکہ حضرت مولانا حسن صاحب نے تو اپنے مدرسہ جامعہ محمدیہ میں اس ناچیز سے اس عنوان پر بیان بھی کروایا۔ کتاب شائع ہوگئی اور مَیں اس خیال سے کہ یہ کتاب جب حکومت کی نظر میں آئے گی تو اس پر پابندی لگ جائے گی ۔مَیں اپنے سالانہ چلّے کیلئے رائیونڈ چلا گیا۔ میرے جانے کے بعد دو آدمی مجھے تلاش کرتے کرتے میرے دوست بابر مجید مرحوم کے پاس جا پہنچے (بابر مجید اس وقت لاہور میں تھے ،بعد میں الرشید ٹرسٹ کراچی سے وابستہ ہوگئے تھے اور ایک حادثہ میں شہید ہوگئے ۔وہ میرے بہت اچھے دوست تھے ، انہوں ہی نے میری کتاب کی سب سے پہلے کمپوزنگ کی تھی)وہ دو آدمی میرے لئے یہ پیغام چھوڑ گئے کہ آپ کی کتاب کی وجہ سے مجاہدین کو بہت تسلی ہوئی ہے ۔مجھے اس پیغام کی وجہ سے جو خوشی ملی ....مَیں بتا نہیں سکتا۔ یہی اس کتاب کا مقصد تھا۔

وقت گزرتا رہا....طالبان پہاڑوں میں روپوش ہوکر کامیاب کاروائیاں کرنے لگے ....اور میری کتاب کو تاجر برادری نے میری اجازت کے بغیر چھاپ چھاپ کر

کہاں سے کہاں پہنچا دیا، کسی نے پشتو زبان میں بھی ترجمہ کر دیا۔ مَیں نے کسی کو کچھ نہ کہا.... سوچا جانے دو اس کتاب کو جہاں تک جاسکتی ہو.... کسی کے زخموں کا مرہم بن گئی تو میری نجات کا ذریعہ بنے گی۔ مجھ سے تو یار لوگوں نے ادھار لے لے کر مجھے عاجز کر دیا.... لیکن تاجر برادری کے کیا کہنے!!!! اسے خوب چھاپا اور خوب کمایا۔ مجھے بعد میں احساس ہوا کہ ان لوگوں کا یہ فعل ٹھیک نہیں تھا۔ ان کو مجھ سے اجازت لینی چاہئے تھی کیونکہ بعض اوقات کتاب میں کوئی تبدیلی بھی کرنا ہوتی ہے، کسی غلطی کی اصلاح بھی کرنا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اندیشہ

اس کتاب کے لکھنے کے بعد مجھے دو طبقوں سے سخت نکیر کا اندیشہ تھا، ایک اہل علم.... دوسرے اہل تبلیغ .... لیکن الحمدللہ دونوں طبقات میں خوب پذیرائی ہوئی مَیں ایک دن رائیونڈ مرکز میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ لاہور تبلیغی مرکز کے امیر حاجی شبیر صاحب رحمہ اللہ پر نظر پڑی۔ مَیں سلام کیلئے قریب گیا تو انہوں نے بڑی شفقت سے گلے لگایا، پھر پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ”مَیں نے تیری وہ کتاب پڑھی ہے بہت خوب لکھی ہے ...!! نماز پڑھنے کے بعد اُدھر میرے پاس آجانا‘ مَیں نماز سے فارغ ہو کر ان کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے مجھے اپنے مصلے پر بٹھایا.... پھر خاص پنجابی زبان میں .... اپنے مخصوص انداز میں فرمانے لگے ”چھڈ ساریاں گلاں نوں ....تو مینوں ایہہ دس کہ امریکہ کدوں تباہ ہونا جے“ (چھوڑ ساری باتوں کو، تو مجھے یہ بتا کہ امریکہ کب تباہ ہوگا) اس کے جواب میں مَیں کیا کہتا....!!

ہنس کر دکھا دیا۔ پھر مجھے عبدالمالک صاحب اور احمد حسن صاحب مدظلہٗ کے کمرے میں لے گئے اور کمرے میں جاتے ہی زوروشور کے ساتھ کہنے لگے !''لو جی تیاریاں کرلو!! حضرت امام مہدی آنے والے ہیں....آصف مجید نے کہہ دیا ہے''۔ اس ساری گفتگو سے آپ ان حضرات کے ذوق کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔میرے اندازے کے مطابق سب سے زیادہ یہ کتاب تبلیغی حلقے میں فروخت ہوئی ہے۔۲۰۰۴ میں بھائی فاروق اعظم نے مجھے دو کتابوں سے متعارف کروایا...... ''ہر مجدون اور امت مسلمہ کی عمر'' یہ دونوں کتابیں مصر جامعۃ الازہر کے استاد جمال الدین کی لکھی ہوئی ہیں (جن کا ہم نے طبع جدید۲۰۰۴ء میں ذکر کیا ہے)ان کتابوں کی وجہ سے مَیں نے اپنی کتاب میں تھوڑا سا اضافہ کر دیا....

ہماری یہ کتاب کیا ہے ؟اپنے ہی اکابرین کی کتابوں سے حاصل کی ہوئی احادیث اور ان کے تبصروں کا مجموعہ ہے۔بس ان کو ایک ترتیب دے کر غلبہ اسلام کے علم برداروں کے قدموں کی خاک کی برکات حاصل کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش......!!!

۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۰ء تک چھ سال گزر گئے ۔اس دوران مولانا عاصم عمر صاحب کی کتابیں ''تیسری جنگ عظیم اور دجال'' اور ''برمودا تکون اور دجال'' اور پھر حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ''دجال'' منظر عام پر آ گئیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی محققین نے اس عنوان پر سیر حاصل بحث کی ہے... ان سب کے ہوتے ہوئے مَیں نے یہ محسوس کیا کہ اب اس موضوع کے شہسوار میدان میں آگئے ہیں ....اب مجھے اس عنوان پر قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

چنانچہ مَیں نے ان ہی کتابوں کی طرف رجوع کیا اور اپنے دوستوں کو بھی ان ہی کے مطالعہ کی ترغیب دیتا رہا۔کئی دوستوں نے مجھے کہا بھی کہ آپ بھی اپنی کتاب میں اضافہ کریں۔لیکن مَیں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور نہ ہی ضرورت محسوس کی۔لیکن جب چند علماء کرام نے بھی اس طرف توجہ دلائی کہ یہ کتاب ۲۰۰۱ء میں لکھی گئی تھی ،اب حالات بھی بدل گئے ہیں ،صدام حسین بھی شہید ہوگئے !!!!اب اس میں اضافہ کی ضرورت ہے تو مَیں نے اضافہ کا ارادہ کرلیا۔اور اب یہ ایک نئے انداز سے آپ کے ہاتھوں میں ہے

آخر میں راقم ان سب دوستوں کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہے، جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں میرے ساتھ تعاون کیا....خصوصاً فاروق اعظم صاحب کا....انہوں نے ۲۰۱۲ء کی معلومات اکٹھی کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔

گزارش...... !!!کتاب میں اگر کوئی غلطی یا نئی معلومات کے بارے میں کسی قسم کی اطلاع دینی ہو تو ناشر سے رابطہ فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

فقط

ابوعبداللہ آصف مجید عفی عنہٗ

جنوری ۲۰۱۱ء

بمطابق صفر ۱۴۳۲ھ
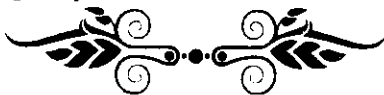
چھانٹی......مہدویت کی اہمیت

ہم نے جس دور میں آنکھیں کھولی ہیں وہ فتنوں کا دور ہے.... سیاہ فتنوں کا.... فتنہ ایک ایسی دھند کی مانند ہوتا ہے جس کے اُس طرف کوئی چیز نظر نہیں آتی اور اگر دھند سیاہ ہوتو پھر اس کی شدت کا اندازہ خود لگا لیجئے....!!! موجودہ دور میں ہمارا ایسے ہی فتنوں سے واسطہ ہے جن کے ورے حق کا پہچاننا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ ایسے پرفتن دور میں راستہ جاننے والوں کا ہاتھ پکڑ کر چلنے ہی میں عافیت ہے۔

ابھی تو سب لوگ .... ایمان والے ہوں یا منافق.... ملے جلے پھرتے ہیں نا!!! ایک وقت آنے والا ہے جب منافقین کو اہل ایمان سے الگ کردیا جائے گا... چھانٹی ہوجائے گی چھانٹی......اہل ایمان حضرت امام مہدی کے جھنڈے تلے ہوں گے اور منافقین دجال کے جھنڈے تلے۔ حضرت عمیر ابن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''جب لوگ دو خیموں میں تقسیم ہوجائیں گے ....ایک اہل ایمان کا خیمہ جس میں نفاق بالکل نہیں ہوگا.... دوسرا منافقین کا خیمہ جس میں ایمان بالکل نہیں ہوگا۔تو جب وہ اکٹھے ہوجائیں (یعنی ایمان والے ایک طرف اور منافقین دوسری طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل۔

(ابوداؤد، مستدرک، الفتن نعیم بن حماد)

یہ کیسے پتا چلے گا کہ منافقین کون لوگ ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ آیئے!!
ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں۔ حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے منافق کے بارے میں پوچھا گیا (کہ منافق کون ہے؟) تو انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص جو اسلام کی تعریف تو کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ (ابن ابی شیبہ)

اپنے اردگرد ذرا ایک نظر ڈالئے !!!اسلام کی تعریف میں آپ نعرے سنتے رہتے ہیں....مثلاً ''اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام دوسروں کو بھلائی کا درس دیتا ہے، اسلام عورتوں کو حقوق دیتا ہے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے گردن کٹوا کر اسلام کو زندہ کر دیا....وغیرہ وغیرہ''۔ لیکن جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جس اسلام کی آپ تعریفیں کر رہے ہیں اسے اپنے چھ فٹ کے جسم پر نافذ کر لیں تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں اور اگر انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اس عظیم الشان اسلام کو ملک میں نافذ کر دو تو جواب ملتا ہے کہ ہمیں ان ملاؤں کا دین نہیں چاہیئے۔ ہاتھ کاٹنے والا قانون نافذ کر دیا تو سب ٹونڈے ہو جائیں گے......اسلام میں زبردستی نہیں اسلام عورتوں کو گھر میں قید کرنے کا حکم نہیں دیتا...... طالبان والا دین نامنظور......سنگسار کرنے والا قانون نامنظور...... اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا....وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر وہ بکواس جس سے ان کا آقا (امریکہ) خوش ہوتا ہے، کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ یہی منافق کی نشانی ہے۔

سورہ بقرۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں !''وہ (منافقین) جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو مسلمان ہیں اور جب اپنے کافر سرداروں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں کے

ساتھ مذاق کرتے ہیں''۔ان گمراہ کن لیڈروں کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے بھی ایک بات فرمائی ہے....وہ کیا؟''حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! مَیں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔'' (ابوداؤد)

آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہمارے گمراہ کن لیڈر کیسے شیطانی نظام کو حق بنا کر اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے عوام کے سامنے پیش کررہے ہیں۔اور ہمارے ناسمجھ مسلمان بھائی شیطانی میڈیا کے یک طرفہ پروپیگنڈوں سے کیسے متاثر ہورہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا کہ''جب یہ فاسق لوگ آپ کے پاس کوئی خبر لایا کریں تو آپ تحقیق ضرور فرما لیا کریں''۔اب مَیں پوچھتا ہوں کہ یہ میڈیا کے ذریعے جو خبریں شائع کی جاتی ہیں کیا یہ شائع کرنے والے نیک متقی لوگ ہوتے ہیں جو اِن کی بات پر بغیر تحقیق کے یقین کرلیا جائے؟......ہرگز نہیں!!!

حضرت امام مہدی کا دور چھانٹی کا دور ہوگا۔دجالی سامراج ایک طرف (جسے میڈیا روشن خیال دنیا سے تعبیر کرے گا)......حقانی سامراج (جسے میڈیا دہشت گردی سے تعبیر کرے گا) دوسری طرف۔ایک طویل حدیث آپ اس کتاب میں اپنے موقعہ پر پڑھیں گے وہ یہاں سے شروع ہوتی ہے''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے،ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ حضرت امام مہدی کو بحیثیت امام وامیر تسلیم کرلیں گے وہ لوگ فتنہ دجال سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ ان کی

مخالفت کریں گے وہ لوگ فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔اور ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنہ پر منتج ہوگا۔آپ دیکھ لینا!!یہ دجالی میڈیا حضرت امام مہدی کو بہت بڑے ''دہشتگرد'' کی حیثیت سے پیش کرے گا۔جس کے نتیجے میں لاتعداد کمزور ایمان والے اور کم علم لوگ اس کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔اس لئے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ مہدویت کی اہمیت دجالیت سے بھی زیادہ ہے، کیونکہ حضرت مہدی کا ظہور پہلے ہوگا اور دجال ان کے دور میں ساتویں سال خروج کرے گا۔کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے اور ہم (فلاں) جیسے روشن خیال سکالرز سے متاثر ہو کر چھ سو سال تک حضرت امام مہدی کا انتظار کرتے رہ جائیں۔یقیناً ایسے لوگ دجال کو ہی اپنا نجات دہندہ تصور کریں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔(آمین)

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

۱ ...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) قریب آ پہنچے اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں۔ (مسند احمد)

۲ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت (قرب قیامت) تک حق کیلئے سر بلندی کے ساتھ برسرِ پیکار رہے گی۔ فرمایا! پس عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا کہ آیئے .... نماز پڑھایئے! آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اللہ نے اس امت کو اعزاز بخشا ہے اس لئے تم ہی میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔

۳ ...... حضرت سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک (حکم) جہاد منقطع نہیں ہوگا۔

(سیرۃ المغلطائی ومسند احمد)
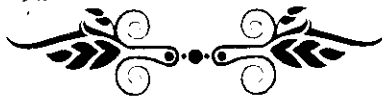
جہاد افغانستان احادیث کی روشنی میں

﷽ ...... حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا! آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم اہل روم (اہل مغرب و امریکہ) سے امن کی خاطر صلح کرو گے، پھر تم اور وہ اپنے ایک پرلے دشمن سے جنگ کرو گے۔ پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں غنیمت حاصل ہو گی اور تمہارا بچاؤ ہو جائے گا، پھر واپس لوٹو گے حتیٰ کہ تم اتر جاؤ گے ایک پہاڑ والی سبز زمین میں، پھر ایک عیسائی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائے گا، اور وہ اس صلیب کو توڑ پھوڑ ڈالے گا، جس پر اہل روم عہد معاہدہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے۔ اہل ایمان بھی اپنے اسلحہ کیلئے اٹھیں گے، پھر وہ جنگ کریں گے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعزازِ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ باب الملاحم فصل ثانی رواہ ابوداؤد)

فائدہ: ...... اس روایت میں امت کو پیش آنے والے نہایت اہم واقعات کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

1 ...... ''یہ کہ تم اہل روم (اہل مغرب و امریکہ) سے امن کی صلح کرو گے'' چنانچہ یہ صلح اقوام متحدہ کے وجود میں آنے کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔

2 ...... ''یہ کہ تم اپنے سے پرلے دشمن سے جنگ کرو گے'' چنانچہ یہ جنگ افغانستان نے روس کے خلاف لڑی جس میں پاکستان اور امریکہ و انگلینڈ نے تعاون کیا۔

3 ...... ''یہ کہ تمہاری مدد کی جائے گی'' چنانچہ یہ نصرت آئی اور حیرت انگیز حد تک آئی۔ ایک عظیم سپر پاور کہلانے والے ملک کو صفر پاور بنا دیا گیا۔

4 ...... ''یہ کہ تم غنیمت حاصل کرو گے'' چنانچہ اس قدر غنیمت کا مال ہاتھ آیا کہ روس نے اپنی ستر سالہ تاریخ میں جو اسلحہ کے انبار لگائے تھے اس کا بیشتر حصہ اس نے افغانستان کی فتح کیلئے افغانستان منتقل کر دیا تھا، وہ تمام تر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ ٹرانسپورٹ اور دیگر بے شمار ساز و سامان اس کے علاوہ تھا اور جو تباہ شدہ ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور گاڑیوں کا کباڑ تھا وہ خود اربوں روپے کا تھا۔

5 ...... ''اور یہ کہ تمہارا بچاؤ ہو جائے گا'' اس میں شبہ نہیں کہ سوویت یونین کے عزائم بڑے خطرناک تھے، جس سے پورا عالم اسلام خطرے میں تھا۔ لیکن اس جنگ نے یہ خطرہ ہمیشہ کیلئے مٹا کے رکھ دیا بلکہ جو مسلم ممالک اس کے قبضے میں تھے وہ بھی اس کے خونیں چنگل سے آزاد ہو گئے۔ گویا پوری امت کا بچاؤ ہو گیا۔

6 ...... ''یہ کہ تم واپس لوٹو گے اور ایک پہاڑی سبزہ میں اترو گے'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجاہدین نے روس کی طرف پیش قدمی نہیں کی، واپس لوٹے اور کشمیر کے سبزہ زار میں اتر گئے۔

7 ...... ''یہ کہ ایک عیسائی شخص صلیب بلند کرے گا اور کہے گا صلیب غالب آ گئی'' چنانچہ روس کے ٹوٹتے ہی امریکی صدر نے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا اعلان کیا۔ یہ

اعلان "غلب الصلیب" کا ٹھیک ٹھیک مفہوم لئے ہوئے تھا۔ (واللہ اعلم)

8..... "یہ کہ اہل ایمان میں سے ایک شخص غضب ناک ہو گا (یعنی غلب الصلیب کو رَد کرے گا) صلیب کو توڑ دے گا (یعنی صلیبی نظام کا انکار کرے گا اور اسلامی نظام پیش کرے گا)" چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد دامت برکاتہم العالیہ نے نیو ورلڈ آرڈر کو توڑ کر اسلامی نظام پیش کر دیا۔ ان کا یہ اقدام ایک حدیث میں بتائی گئی پیشین گوئی کے عین مطابق ہے وہ حدیث یہ ہے۔

❀..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ رہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیں گے اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہو گی اور وہ رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو اس کا رہنا منظور ہو گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیں گے اس کے بعد ایک طاقتور بادشاہت ہو گی، وہ رہے گی جب تک اس کا رہنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیں گے۔ اس کے بعد دھونس دھاندلی اور سینہ زوری کی حکومت ہو گی، وہ رہے گی جب تک اس کا رہنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیں گے۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہو گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے" افغانستان میں چودہ سو سال بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام امیر المومنین کا ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔

9..... "یہ کہ اہل روم جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے" چنانچہ افغانستان کے خلاف تمام کفریہ طاقتیں متحد ہو گئیں۔

10..... "یہ کہ اہل ایمان بھی اپنے اسلحہ کی طرف اٹھیں گے" یہ عمل بھی ہو گیا۔

طالبان امریکہ کے مطالبات رَد کر کے جنگ کیلئے آمادہ ہو گئے۔

11 ...... ''یہ کہ وہ جنگ کریں گے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعزازِ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے'' چنانچہ طالبان کی ایک جماعت شہید ہو گئی اور بظاہر امریکہ غالب آ گیا۔ (یہاں تک اس حدیث کی پیش گوئیاں پوری ہو گئیں)

5 ...... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چمڑے کے خیمے میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قیامت سے پہلے تُو چھ چیزوں کو گن۔ اوّل میری موت...... دوسری بیت المقدس کا فتح ہونا...... تیسرے وباءِ عام جو تم میں بکریوں کی طرح پھیلے گی...... چوتھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہو گا...... پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا...... چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہو گی، پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی (۸۰) نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(مشکوٰۃ، باب الملاحم رواہ بخاری)

فائدہ:...... اس حدیث میں قربِ قیامت کی چھ علامات بتائی گئی ہیں جن میں سے پانچ پوری ہو چکی ہیں۔ اور چھٹی کے ایک حصہ کی پیشین گوئی پوری ہو گئی یعنی اہل روم (امریکہ و یورپ) کے ساتھ صلح اور ان کی طرف سے بدعہدی جس کی تفصیل پچھلی حدیث کے فائدہ میں گزر چکی ہے۔ اب ۸۰ جھنڈوں والی جنگ

حضرت امام مہدی کے دور میں ہوگی جسے ملحمۃ الکبریٰ کہتے ہیں، جومجدون نامی پہاڑ کے قریب ہوگی۔ جس میں لاتعداد لوگ مارے جائیں گے۔

اب ہم ان احادیث کا ذکر کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کی دوبارہ فتوحات کا سلسلہ شروع ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ اور ایلیا میں اپنے جھنڈے گاڑیں گے۔

افغانستان سے سیاہ جھنڈوں کا نکلنا

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، ان کے رستہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکے گی حتیٰ کہ انہیں ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کردیا جائے گا۔ (کنز العمال 261/14 النہایہ ابن کثیر 26)

فائدہ:...... خراسان افغانستان کا پرانا نام ہے اور کالے جھنڈے القاعدہ کے ہیں۔ پاکستان میں بلوچستان اور سرحد کا کچھ علاقہ بھی خراسان میں شامل ہے۔

خراسان اور ماوراء النہر:

وسطی ایشیاء کے بیچ میں ایک بڑا دریا بہتا ہے جسے ''دریائے آمو'' کہتے ہیں۔ اس دریا کا دوسرا نام دریائے جیحون ہے۔ اس دریا کی پرلی طرف جو علاقہ ہے اسے ماوراء النہر کہتے ہیں۔ اس میں ازبکستان خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ترمذ، بخارا، سمرقند اور تاشقند...... یہ چاروں شہر اسی میں آتے ہیں۔ دریا کے اس جانب خراسان ہے۔ جس کا موجودہ نام افغانستان ہے۔ دریائے آمو سے لیکر دریائے کابل تک ان دو دریاؤں کے بیچ کا علاقہ خراسان ہے۔ جغرافیائی اصطلاح کے

حوالے سے یہ ''مابین النہرین'' یعنی دو دریاؤں کے بیچ کا علاقہ کہلاتا ہے۔ یہ کچھ افغانستان میں اور کچھ پاکستان میں شامل ہوگیا ہے اور کچھ ایران میں ''نیشاپور'' تک۔

آپ یوں سمجھئے! دریائے آموسے اِدھر افغانستان، پاکستان میں اٹک تک اور ایران میں نیشاپور تک کا علاقہ خراسان ہے۔

۞...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ''ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا، اسے حارث کہا جاتا ہوگا وہ حراث (کاشت کرنے والا) ہوگا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ مقدمۃ الجیش پر مامور شخص کو منصور کہا جاتا ہوگا۔ وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ان کے مضبوطی سے جمنے کیلئے مؤثر کام کرے گا۔ جیسے قبائل قریش نے (اسلام قبول کرنے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کیلئے استحکام کا کام کیا تھا۔ ہر ایمان والے شخص پر اس کی مدد واجب ہے۔

۲ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ '' کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے، کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہلِ عجم کی جھنڈیوں کے جو مغرب سے آئیں گی''۔ (کنز العمال 264/11)

۳ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب کالے جھنڈے مشرق سے اور پیلے جھنڈے مغرب سے آئیں گے حتیٰ کہ ان کے مابین مرکز شام یعنی دمشق میں مقابلہ ہوگا تو مصیبت وہیں ہے۔ (کنز العمال 252/11)

فائدہ:...... شام سے مراد بلاد شام ہے یعنی اردن، شام، فلسطین، لبنان موجودہ سوریہ، دمشق، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ، اسرائیل اور عراق کا کچھ علاقہ۔ یہ

جنگ وہی ہے جس میں امریکہ ۸۰ ملکوں کو حضرت امام مہدی کے خلاف اکٹھا کر لے گا۔ اور یہ جنگ شام میں ہوگی۔

۴ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''خراسان سے یقیناً کالا پرچم نکلے گا حتیٰ کہ وہ اپنے گھوڑے اس زیتون سے باندھیں گے جو بیت الہیا اور حرستا بستیوں کے درمیان ہے۔ ان سے کہا گیا کہ ان بستیوں کے درمیان زیتون کا تو کوئی پودا نہیں ہے۔ وہ فرمانے لگے! ایسا ہو کے رہے گا اور ان دو بستیوں کے درمیان پودا کھڑا ہو جائے گا، حتیٰ کہ اس پرچم والے آئیں گے، اس درخت کے نیچے اتریں گے اور اپنے گھوڑے باندھیں گے (کنز العمال 274/11)

فائدہ:...... اگر کسی بڑی جنگ کے نتیجے میں جدید اسلحہ ختم ہوگیا تو حضرت مہدی کے دور کی جنگیں گھوڑوں اور تلواروں کے ذریعے لڑی جائیں گی۔ اور اگر وہ جنگیں جدید اسلحہ سے لڑی گئیں تو گھوڑے سے مراد مروّجہ سواری ہے (واللہ اعلم)

۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ زہے نصیب طالقان کے! کہ اس میں اللہ کے خزانے ہیں، لیکن یہ خزانے سونے چاندی کی صورت میں نہیں بلکہ وہاں ایسے مردانِ کار ہوں گے جو اللہ کو پہچانیں گے جیسے پہچاننے کا حق ہوتا ہے اور وہ مہدی آخر الزماں کے مددگار ہوں گے۔

(کنز العمال ۱۴/ ۲۹۱)

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میری امت کی ایک جماعت بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے ارد گرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت انطاکیہ اور اس کے ارد گرد لڑتی رہے گی اور

ایک جماعت دمشق اور اس کے ارد گرد لڑتی رہے گی یہ لوگ حق والے ہوں گے اور اپنے مخالفین اور معاونین کی پروا نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے اور اس کے ذریعے سے دین کو زندہ کریں گے۔ جب کہ اس سے پہلے دین کو مٹایا گیا ہوگا۔

(فضائل جہاد ۲۵۷، بحوالہ ابن عساکر)

فائدہ:...... اس حدیث میں طالبان کیلئے بڑی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خزانہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مٹے ہوئے دین کو زندہ کرنے کا ذریعہ بنائے گا اور یہی حضرت امام مہدی کے اوّلین مددگار ہوں گے جیسا کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا۔ (طالقان کی تفصیل آگے آتی ہے)

◇ ابوعبداللہ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الفتن میں روایت کی ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ''کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے، ان کی قیادت ایسے لوگ کر رہے ہوں گے جو جھولدار اُونٹوں کی مانند ہوں گے، ان کے بال بہت زیادہ ہونگے، نسباً وہ دیہاتوں کے باسی ہوں گے۔ ان کے نام تعظیمی اور علامتی ہوں گے''۔ (ہر مجدون)

فائدہ:...... اس حدیث میں طالبان کی چند صفات بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً وہ ڈھیلے ڈھالے لباس زیب تن کئے ہوئے ہوں گے، ان کے بال گھنے ہوں گے، وہ دیہاتوں کے باسی ہوں گے اور ان کے نام علامتی اور تعظیمی ہوں گے... جیسے مُلا محمد عمر، مُلا وکیل احمد متوکل، مُلا ضعیف وغیرہ۔ یہ ان طالبان کمانڈروں کے اصل نام نہیں ہیں بلکہ جہادی نام ہیں۔

۸ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ان کا قول ہے! بنو عباس کا سیاہ جھنڈا نکلے گا، پھر خراسان سے دوسرا سیاہ جھنڈا نکلے گا، ان کی ٹوپیاں سیاہ ہوں گی اور لباس سفید...... یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ اس کے خروج اور حکومت مہدی کے سپر کئے جانے کے درمیان ۷۲ مہینے ہوں گے۔ (ہرمجدون)

فائدہ:...... اس اثر سے ان لوگوں کا اشکال بھی دور ہو جاتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے مددگار ایرانی شیعہ ہوں گے۔ بنو عباس کے جھنڈے عرصہ پہلے نکل چکے، اُن سیاہ جھنڈوں کا ہمارے حضرت مہدی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ رہی یہ بات کہ سیاہ جھنڈوں کے خروج اور حضرت مہدی کے ظہور کے درمیان ۷۲ ماہ یعنی چھ سال کا عرصہ ہوگا۔ اس کی بحث ہم بعد میں کریں گے۔

طالقان

طالقان، قندھار کا ایک علاقہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے تحریک طالبان شروع ہوئی، جس کی تفصیل امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے خود بیان فرمائی۔ جسے ملا امین اللہ اخوند شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ'' کے صفحہ نمبر ۷ا پر تحریر فرمایا ہے۔ جسے ہم یہاں من وعن نقل کر رہے ہیں۔

(طالبان سے پہلے روس کی شکست کے بعد افغانستان کے حالات کیا تھے؟ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی وجہ سے طالبان تحریک وجود میں آئی؟ اور اللہ تعالیٰ نے کیسے اس مٹھی بھر بے سروسامان جماعت کی مدد فرمائی۔ اور کس تیزی کے ساتھ طالبان نے پورے افغانستان پر کنٹرول سنبھالا؟ یہ سب کچھ جاننے کیلئے آپ ملا امین اللہ اخوند شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا کتاب کا مطالعہ فرمائیں......راقم)
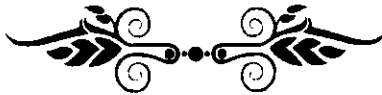
طالبان کی ابتدائی کہانی......مُلا محمد عمر مجاہد حفظہُ اللہ کی زبانی

مَیں نے ایک چھوٹا سا مدرسہ بنایا جس میں میرے ساتھ پندرہ ،بیس طلباء تھے۔مَیں بھی اس مدرسہ میں پڑھ رہا تھا......ایک دن مَیں پڑھائی میں مصروف تھا کہ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ،مَیں نے اپنی کتاب بند کردی ،اس سے پہلے ایسا خیال میرے ذہن میں نہیں آیا تھا۔مَیں اُٹھااور ایک ساتھی کو ساتھ لیا، یہ آیت لایکلف اللہ اس وقت میرے لئے کافی نہیں تھی ،جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا میرے پاس کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی اسلحہ،نہ کوئی فوج،اور نہ ہی مال ودولت......تو کیا اس وقت مَیں اپنے نفس کو غیر مکلّف سمجھتا ؟ لیکن مَیں نے محض توکل کیا اور اللہ سے سچا وعدہ کیا کہ مَیں ضرور یہ کام کروں گا) اور سنگ سار ایک علاقہ کا نام ہے،وہاں مَیں نے ایک آدمی (جس کا نام سرور تھا اور اس کا تعلق قندھار کے علاقے طالقان سے تھا) سے موٹر سائیکل ادھار لیا اور اپنے ساتھی کو ساتھ بٹھا کر زنگاوات گئے ۔زنگاوات سے آگے طالقان تک ہم پیدل چلتے رہے،راستہ میں خاردار جھاڑیاں اور کانٹے دار شاخوں کی وجہ سے چلنے میں بہت تکلیف محسوس ہورہی تھی ۔مَیں نے راستہ میں ساتھی کو کہا کہ یہ بات یادرکھنا اس کا اجر ضرور ملے گا۔

صبح ہم نے اپنا کام شروع کیا ،ایک مسجد میں گئے......وہاں پر سات طلباء سبق پڑھ رہے تھے ،ہم نے ان کو دائرے کی شکل میں بٹھایا اور ان سے بات شروع کہ

اللہ کا دین خفیہ طریقہ سے چل رہا ہے اور فسق وغارت سڑکوں پر شروع ہے، آدمی کو پیسے کیلئے گاڑی سے اتار کر گولی مار دی جاتی ہے اور ڈر وخوف کی وجہ سے کوئی اسے دفناتا تک نہیں۔ ہمارے یہاں سبق پڑھنے سے یہ مسائل حل ہونے والے نہیں اور زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر آپ اخلاص کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی یہ پڑھائی رہ جائے گی۔ مجھ سے کسی نے ایک روپیہ تک دینے کا وعدہ نہیں کیا ہے۔ چاہے گاؤں والوں نے ہمیں روٹی دی یا نہ دی.... یہ ان کی مرضی۔ میرے پاس محض توکل کے کچھ نہیں، اس کام کو ہفتہ، مہینے یا سال نہیں ....زندگی کے آخری لمحے تک کرنا ہے۔ اور تسلی بھی دی کہ دیکھو! فاسق فاجر لوگ اللہ کی دشمنی میں دن رات محاذوں پر بیٹھے ہیں اور انہیں کسی چیز کی پروا نہیں۔ کیا ہم اتنے کمزور اور بزدل ہیں کہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے دین کے پیروکار ہیں اور ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے؟

﴿ ولا تهنـو فی ابتغاء القوم ان تكون تألمون فانهم يألمون كما تألمون ﴾

''ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہارے دل ہو کر بیٹھے نہ رہو اگر تمہیں بے آرامی ہوتی ہے تو انہیں بھی تمہاری طرح بے آرامی ہوتی ہے۔''

سات طالبان میں سے کسی نے بھی مجھے حوصلہ افزاء جواب نہیں دیا اور نہ ہی وہ فوراً اس کام کیلئے تیار ہوئے۔ اللہ شاہد ہے....سب نے کہا! اگر جمعرات والے دن ہم فارغ ہوئے تو کوشش کریں گے۔ تو کیا میں ان سات طلباء کو مقیس علیہ بنا کر باقی سب کو ان پر قیاس کرتا اور مایوس ہو کر لوٹ جاتا اور اپنی پڑھائی شروع کر

دیتا اس وقت یہ آیت (لایکلف اللہ) میرے لئے کافی نہیں تھی، لیکن مَیں نے اپنے آپ کو اس کا مکلف بنایا اور مَیں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنے کیلئے دوسری مسجد میں گیا۔ اس مسجد میں بھی پانچ، چھ طالب تھے۔ مَیں نے ان کو بھی وہی دعوت دی جو پہلے والے طلباء کو دی تھی ...... تو وہ سب تیار ہوگئے اور انہوں نے مکمل تعاون کا وعدہ کیا اور اسی وقت کام کیلئے تیار ہوگئے۔ یہ بھی اسی امت کے لوگ تھے جس امت کے ہم سب تھے ...... کیا یہ مرد تھے اور باقی سب عورتیں تھیں ...... یا یہ بڑے تھے اور باقی چھوٹے ...... یا یہ کسی اور نسل کے لوگ تھے اور باقی کسی اور نسل کے؟ نہیں ان میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں تھا۔

میرے اللہ تعالیٰ پر توکل محض کا نتیجہ یہ نکلا کہ صبح سے لے کر شام تک (۵۵) طالبان تیار ہوگئے۔ مَیں نے ان کو کہا کہ تم سب صبح آجانا، لیکن یہ سب اللہ پر توکل کرنے والے اسی رات ایک بجے سنگسار پہنچ گئے۔ صبح کی نماز میں جب امام نے سلام پھیرا تو ایک آدمی نے امام صاحب سے کہا! ''مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ہمارے علاقے سنگسار میں بہت سے فرشتے آئے اور ان کے ہاتھ بہت ہی نرم و نازک تھے، مَیں نے ان کو کہا کہ اپنا ہاتھ تبرکاً میرے سر پر پھیر دو'' (جب امیر المومنین یہ واقعہ سنا رہے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے) امیر المومنین کی گفتگو یہاں تک پہنچی تو حضرت مولانا احسان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اس کے بعد امیر المومنین نے اپنی گفتگو دوبارہ شروع کی۔

یہی شب و روز تحریک کی ابتداء تھی۔ جب دن کے دس بج گئے تو ہم نے حاجی بشیر سے دو گاڑیاں لیں اور ہم سب ان میں بیٹھ کر کشکی (قندھار کا علاقہ) کو چلے

گئے۔آہستہ آہستہ لوگ وہاں جمع ہوتے رہے اور اسلحہ بھی کافی مقدار میں جمع ہوگیا اور کام شروع کردیا گیا۔اللہ شاہد ہے کہ یہ تحریک کی ابتداء تھی اور یہاں تک پہنچنا محض توکل کا ثمرہ تھا۔مَیں تمام علماء کرام سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس آیت(لایکلف اللّٰہ) کا مصداق بتائیں؟مَیں علماء کرام سے وہ عذر قبول کروں گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہو،اسکے علاوہ مَیں کوئی عذر قبول نہیں کرتا۔ مَیں نے یہاں تک بات پہنچادی اور یاد رکھو!علماءِ کرام کے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہوسکتا اور اگر علماءِ کرام نے غفلت سے کام لیا تو یہ کام ضرور خراب ہو جائے گا، کیونکہ طالب علم کا کام محاذِ جنگ پر رہنا اور دشمن کا مقابلہ کرنا ہے......قانون نافذ کرنا صرف علماءِ کرام کا کام ہے۔اگر یہ کام خراب ہوگیا تو قیامت کے دن مَیں تمہارا گریبان پکڑوں گا اور ذمہ دار علماءِ کرام ہوں گے۔

یہ خطاب امیرالمومنین نے علماءِ کرام کے ایک مجمع میں کیا اور تحریک اسلامی طالبان کی اصل بنیاد اپنی زبان سے بیان کی۔جس تحریک کی روشنی تمام عالمِ اسلام اور عالمِ کفر نے دیکھ لی اور یہ تحریک تمام کفر کیلئے ایک چیلنج بن گئی۔قتل وغارت، ڈاکہ زنی،راہ زنی،لڑکوں سے بدفعلی،زناکاری سب بند ہوگئے اور حق دار کو حق ملنے لگا۔چمن بارڈر سے لیکر دریائے آمو تک پورے ملک میں اسلامی قانون نافذ ہوگیا اور امارت اسلامی وجود میں آگئی۔افغانستان کے ہر صوبے اور ہر ضلع میں قصاص و حدود کا نفاذ پھیلتا گیا اور تمام مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے ایک مردِ مجاہد امیر کا تحفہ مل گیا،جس کا نام ملا محمد عمر مجاہد ہے۔اس نظام اسلامی کی برکت سے اب مرد ہو کہ عورت،بچہ ہو یا جوان سب کے چہروں پر اطمینان اور خوشی ظاہر ہونے لگی۔جب طالبان کسی علاقے کو فتح کرتے تو لوگ ان کے استقبال کیلئے سڑکوں پر نکل آتے

اور خوشی سے سفید جھنڈے لہراتے اور گاڑیوں پر پھول پھینکتے ۔ یہ تحریک سورج کی روشنی کی طرح افغانستان کے کونے کونے تک پھیل گئی ۔ اس میں رہنے والے ایمان والوں کے جذبوں کی حرارت وائٹ ہاؤس تک پہنچ گئی اور امریکہ کے ایوانوں کو جلانے لگی ۔ افغانستان ساری دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک مضبوط قلعہ بن گیا...... تقریباً ۷۴ ممالک کے مسلمان ہجرت کر کے امارتِ اسلامی میں آبسے اور اپنے گھر کو خیر آباد کہہ کر امارتِ اسلامی پر اپنی جان و مال اور اپنی ہر چیز قربان کر دی ۔

کیوبا جیل میں ایک ساتھی مجھے ملا، جس کا تعلق کویت سے تھا، یہ افغانستان سے گرفتار ہوا تھا۔ایک دن امریکی جنرل ایک بڑی خوب صورت گاڑی میں جیل کے دورے پر آیا....ہم سب اس گاڑی کو دیکھ کر حیران ہوئے تو اس کویتی ساتھی نے مجھے کہا کہ ہمارے گھر کے نوکر جس گاڑی پر گھر کا سودا لاتے ہیں وہ بالکل ایسی ہے جیسی اس جنرل کی ہے ۔اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جن کے نوکروں کی اتنی مہنگی گاڑیاں تھیں تو ان کے اپنے استعمال میں کیسی گاڑیاں ہوں گی ۔لیکن یہ لوگ ایسی پُر آسائش زندگی کو قربان کر کے اللہ کے دین کیلئے وقف ہو گئے اور اپنے اجداد کی تاریخ پھر زندہ کر دی، افغانستان کے پہاڑوں اور صحراؤں میں ان کے اعضاء بکھر گئے اور ان کے خون کی خوشبو سے افغانستان کے خشک صحرا و دشت معطر ہو گئے ۔

افغانستان میں طالبان کی مقبولیت اتنی زیادہ ہوگئی کہ ہر گھر کی یہ خواہش ہوتی کہ ان کے گھر سے ایک دو طالب علم ہوں جو دین کی تعلیم حاصل کریں ۔ جب چار سال بعد مدرسوں کا سروے کیا گیا تو ایک لاکھ سے زائد طلباء مدرسوں میں پڑھ رہے تھے، ہزاروں کی تعداد میں مدرسے بنائے گئے، ہر ضلع میں ایک مدرسہ بنایا گیا جس میں چار سو سے زائد طلباء پڑھتے اور ہر ہر گاؤں میں ایک چھوٹا مدرسہ بنایا گیا ۔

مجاہدین سیاہ پرچم کا سعودی حکومت سے مطالبہ

1 ..... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''اس طرف سے ایک قوم آئے گی (اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا) کالے جھنڈے والے (ہوں گے) وہ حق مانگیں گے تو وہ (موجودہ حکمران) نہیں دیں گے، دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ چنانچہ وہ جنگ کریں گے، سو وہ کامران ہوں گے۔ پس وہ ان کو حق دیں گے لیکن اس کو وہ قبول نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس حق (مراد امارت) کو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو دے دیں گے۔ تو وہ اس زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ تو تم میں سے جو بھی ان کو پائے، ان کے پاس ضرور آجائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے''۔

(برمودا تکون اور دجال، ص ۲۴۸ بحوالہ ابوعمر والدانی ۵۴۷)

2 ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو (مستقبل میں) پیش آنے والی مصیبتوں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق سے کالے جھنڈے بھیج دے۔ جس نے ان کالے جھنڈے والوں کی مدد کی تو اللہ اس کی مدد کرے گا..... جس نے ان کو چھوڑا (یعنی اُن کی مدد نہ

کی) اللہ اس کو چھوڑ دے گا (پھر) وہ کالے جھنڈے والے اس شخص کے پاس آئیں گے جو میرا ہم نام ہوگا اور اپنی امارت اس (میرے ہم نام) کو سونپ دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائیں گے۔

(برموداتکون اور دجال، ص ۲۴۸ بحوالہ الفتن نعیم بن حماد ۸۶۰)

مولانا عاصم عمر صاحب نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''تیسری جنگ عظیم اور دجال'' کے صفحہ ۸۳ پر مندرجہ بالا حدیث سے ملتی جلتی ایک اور حدیث نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

۳...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے، جن کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اہل بیت کیلئے اللہ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند فرمایا ہے اور یقیناً میرے بعد اہل بیت کو آزمائشوں، جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا یہاں تک کہ مشرق سے کچھ لوگ (مجاہدین) آئیں گے جن کے جھنڈے کالے ہوں گے۔ چنانچہ وہ مجاہدین امارت کا سوال کریں گے، لیکن یہ (بنو ہاشم) ان کو امارت نہیں دیں گے۔ سو وہ جنگ کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی (یعنی وہ مجاہدین جنگ جیت جائیں گے) پھر وہ (بنو ہاشم) ان کو امارت دیں گے لیکن اب وہ اس کو قبول نہیں کریں گے اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امارت دے دیں

گے ....جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے پہلے وہ ناانصافی سے بھری ہوئی تھی۔تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو...ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

(بحوالہ سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۳۶۶)

فائدہ:...... پہلی حدیث میں **یسألون الحق** (وہ حق کا سوال کریں گے) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ دوسری حدیث میں **یسألون الخیر** (وہ خیر کا سوال کریں گے) کے الفاظ آئے ہیں۔دونوں احادیث میں مولانا عاصم عمر نے حق اور خیر کا مطلب (امارت) تحریر فرمایا ہے۔مندرجہ بالا حدیث میں چند باتیں قابل غور ہیں۔ یہ کہ بنی ہاشم کے نوجوانوں کو دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ مشرق سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے۔وہ ان سے (یعنی بنو ہاشم سے) خیر کا سوال کریں گے (مراد یہ ہے کہ وہ ان سے جو مطالبہ بھی کریں گے وہ خیر پر مبنی ہوگا) لیکن یہ (بنو ہاشم) ان کو خیر نہیں دیں گے (یعنی ان کا مطالبہ تسلیم نہیں کریں گے) اس پر وہ (مجاہدین سیاہ پرچم) ان سے (شدید) جنگ کریں گے (اور فتح یاب ہوں گے)۔اب یہ (بنو ہاشم) ان کو (مجبوراً) خیر دینے پر آمادہ ہو جائیں گے......پھر حضرت امام مہدی کو امیر بنا دیا جائے گا''۔اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اس وقت حکومت بنی ہاشم کی ہوگی۔راقم کی تحقیق کے مطابق موجودہ سعودی حکمران بھی اپنے آپ کو بنی ہاشم بتاتے ہیں (واللہ اعلم)

یہاں ہم ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں جس میں اس واقعہ کی مزید تفصیل ملتی ہے۔

[۱]......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے
ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے
بعد مشرق سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے
ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ
جنگ نہ کی ہوگی (راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات فرمائی جو ہم
سمجھ نہ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔
''یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ اسے
دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کیلئے برف پر چل کر آنا
پڑے۔'' (مستدرک، ج ۴، ص ۴۶۳)

فائدہ:...... اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ پہلے سعودی شہزادوں کی آپس میں
جنگ ہوگی۔ اس کے بعد مجاہدین سیاہ پرچم ان کے سامنے کچھ مطالبات پیش کریں
گے جنہیں وہ رَد کر دیں گے...... دو یا تین مرتبہ ان سے خیر کا مطالبہ کریں گے لیکن
وہ رَد ہی کریں گے۔ بالآخر مجبوراً وہ مجاہدین سعودی حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔
اسی جنگ کے دوران سعودی فرمانروا انتقال کر جائے گا۔ حضرت امام مہدی اس
وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے۔ (اس کی تفصیل آگے آئے گی)

نوٹ:...... یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہماری تشریح احتمال کا درجہ رکھتی ہے، ضروری نہیں کہ
حدیث میں بتائی گئی پیشین گوئی مِن وعن ویسے ہی پوری ہو، جیسے ہم نے بیان کی۔ اس کی
کوئی اور صورت بھی ہوسکتی ہے جو ہم نہ سمجھ سکے ہوں۔

حضرت امام مہدی کا نام و ولدیت اور حلیہ

......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا، جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا (یعنی محمد بن عبداللہ)''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو دراز فرمادیں گے .... یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہوجائے۔ (ترمذی ۶۲، ص ۴۷)

......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر دنیا کا صرف ایک دن بچے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو دراز فرمادیں گے۔ تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں، جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی''۔ (ابوداؤد ۲، ص ۵۸۸)

فائدہ:...... ان تینوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ قیامت آنے سے پہلے حضرت

امام مہدی بحیثیت خلیفہ عادل کے ظاہر ہوں گے۔اور پوری دنیا میں عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ظلم وزیادتی کا دور ختم ہو جائے گا۔

☆...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں وبلند ہوگی۔زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی''۔(ابوداؤد، ج ۲،ص ۵۸۸)

فائدہ:...... حضرت امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔قوم بنی ہاشم میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔جس وقت ان کا ظہور ہوگا....ان کی عمر تقریباً ۴۰ برس ہوگی۔ناک اونچی درمیان سے خم دار لیکن خوبصورت لگے گی۔رنگ گندمی، پیشانی روشن اور کشادہ، آنکھیں شرمیلی، دانت چمک دار، داڑھی گھنی اور رخسار پر تل کا نشان ہوگا، درمیانہ قد اور ہلکا جسم ہوگا۔زبان میں قدرے لکنت ہو گی۔بات رک رک کر کریں گے، زبان کے اٹکنے کی وجہ سے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ران پر ماریں گے۔لفظ مہدی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ان دیکھی بات کی طرف رہنمائی کریں گے اور اصل تورات اور انجیل کو نکالیں گے۔ان کا علم لدنی ہوگا۔

☆...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس امت پر ایک زبردست مصیبت آئے گی اور انسان ظلم سے بچنے کیلئے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔اس وقت خدا میری نسل اور میرے خاندان میں سے ایک شخص پیدا فرمائے گا اور اس کے ذریعے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم وزیادتی سے بھری ہوئی ہوگی۔اس کے عدل سے آسمان

والے اور زمین والے سب راضی ہوں گے ۔آسمان ذرا سا پانی برسائے بغیر نہ چھوڑے گا اور خوب موسلا دھار بارشیں ہوں گی ۔زمین بھی اپنے اندر سے تمام پھل پھول اور ترکاریاں اگا دے گی ۔حتیٰ کہ اس قدر خوشحالی ہوگی کہ زندہ لوگ مردوں کی تمنا کریں گے (کاش ہمارے عزیز و اقارب زندہ ہوتے تو وہ بھی یہ خیر و برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے)''۔(مشکوٰۃ)

......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی ، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے......جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا''۔

(ترمذی، ج۲،ص۴۷)

......ابواسحٰق السبیعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہوئے فرمایا''میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید سے نامزد کیا ہے ۔اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے)حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوگا اور شکل وصورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا''۔اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

(الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ ص۳۰ بحوالہ ابوداؤد، ج۲،ص۵۸۹)

ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔

حضرت امام مہدی کو سب سے پہلے کون پہچانے گا؟

[ا]...... نعیم بن حماد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب راستے بند ہو جائیں گے اور فتنوں کا دور دورہ ہوگا تو مختلف اطراف سے سات عالم نکلیں گے۔ انہوں نے ملاقات کیلئے وقت کا تعین نہیں کیا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر ۳۱۰ سے کچھ زیادہ آدمی بیعت کریں گے۔ وہ مکہ میں جمع ہوں گے، جہاں ساتوں کی ملاقات ہوگی اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیسے آنا ہوا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم ایسے آدمی کی تلاش میں آئے ہیں جس کے ہاتھوں فتنوں کو فرو ہونا چاہئے اور جس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ ہمیں اس کا حلیہ، اس کا نام اور اس کے ماں باپ کا نام معلوم ہے۔ ساتوں کا اس بات پر اتفاق ہو جائے گا اور وہ اسے تلاش کریں گے اور مکہ میں پالیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے کہ تُو فلاں کا بیٹا فلاں ہے؟ وہ کہے گا! ''مَیں تو فلاں انصاری ہوں'' وہ ان سے بچ نکلے گا۔ وہ اس کا تذکرہ جاننے والے تجربہ کار لوگوں سے کریں گے۔ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ شخص وہی ہے جس کی تم تلاش میں ہو۔ وہ مدینہ جا چکا ہوگا۔ وہ اسے مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے منہ موڑ کر مکہ واپس چلا جائے گا۔ وہ اسے مکہ میں تلاش کریں گے اور اسے پالیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے تُو فلاں بن فلاں اور تیری ماں فلاں بنت فلاں ہے؟ اور تجھ میں یہ یہ علامتیں ہیں تُو ایک مرتبہ

ہم سے بچ نکلا.... ہاتھ پھیلاؤ ہم تمہاری بیعت کریں گے۔ وہ کہے گا! مَیں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں۔ مَیں فلاں بن فلاں انصاری ہوں۔ یہاں تک کہ وہ پھر بچ نکلے گا۔ وہ اسے مدینہ میں تلاش کریں گے اور وہ ان سے اعراض کر کے مکہ لوٹ جائے گا۔ وہ اسے مکہ میں رکنِ یمانی کے قریب جالیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا گناہ تم پر ہوگا اور ہمارا خون تیری گردن پر، اگر تم بیعت کیلئے ہاتھ نہ بڑھاؤ گے...... سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں نکل پڑا ہے۔ تب وہ رکن یمانی اور مقام ابراھیم کے درمیان بیٹھ کر اپنا ہاتھ بڑھائے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت ہوگی اور اللہ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ وہ ایسی قوم کو لے کر روانہ ہوگا جو دن کو شیر معلوم ہوتے ہیں اور رات کو گوشہ نشین زاہد۔ (کتاب الفتن)

✵......ایک اور روایت میں ہے کہ اہل بدر جتنے لوگ (تقریباً ۳۱۵) اس کی بیعت کریں گے۔

✵......ایک اور روایت میں ہے ''وہ اس کے پاس آئیں گے، جبکہ وہ کعبہ کے ساتھ اپنا منہ لگائے رو رہا ہوگا'' حدیث کے راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''گویا کہ مَیں اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں''۔

✵......ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہوں گے۔ (ہر مجدون)

✵......شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! ''بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئے گی هَـذا خليفةُاللّٰهِ الْمَهدِيُّ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا (یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو) اس آواز کو اس جگہ موجود ہر خاص وعام

سن لیں گے۔ اسپیکر پر اعلان بھی اس پیشین گوئی کے قائم مقام ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم

فائدہ:...... یہ وہ دن ہوں گے جب سعودی حکمران انتقال کر جائیں گے، سعودی حکومت کا تختہ مجاہدین سیاہ پرچم کے ہاتھوں الٹ چکا ہوگا۔ حج بغیر امیر کے ہوگا، منیٰ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم ہوگا، راستے بند ہو جائیں گے، حجاج کرام بے یار و مددگار پڑے ہوں گے، حضرت امام مہدی اور حضرت منصور حرم شریف میں پناہ حاصل کرلیں گے اور اس پوری کاروائی میں (جس کا اس حدیث میں ذکر ہے) تقریباً ایک ماہ کا عرصہ لگ جائے گا۔ ۱۰ ذی الحجہ کے بعد حضرت امام مہدی کی تلاش شروع ہوگی اور ۱۰ محرم کو بعد عشاء بیعت ہوگی۔ ''علماء کہیں گے کہ اگر تم نے بیعت نہ لی تو ہمارا گناہ اور خون تمہاری گردن پر ہوگا، سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں نکل چکا ہے'' اس کا مطلب ہے کہ سفیانی نے ایک لشکر حضرت امام مہدی کی تلاش میں روانہ کیا ہوا ہوگا، جو مدینہ منورہ میں لوٹ مار کرے گا اور سادات کو یرغمال بنا کر مدینہ کو برباد کرے گا۔

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مہدی میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی رات میں نسبتِ نبوت کا نور عطا فرما کر ولایت کے اس مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ اس سے پہلے نہ تھے)۔

(الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ ص ۴۵ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)
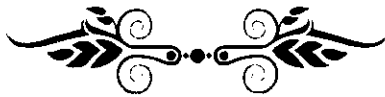
حضرت مہدی کا ساتھ دینے والوں کے فضائل

1 ...... حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بر بنائے لطف فرمایا! دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخرِ زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا۔ جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔

اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اِن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے، نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی ۔جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع سے پوچھا! کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو؟

مَیں نے کہا کہ ہاں!!! توانہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیاں ہوگا۔اس پر مَیں نے کہا کہ بخدا مَیں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔(راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔

فائدہ:...... اس حدیث شریف کو شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالہ "الخليفة المهدی فی احادیث الصحیحه" (ص ۳۷ بحوالہ مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۴) میں نقل فرمایا ہے۔اس حدیث میں چند باتیں قابل غور ہیں۔

① ''حضرت امام مہدی کا ظہور ایسے حالات میں ہوگا جب اسلام کا نام لینے والوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جارہے ہوں گے''۔اس کی بہت بڑی مثال ماضی قریب میں افغانستان کی امارتِ اسلامیہ کا سقوط اور وہاں پر اسلام کا نظام چاہنے والوں کا قتل عام ہے۔ پاکستان میں قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے، بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام، سوات میں اسلامی نظام چاہنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن اس کی واضح مثالیں ہیں۔

② ''اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کردے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو جمع کردیتا ہے''۔ یہ کتنی پیاری مثال ہے، بادل کے متفرق ٹکڑے...... سبحان اللہ۔ مختلف علاقوں میں مجاہدین کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں دشمنانِ اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہوں گی۔ایک حدیث کے مطابق بیت المقدس اوراس کے گرد ایک جماعت برسرِ پیکار رہے گی، ایک جماعت انطاکیہ اوراس کے گرد جہاد کرتی رہے گی اور ایک جماعت طالقان (افغانستان)

اور اس کے گرد لڑتی رہے گی یہ سب جماعتیں حق پر ہوں گی (او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ سب جماعتیں حضرت امام مہدی کے پاس جمع ہو جائیں گی اور تھوڑا بہت اگر کوئی اختلاف ہوگا بھی تو وہ ختم ہو جائے گا۔

۳ ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اور پرائے کی پرواہ کئے بغیر غلبۂ اسلام کیلئے اپنے کام میں مصروف رہیں گے''۔ یہ خاص امتیاز ہمارے پشتون (طالبان) بھائیوں کا ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کو بعض اپنوں نے بھی مشورہ دیا کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں تاکہ لاتعداد مسلمانوں کا قتل عام روکا جا سکے۔ لیکن مَیں قربان جاؤں امیر المومنین کی فراست اور غیرت پر کہ انہوں نے اپنا دوٹوک مؤقف اختیار کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ آج دس سال مکمل ہو جانے کے بعد بھی امریکہ طالبان کو جھکا نہ سکا...... بلکہ خود گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا۔ ہم نے یہ پیشین گوئی اپنی کتاب کے پہلے ایڈیشن (جو ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر اتحادی حملہ کے فوراً بعد تحریر کی گئی تھی) میں ہی کردی تھی کہ طالبان کی دوبارہ فتوحات شروع ہوں گی اور وہ امریکہ کے فوجیوں کو قید کرلیں گے۔

۴ حضرت امام مہدی کے ہاتھ پر اوّل اوّل بیعت کرنے والوں کی تعداد ۳۱۳ ہوگی ۔ جبکہ دوسری روایت سے پتا چلتا ہے کہ ان سات علماء (جو حضرت مہدی کی تلاش کریں گے) میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تقریباً ۳۱۳ افراد نے بیعت جہاد کر رکھی ہوگی۔ مجاہدین سیاہ پرچم اور شام اور عراق کے ابدال ملکر تقریباً بارہ سے پندرہ ہزار تعداد ہو جائے گی ۔ (بیعت کے وقت تعداد ۳۱۳ ہوگی، بعد میں بڑھتی جائے گی)۔

۵ ان کے فضائل سُن کر حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کو ان میں شامل ہونے کا اس قدر شوق ہوا کہ زندگی بھر حضرت مہدی کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ ہی میں ہوئی۔ حضرت مہدی کا زمانہ پانے کا شوق ہمارے اکابر کی سنت ہے۔
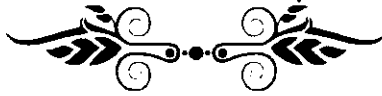
ظہور مہدی کے قرب کی علامات

ذیل میں ہم وہ علامات پیش کر رہے ہیں۔جن کے پورا ہونے کے بعد بہت جلد حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔

ا ......حضرت مہدی کا مکہ میں پناہ لینا:

......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''ایک پناہ لینے والا مکہ میں پناہ لے گا، پھر اسے قتل کر دیا جائے گا۔پھر لوگ کچھ دیر انتظار کریں گے، پھر دوسرا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو اس سے مت لڑنا......اسکا مخالف لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔(کتاب الفتن)

فائدہ:...... یکم محرم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء میں ہتھیار بند لوگوں کی ایک جماعت محمد بن عبداللہ قحطانی کی قیادت میں حرم مکہ میں گھس گئی اور دروازے بند کر لئے، جونہی امام نے نماز ختم کی تو ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ اکبر مہدی کا ظہور ہو گیا ہے۔دیکھتے ہی دیکھتے گولیوں کا تبادلہ ہونے لگا۔کعبہ کی دیواریں گولیوں سے چھلنی ہوتی رہیں۔لگا تار پندرہ دن تک کعبہ....نماز، اذان اور طواف سے محروم رہا۔''مسلمانانِ عالم کی نگاہیں کسی غیبی مدد کی منتظر رہیں۔اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت کیلئے پہلے بھی تو ابرہہ کے لشکر کو ابابیل کے ذریعے تباہ کیا تھا۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۰۰ سال پہلے ہی بتا چکے تھے کہ اس گھر کے پاسبان ہی جب

بے حرمتی پر اتر جائیں گے تو رسی میں ڈھیل دی جائے گی اور انہیں اپنے نامۂ اعمال پر مزید کالک پوتنے کا موقع دیا جائے گا۔ البتہ امامت عالم کے منصب کے اہل وہ نہ رہ جائیں گے"۔ بالآخر قحطانی کو قتل کر دیا گیا۔ اب ہم دوسرے پناہ لینے والے کا انتظار کر رہے ہیں جس کا مخالف لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا، وہی اصل امام مہدی ہوں گے۔
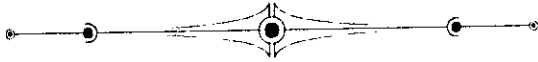
۲...... بیت اللہ کی بے حرمتی:

○...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص رکن (حجر اسود) اور مقام (مقامِ ابراہیم) کے درمیان بیعت لے گا اور اس گھر (کعبہ) کی بے حرمتی اس کے گھر والوں کے سوا کوئی نہیں کر سکے گا۔ پھر جب اس کی بے حرمتی ہو جائے تو یہ مت پوچھنا کہ اب عرب کب ہلاک ہوں گے......

(یہ روایت ارزقی نے بھی تاریخ مکہ میں درج کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

اس حدیث کو مولانا شمس نوید عثمانی نے اپنی کتاب "اگر اب بھی نہ جاگے تو" میں ص ۱۸ پر نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث کے ذیل میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ "حادثہ کعبہ کی پندرہ روزہ تاریخ گواہ ہے کہ نقلی مہدی نے حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اپنی بیعت لی تھی" ایک اور حدیث ذہن میں تازہ کریں۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سچوں کے سچے تھے، سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میری امت قریش کے سرپھرے نوجوانوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگی"۔ (بخاری، کتاب الفتن)

واقعات گواہ ہیں کہ کعبہ کے حادثے کے ذمہ دار افراد کی ٹولی میں شامل تمام نوجوان تھے، جو بیس سے بائیس سال کی عمر کے درمیان تھے۔ اتنا ہی نہیں اس قیامت ارضی شروعات کا باعث کون شخص ہوگا.... اس کی بھی پیشین گوئی کی جاچکی ہے۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک قحطان سے ایک شخص نمودار نہ ہولے گا، جو لوگوں کو اپنے عصا سے ہانکے گا۔ (بخاری، کتاب مناقب قریش، باب ذکر قحطانی) مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی اس حدیث کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے کہ انسانوں کو جانوروں کی طرح ہنکانے کا مفہوم انہیں مسخر کرنا ہے، جس کا اشارہ حکومت واقتدار کی طرف ہوسکتا ہے''۔

مولانا شمس نوید عثمانی کی تشریح میں بیان کی گئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کہ (میری امت قریش کے سرپھرے نوجوانوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگی) ضروری نہیں کہ حادثہ کعبہ پر منطبق ہوتی ہو۔ یہ واقعہ کوئی اور بھی ہوسکتا ہے (واللہ اعلم)

○......حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زمانہ قریب کے اندر ایک قوم مکہ معظّمہ کے اندر پناہ گزین ہو گی، جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست (خالی ہاتھ) ہوگی۔ اس سے جنگ کیلئے ایک لشکر (ملک شام) سے چلے گا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۳......عراق اور شام کا محاصرہ اور پابندی:

○......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا! وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا! عجمیوں (اقوام متحدہ) کی جانب سے، پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس جانب سے ہوگی؟ فرمایا! اہل روم (یورپ و امریکہ) کی جانب سے ہوگی۔ پھر فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (امام مہدی) جو لوگوں کو اموال لپ بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے، یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی، حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مدینہ سے جب بھی کوئی (اس سے بے رغبتی کی بناء پر) نکل جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے نہیں۔ (مستدرک، ج ۴، ص ۴۵۶)

○......حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا! قریب ہے وہ وقت جب اہل

شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رومیوں (امریکیوں) کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال لپ بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا"۔ (مسلم، ج۲، ص۳۹۵)

فائدہ:...... عراق پر پابندی خلیج کی جنگ کے بعد لگائی جا چکی ہے اور شام پر پابندی ماضی قریب میں امریکہ کی طرف سے لگائی گئی ہے۔ اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے گا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر دیں گے۔ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی خانہ کعبہ کا مدفون خزانہ نکالیں گے اور لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ (شام پر پابندی لگنے کے کتنے عرصہ بعد حضرت مہدی کا ظہور ہوگا اس کا تعین نہیں، یہ واقعہ سالوں پر محیط ہو سکتا ہے)

۴...... خلیج کی جنگ (کویت پر حملہ)

○...... سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا خوب ذکر کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "چھپنے والا فتنہ جس کے بعد سیاہ فتنہ اٹھے گا اور خونچکاں معرکے ہوں گے۔ اہل بیت میں سے ایک فاسق و فاجر شخص کے ہاتھوں بپا ہوگا۔ کیا خیال ہے آیا وہ آدمی وہ ہے جس نے

کویت پر چڑھائی کی (صدام حسین) یا وہ جس نے اہل روم (امریکیوں) سے مدد مانگی اوران کو اسلامی ممالک تک ہانک لایا (امیر کویت)۔ پھر خوشحالی کا فتنہ اٹھے گا۔ اس کا دھواں میرے قدموں کے نیچے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص اٹھائے گا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ میرے اہل بیت سے ہے حالانکہ وہ میرے خاندان میں سے نہیں ہوگا''۔ (ہرمجدون)

فائدہ:...... خوشحالی کے فتنے سے مراد تیل، مال و دولت کیلئے جنگ ہے۔ ایسا ہی ایک مضمون ترکی کے کتب خانے میں موجود اسلامی مخطوطات میں ایک مدنی عالم کی عجیب وغریب روایت میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے۔

ایک ایسے ملک میں جنگ، جو دم کی جڑ سے بھی چھوٹا ہے۔ اس ملک کیلئے دنیا جہاں کے لوگ جمع ہو جائیں گے۔ اس ملک کے امیر نے اپنا جھنڈا دور دراز کے مغربی ساحلوں سے آنے والی بری قیادت کے سپرد کر دیا۔ آخری زمانہ کا آغاز ہو گیا وہ قیادت اس ملک کیلئے ساری دنیا سے فریاد کر کے لوگوں کو جمع کر لے گی اور بادشاہ کا تاج وتخت لوٹا دے گی۔ آخری زمانہ کے ابتدائی معرکوں میں عراق تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ دم کی جڑ سے چھوٹے ملک کا امیر مہدی کے لشکر کے خلاف صف آراء ہو گا، اس ملک کی بربادی کا وقت دوبارہ قریب آ جائے گا، کیونکہ اس کا امیر فساد کی جڑ ہے.... مہدی اس کے قتل.... اور دم اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی.... (ہرمجدون)

فائدہ:...... (جہاں جہاں جگہ خالی ہے وہاں مخطوطہ میں عبارت حذف ہے)۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ۱۹۹۰ء میں بالکل ایسا ہی ہوا جیسا کہ اس اثر میں بیان کیا گیا ہے۔ صدام حسین نے چھوٹے سے ملک کویت پر چڑھائی کر دی۔ امیر کویت نے امریکہ

سے مدد مانگی اور ان کو اسلامی ممالک تک ہانک لایا۔حالانکہ حدیث میں ہے کہ ''یہود ونصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو'' اور یہ.....امیر کویت یہود ونصاریٰ کو اپنی مدد کیلئے جزیرۃ العرب میں کھینچ لایا۔حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ اسلامی ممالک سے مدد کی اپیل کرتا۔اس نے اپنی حکومت امریکہ کے حوالے کردی،امریکہ نے ۳۷ممالک کو عراق کے خلاف اکٹھا کرلیا۔اتحادی فوج وجود میں آگئی۔خونچکاں معرکے شروع ہوگئے،عراق تباہ و برباد کر دیا گیا۔امیر کویت کو حکومت واپس مل گئی لیکن اس نے خوفناک فتنوں کی بنیاد رکھ دی۔

○.....ایک اور مخطوطہ میں جو تیسری صدی ہجری کے شامی تابعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ایک پیراگراف کی عبارت یوں ہے(پوری عبارت ہم آگے بیان کریں گے)شام کے عراقی حصہ میں ایک جابر آدمی ہے.....اور.....سفیانی ہے، اسکی ایک آنکھ قدرے سُست ہے۔نام اس کا صدام ہے،جوبھی اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اس سے ٹکرا جاتا ہے۔ساری دنیا اس کیلئے ایک چھوٹے سے کوت(کویت) میں جمع ہوگی۔وہ کویت میں ایک فریب خوردہ کی حیثیت سے داخل ہوگا۔سفیانی کی بھلائی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔وہ خیر بھی ہے اور شر بھی۔ تباہی ہو اس کیلئے جو مہدی امین سے خیانت کرے۔(ہرمجدون)

فائدہ:...... یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں عراق کے صدر صدام کا نام بھی صاف صاف الفاظ میں بتایا گیا ہے اور یہ بھی کہ اسے دھوکے سے کویت میں داخل کیا جائے گا۔یہ سب جانتے ہیں کہ یہ امریکہ کی بہت بڑی سازش تھی۔صدام کو اشارہ کر دیا گیا کہ تم کویت پر حملہ کردو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔پھر

اسی کے خلاف صف آراء ہوگیا۔ یہ امریکہ کا جزیرۃ العرب پر قبضہ کرنے کا ایک بہانہ تھا جس میں وہ کامیاب ہوگیا۔

''تباہی ہو اس کیلئے جو مہدی امین سے خیانت کرے'' مطلب ہے کہ حضرت مہدی کا دور بہت قریب ہے۔ حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا؟ یہ ہم آگے چل کر بتائیں گے۔

۵......سونے کا پہاڑ اور عراق میں جنگ

○......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے نہ سرک جائے۔ لوگ اس کے حصول کیلئے لڑیں گے (لڑائی اتنی شدید ہوگی) سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک اس امید پر لڑے گا کہ شاید میں ہی وہ بچ رہنے والا ہوں۔ (مشکوٰۃ، ص ۴۶۹، ج ۲)

○......ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''قریب ہے کہ دریائے فرات سونے سے سرک جائے تو جو بھی اس وقت وہاں موجود ہو اس سے کچھ نہ لے۔'' (مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۴۶۹)

فائدہ: ......دریائے فرات عراق میں ہے۔ صدام حسین نے دریائے فرات کا رخ موڑ دیا تھا، جس کی وجہ سے فرات ایک طرف سے خشک ہونا شروع ہوگیا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوجائے۔

تنبیہ:...... اس سونے کے حصول کیلئے جنگ ہوگی، جس کے نتیجے میں ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔ عین ممکن ہے کہ یہ ایٹمی جنگ ہو، کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا مارا جانا ایسی ہی مہلک جنگ کے نتیجے میں ہوسکتا ہے۔ دوسری اہم بات اس حدیث میں یہ بیان فرمائی ''کہ جو بھی اس وقت وہاں موجود ہو اس میں سے کچھ نہ لے'' یعنی اس خزانے کی لالچ بری بلا ہے۔ اس میں کوئی خیر نہیں۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ سونے سے مراد سیال سونا (تیل) ہے۔ جبکہ بعض حضرات اس سے اصل سونا ہی مراد لیتے ہیں۔ ہمارا رجحان بھی اس دوسری رائے کی طرف زیادہ ہے۔

○...... ایک حدیث میں ہے کہ ''تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے، پھر بھی وہ خزانہ کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا''۔ حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ''الخلیفته المهدی فی احادیث الصحیحه'' میں اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہاں خزانہ سے مراد وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ ہے ''قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا پہاڑ ظاہر کردے گا'' تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے...... واللہ اعلم

○...... نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الفتن (۲۹۴) میں کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ..... وہ روم کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''تم ان سے مصالحت کرو گے، پھر اہلِ کوفہ پر چڑھ دوڑو گے، پھر تم اسے ایسے مانجھ دو گے،

جیسے چمڑے کو مانجھا جاتا ہے‘‘۔

فائدہ:...... ’’تم اہل روم (امریکہ) سے مصالحت کرو گے‘‘ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ مصالحت اقوام متحدہ کی شکل میں ہو چکی ہے۔ یہ حدیث ہماری اُس بات کی تائید کرتی ہے۔

○...... ایک دوسری حدیث میں نعیم بن حماد نے حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ’’پھر رومی تمہیں صلح (معاہدہ) کا پیغام بھیجیں گے اور اس صلح میں کوفہ کو ایسا رگڑا جائے گا، جیسے چمڑا رگڑا جاتا ہے، وہ اس لئے کہ وہ مسلمانوں کی مدد سے کنارہ کش ہو گئے۔‘‘

فائدہ:...... خلیج کی پہلی جنگ میں یہ علامت پوری ہو چکی۔ امریکہ نے سعودی حکومت سے معاہدہ کر کے عراق پر چڑھائی کر دی اور کارپٹ بمباری کر کے ایسے مانجھ دیا، جیسے چمڑا مانجھا جاتا ہے۔

٦...... افغانستان پر اتحادیوں کا حملہ

○...... حضرت یزید ابن سندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرمایا! ’’حضرت مہدی کے ظہور کی نشانی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے جھنڈے آئیں گے، جن پر بنو کندہ کا ایک لنگڑا شخص سربراہ ہوگا، سو جب مغرب والے مصر میں آ جائیں تو اس وقت شام والوں کیلئے زمین کا اندرونی حصہ بہتر ہوگا۔

(تیسری جنگ عظیم اور دجال، بحوالہ: السنن الواردۃ فی الفتن)

○...... استاد جمال الدین نے اس حدیث کو اپنی کتاب ہرمجدون میں اس طرح نقل کیا ہے۔ ''نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا! ظہور مہدی کی علامت مغرب سے آنے والے جھنڈے ہیں جن کی قیادت کندہ (کینیڈا) کا ایک لنگڑا آدمی کرے گا۔ (بحوالہ کتاب الفتن)

فائدہ:...... ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر حملہ آور اتحادی افواج کا کمانڈر انچیف کینیڈین رچرڈ مائرز تھا۔ جو پاؤں سے لنگڑا تھا اور بیساکھیوں پر چل کر ڈائس پر آیا تھا اور اس نے جنگ کا اعلان کیا تھا۔ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور روایت میں اس لنگڑے کا ایک اور وصف بیان کیا گیا ہے۔ ''پھر لنگڑا کینیڈین خوبصورت بیج لگا کر ظاہر ہوگا۔ جب تُو لنگڑے کو خوبصورت فوجی وردی، تمغوں اور بیجوں میں دیکھے گا تو بے ساختہ تیرے منہ سے نکلے گا، سبحان اللہ!'' واقعی مہدی کا ظہور قریب تر ہے، کیونکہ کینیڈین لنگڑا جرنیل ظاہر ہوگیا ہے۔ (ہرمجدون)

○...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان (افغانستان) کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے''۔

(کنزالعمال ۲۶۴، مشکوٰۃ باب اشراط الساعہ فصل ثانی)

فائدہ:...... حضرت مہدی نسباً عرب ہوں گے لیکن افغانستان میں جہاد کیلئے آئے ہوئے ہوں گے اور جب یہ لشکر سعودی عرب پہنچے گا، اس میں حضرت مہدی بھی ہوں گے...... (واللہ اعلم بالصواب) اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔

۷.......اہل شام پر آسمان سے سیلاب کا آنا

○...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
''آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے (یعنی فتنوں کی کثرت اور شدت کی وجہ سے پختہ اور مضبوط ایمان والے ہی ثابت قدم رہیں گے) لہٰذا تم اہل شام کو برا بھلا نہ کہو ان میں سے جو برے ہیں ،ان کو برا بھلا کہو اسلئے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی ایسی موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو اِن کی جماعت کو غرق کر دے گا، اس کی وجہ سے اس کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ ان پر لومڑی بھی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب آجائے ۔اسی انتہائی فتنہ اور ضعف کے زمانے میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے مجاہد امت امت پکاریں گے تا کہ انکے ساتھی سمجھ جائیں یہ ہمارا آدمی ہے ،عام طور پر جنگ کے موقعوں پر ایسے کلمات طے کر لئے جاتے ہیں ،بطور خاص شب خون کے موقعہ پر اس کا استعمال اہم سمجھا جاتا ہے تا کہ لاعلمی میں اپنا ہی آدمی نہ مارا جائے ۔ویسے اَمِتْ اَمِتْ کا معنی یہ ہے اے اللہ! دشمنوں کو موت دے، یا اے مسلمانو! دشمن کو

مارو۔اگر یہ لفظ اُمَّتْ ہے تو پھر یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ ان کے دلوں میں امت کا بے پناہ درد ہو، جو اِن کی زبان پر جاری ہو اور یہی ان کا علامتی کلمہ بھی ہو۔(واللہ اعلم)

مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مد مقابل ہوگا۔جس میں ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہِ مملکت وسلطنت کا طالب ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا۔نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت وآسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب ودور کو جمع کردے گا''۔(مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۷، المستدرک، ج ۴، ص ۵۵۴)

۸ ...... نفسِ زکیہ کی شہادت

○ ...... امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔جس وقت نفس زکیہ قتل کردیے جائیں گے تو زمین وآسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ وپیراستہ کریں گے۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔زمین اپنی پیداوار کو اگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔(مصنف ابنِ ابی شیبہ، ج ۱۵، ص ۱۹۸)

فائدہ: ...... نفسِ زکیہ کون ہیں؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔البتہ یہ کوئی بزرگ ہستی ہوں گے، جن سے زمین وآسمان والے بہت محبت کرتے ہوں

گے۔ ہوسکتا ہے وہ امیر المومنین مُلا محمد عمر مجاہد ہوں یا شیخ اسامہ بن لادن ہوں۔یا ہوسکتا ہے تبلیغی جماعت کے کوئی بڑے بزرگ ہوں یا اہل تصوف کی کوئی بڑی ہستی۔ اور ہوسکتا ہے ان کی شہادت اُس سال (جب حج بغیر امیر کے ادا کیا جائے گا) جمرہ عقبٰی کے قریب ہو۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (وما ذالك على الله بعزيز)

۹......سعودی عرب کے بادشاہ کا انتقال

○......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہو گا۔ خاندانِ بنی ہاشم کا ایک شخص (حضرت مہدی) اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں، مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (یہ پوری حدیث آگے بیان ہوگی)۔

۱۰......حاجیوں کا قتل عام

○......حضرت عمرو ابن شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے اورانہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہدہ شکنی ہوگی۔ چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منٰی میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتل عام اور خون خرابہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر بھی خون بہہ رہا ہوگا۔نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والے (حضرت مہدی) بھی بھاگ جائیں گے اور (بھاگ کر) وہ رکن (رکن حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے

درمیان آئیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، اگرچہ وہ (حضرت مہدی) اس کو پسند نہیں کر رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں گے۔ پھر بیعت کریں گے، بیعت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہوں گے۔ (تیسری جنگ عظیم اور دجال، ص ۵۸ بحوالہ المستدرک ج ۴ ص ۵۴۹)

مستدرک کی ہی دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

○ ......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت مہدی کعبہ سے لپٹے رو رہے ہوں گے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگ (حضرت مہدی سے کہیں گے) آیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ (حضرت مہدی) کہیں گے! افسوس تم کتنے ہی معاہدوں کو توڑ چکے ہو اور کس قدر خون خرابہ کر چکے ہو۔ اس کے بعد وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بیعت کر لیں گے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا! اے لوگو! جب تم انہیں پالو تو تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا، کیونکہ وہ دنیا میں بھی مہدی ہیں اور آسمان میں بھی مہدی ہیں۔

○ ......امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سال (حضرت مہدی کے سال) دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔ ''آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا......اے لوگو! تمہارا امیر فلاں شخص ہے'' اور زمین سے اعلان کرنے

والا اعلان کرے گا...... اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا ہے"۔ چنانچہ نیچے والے (اعلان کرنے والے) لڑائی کریں گے۔ یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔ اور اس دن "جس کے بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ وہ لشکر ہے جس کو زینوں والا لشکر (جیش البراذع) کہا جاتا ہے" یہ لوگ اپنے گھوڑوں کی زینوں کو پھاڑ کر ڈھال بنا لیں گے۔ چنانچہ اس دن آسمان سے آنے والی آواز کا ساتھ دینے والوں میں سے صرف اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ مسلمان بچیں گے، اس طرح ان کی مدد کی جائے گی۔ پھر یہ اپنے ساتھی کے پاس آئیں گے (یعنی حضرت مہدی کے پاس)۔ نوٹ: (یہ روایت ضعیف ہے، لیکن نعیم بن حماد نے اس مفہوم کی دوسری روایت نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں)۔ (تیسری جنگ عظیم اور دجال، ص۵۹)

۱۱...... ایک چیخ کی آواز

○...... حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! رمضان میں ایک زبردست آواز آئے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز رمضان کے شروع میں ہوگی، یا درمیان میں یا آخر میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نصف رمضان میں، جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہوگی تو آسمان سے ایک آواز آئے گی...... جس سے ستر ہزار لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور ستر ہزار بہرے ہو جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا،

یارسول اللہ ﷺ تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے محفوظ کون رہے گا؟ فرمایا جو (اس وقت) اپنے گھروں میں رہے اور سجدے میں گر کر پناہ مانگے اور زور زور سے تکبیریں کہے۔ پھر اس کے بعد ایک اور آواز آئے گی۔ پہلی آواز جبریل علیہ السلام کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔ (واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ) آواز رمضان میں ہوگی اور مَعْمَعَہ شوال میں ہوگی اور قبائل عرب ذی قعدہ میں بغاوت کریں گے اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ رہا محرم کا مہینہ... تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کیلئے آزمائش ہے اور اس کا آخری حصہ میری امت کیلئے نجات ہے۔ اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا، اس کیلئے ایک لاکھ سے زیادہ قیمت والے مکان سے بہتر ہوگی .... جہاں کھیل و تفریح کا سامان ہوتا ہے۔ (یہ روایت ضعیف ہے) (مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۰)

○...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

''رمضان میں آواز ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی بغاوت ہوگی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ (طبرانی نے اس کو الاوسط میں روایت کیا ہے)

(تیسری جنگ عظیم اور دجال، بحوالہ: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۰)

فائدہ:...... ''معلمہ'' جنگ کی گھن گرج یا گھمسان کی جنگ کو کہتے ہیں اور اس کے معنی آگ کی لپٹ اور حرارت (Heat Rediation) کے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ اصل میں معمعۃ النار سے لیا گیا ہے جس کے معنی آگ کی لپٹ یا انگارے کے ہیں۔ موجودہ جنگوں پر اس کا مفہوم صادق آتا ہے۔ عربی زبان میں ستر ہزار کثیر کیلئے بھی بولا جاتا تھا۔ اس لئے حدیث کا ایک معنیٰ یہ ہوسکتا ہے کہ اس خوفناک

آواز کے نتیجے میں لوگوں کی کثیر تعداد متاثر ہوگی۔ یہ آواز کیسی ہوگی؟ اس کی تفصیل دوسری حدیث میں ہے جو آگے آرہی ہے۔

○...... سعید بن سنان نے شیوخ سے روایت کی ہے، فرمایا! (شام کے شہر) حمص میں ایک چیخ ہوگی، سو (اس وقت) ہر ایک اپنے گھر میں رکا رہے، تین گھنٹے تک نہ نکلے۔ (تیسری جنگ اور دجال بحوالہ: الفتن نعیم بن حماد، ج۱، ص۲۱۴)

○...... حکم بن نافع نے جراح رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ''لوگو جب منیٰ اور عرفات [1] میں ہوں گے اور قبائل گروہ در گروہ [2] ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ سنو! تمہارا اَمیر فلاں شخص ہے۔ اس کے بعد دوسری آواز آئے گی، سنو! اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا ہے۔ اس کے بعد ایک اور آواز آئے گی، خبردار! اس (پہلے والے) نے سچ کہا ہے۔ پھر وہ دونوں فریق سخت لڑائی کریں گے۔ چنانچہ وہ گھوڑے کی زینوں کو اسلحے کے طور پر استعمال کریں گے اور یہی زینوں والا لشکر ہے۔ اس وقت تم آسمان میں کفامعلمہ [3] دیکھو گے۔ سخت جنگ ہوگی، یہاں تک کہ اہل حق کے لشکر میں صرف اصحاب بدر کی تعداد کے برابر باقی رہ جائیں گے، سو وہ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اپنے صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے''۔

(برمودا تکون اور دجال، ص۲۵۲ بحوالہ: الفتن نعیم بن حماد ۹۳۶)

فائدہ:...... [1] یعنی ۹ ذی الحجہ کو تقریباً چاشت یا دوپہر کا وقت ہوگا جبکہ حاجی منیٰ سے عرفات کی طرف جارہے ہوں گے۔ کچھ لوگ عرفات پہنچ چکے ہوں گے اور کچھ ابھی منیٰ ہی میں ہوں گے، ایسے میں لڑائی شروع ہو جائے گی، جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا۔

❷ بادشاہ وقت کے انتقال کی وجہ سے اور بادشاہت پر اختلاف کی وجہ سے قبائل میں پھوٹ پڑ جائے گی ۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مجاہدین سیاہ پرچم سعودی حکومت سے شدید جنگ کے نتیجہ میں حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ اسی اثناء میں حج کے ایام شروع ہو جائیں گے۔ حج بغیر امیر کے ہو رہا ہوگا۔

❸ مـعلْمه اصل میں مُـعْلَمَه ہے جس کا مادہ عَلَم ہے۔ اور علم کے معنی نشان اور جھنڈا کے ہیں ۔ مطلب یہ کہ تم آسمان میں ایسی نشانی دیکھو گے جو تمہارے لئے حق پہچاننے کیلئے کافی ہو جائے گی ۔ ایک رائے یہ ہے کہ معلمہ اڑن طشتری کو کہتے ہیں۔

○..... ایک اور حدیث میں ہے کہ علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ''مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی طلوع نہ ہو'' (برمودا تکون اور دجال، ص۲۵۲ بحوالہ: مصنف عبدالرزاق، ج۱۱، ص۳۷۳)

فائدہ:..... وہ نشانی کیا ہوگی جو سورج کے ساتھ طلوع ہوگی؟ ہوسکتا ہے وہ نبرو (Nibru) سیارہ ہو جو سورج کی طرح آسمان پر نمودار ہوگا اور سات دن تک آسمان میں دو سورج نظر آئیں گے۔ (واللہ اعلم)

○..... نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''رمضان میں آسمان پر چمکتے ستون کی طرح ایک علامت ظاہر ہوگی۔ شوال میں بلائیں ہوں گی اور ذی قعدہ میں ہلاکت، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا، محرم کا مہینہ.... کیا بات ہے محرم کے مہینہ کی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''رمضان میں ایک آواز سنائی دے گی ،شوال میں شور شرابہ ہوگا۔اور ذی قعدہ میں قبائل کی باہمی کشمکش ۔اس سال حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا اور منیٰ میں کشت وخون ہوگا۔بہت سے لوگ قتل ہوجائیں گے۔ وہاں اس وقت خونریزی ہوگی جبکہ وہ جمرہ عقبٰی میں ہوں گے''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا!

''اگر رمضان میں چیخ سنائی دے گی تو شوال میں شور شرابہ ہوگا۔ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ چیخ کیسی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ۱۵ رمضان المبارک جمعہ کی رات کو ایک دھماکہ ہوگا، جو سونے والوں کو بیدار کردے گا، کھڑے ہونے والوں کو بٹھادے گا، شریف زادیاں اپنی خلوت گاہوں سے جمعہ کی رات کو نکل آئیں گی۔ اس سال زلزلے بہت آئیں گے۔جب تم جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں میں داخل ہوتو دروازے اور کھڑکیاں بند کر لینا، اپنی چادریں اوڑھ لینا، اپنے کان بند کر لینا اور جب تمہیں چیخ کا احساس ہوتو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا اور یہ پڑھنا (سبحان القدوس، سبحان القدوس، ربنا القدوس) جوایسا کرے گا، نجات پا جائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا ہلاک ہوجائے گا''۔ (ہرمجدون)

فائدہ:......ہوسکتا ہے کہ یہ دھماکہ ایٹم بم کا ہو یا یہودیوں کے بگ بینگ (Big bang) کے تجربے کے نتیجے میں۔ یا آسمان سے شہاب ثاقب کے گرنے کا....جس کی خوفناک آواز چیخ کی مانند ہوگی۔گفتگو کے انداز سے ایسا لگتا ہے کہ یہ

آواز پوری دنیا میں سنائی دے گی۔لیکن اگر صرف جزیرۃ العرب میں سنائی دے تب بھی کوئی اشکال نہیں۔

حال ہی میں ایک سائنسی تحقیق سامنے آئی ہے۔وہ یہ کہ ۲۰۱۱ء میں ایک سیارہ جسے(Nibru) یا(Planet-x) کہا جاتا ہے۔زمین کے بہت قریب آجائے گا۔سائز میں چاند سے بڑا،دن کی روشنی میں بھی واضح دکھائی دے گا۔بعض سائنسدانوں کی رائے ہے کہ ۲۰۱۲ء میں وہ زمین سے ٹکرائے گا۔جس کے نتیجے میں روئے زمین پر بہت بڑے پیمانے پر تباہی آنے کا خدشہ ہے۔ان کے مطابق ۲۰۱۲ء کے حادثہ کے نتیجے میں سمندر زمین پر چڑھ دوڑے گا،آتش فشاں پھٹ جائیں گے۔جس کی وجہ سے آگ برسے گی،زمین پر زلزلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوجائے گا۔(واللہ اعلم بالصواب)

رہی یہ بات کہ پہلی آواز جبرائیل علیہ السلام کی ہوگی اور دوسری شیطان کی جبکہ اس حدیث میں دھماکے کا ذکر ہے،اس کی تطبیق کیسے ہوگی؟یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک غیبی نظام ہے اور ایک ظاہری۔روزانہ صبح کو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں چیز کا یہ ریٹ،فلاں کا یہ ریٹ۔یہ اعلان کسی کو سنائی نہیں دیتا....لیکن منڈیوں میں بولیاں سب کو سنائی دیتی ہیں۔بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر ہے جو اسے اسکی مقررہ جگہ پر گراتا ہے۔لیکن وہ فرشتہ کسی کو نظر نہیں آتا،البتہ بادل اور ہوا کا چلنا سب کو محسوس ہوتا ہے۔اِدھر سے ایٹم بم چلے گا یا شہاب ثاقب گرے گا اور ادھر سے حضرت جبرائیل علیہ السلام چیخ ماریں گے۔(واللہ اعلم)

۱۲......مجاہدین سیاہ پرچم کا سعودی حکومت سے جنگ کرنا

○......اس عنوان کے تحت ہم تفصیل پہلے بیان کر چکے ہیں۔

۱۳......سفیانی کا خروج

حضرت امام مہدی کے ظہور کی ایک علامت سفیانی کا خروج ہے۔سفیانی مغربی شام کے علاقہ ''اِندر'' سے ظاہر ہوگا۔اِندر....شمالی اسرائیل کے ضلع الناصرہ کا ایک قصبہ ہے، جس پر اسرائیل نے ۲۴ مئی ۱۹۴۸ء میں قبضہ کر لیا تھا۔سفیانی ایک جابر حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہوگا، جو اہل بیت کو قتل کرے گا۔بنوکلب میں اس کی ننھیال ہوگی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفیانی نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی رضی اللہ عنہ کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔روایات میں اس کا نام عبداللہ بن یزید اور الازہر ابن الکلبیہ یا الزہری بن الکلبیہ بھی آیا ہے۔وہ نو ماہ حکومت کرے گا۔حضرت امام مہدی کے ظہور سے چند ماہ پہلے اس کی حکومت ملک شام کے کسی علاقہ میں قائم ہوجائے گی۔یہاں تک کہ کوفہ پر بھی قبضہ کر لے گا۔حضرت امام مہدی کے ظہور کی اطلاع پاتے ہی ان کے خلاف ایک لشکر کو روانہ کرے گا جو مدینہ منورہ میں لوٹ مار کرے گا اور اہل بیت کو یرغمال بنائے گا۔بعد ازاں مکہ مکرمہ کی طرف حضرت مہدی کے خلاف جنگ کیلئے روانہ ہوگا۔مقام بیداء میں پہنچ کر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ان سب باتوں کی تفصیل درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن قبطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا! ''مَیں اور حضرت حسن ابنِ علی رضی اللہ عنہ ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے ام المومنین رضی اللہ عنہا) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔تو ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ دور کا اردن، فلسطین، اسرائیل، شام، لبنان) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے۔حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا جائے گا اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہ رحمہا اللہ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا۔ لہٰذا (اس کو پکڑنے کیلئے) وہ لشکر والے اس کی طرف نکلیں گے۔تو جب یہ لوگ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو بتائے گا۔ (تیسری جنگ عظیم اور دجال'' صفحہ ۶۴ بحوالہ ابن ابی حاتم، ج ۲، ص ۴۳۵)

فائدہ:...... ''مقام بیداء'' مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔اسی طرح کی ایک حدیث مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵ میں درج ہے، جس کی راویہ بھی ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

○......حضرت ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔خاندان بنی ہاشم کا ایک

شخص اس خیال سے کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں ....مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ لوگ اسے پہچان کر (کہ یہی مہدی ہیں) گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کریں گے۔اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر شام سے ایک لشکر ان سے مقابلہ کیلئے روانہ ہوگا، جو مقام بیدا میں دھنسا دیا جائے گا۔اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص سفیانی شام سے نکلے گا، جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی وہ اپنا لشکر حضرت مہدی کے مقابلہ کیلئے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے گا۔یہی کلب کی جنگ ہے۔وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد ودہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔لوگ ایسی عیش وراحت میں سات یا نو سال رہیں گے"۔

○......ابوداؤد شریف (ج۲،ص۵۸۹) میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اس طرح ہے۔حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ "ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا۔ایک شخص (مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے)ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان سے)باہر نکال کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت خلافت کرلیں گے۔(جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کیلئے روانہ ہو

گا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔ (اس عبرت انگیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی.... خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان وانصار سے جنگ کیلئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے۔ یہی جنگ کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح وکامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب دادودہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا۔ بحالت خلافت مہدی دنیا میں سات سال یا دوسری روایت کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔" (ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۸۹)

○..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا، جسے آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! "کہ عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام بیداء میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔" ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں۔ (جو اتفاقیہ راستہ میں ان

کے ساتھ شامل ہو گئے ہوں یا جبری شامل کئے گئے ہوں)۔آپ ﷺ نے فرمایا!
''ہاں ان میں کچھ بااراده جنگ کیلئے آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے اور
کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب اکٹھے دھنسا دیئے جائیں گے۔البتہ قیامت میں ان
کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا'' (صحیح مسلم،ص ۲۸۸)
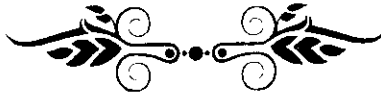
سفیانی کا نام کیا ہوگا؟

۞...... نعیم ابن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے "الفتن" میں یہ روایت نقل کی ہے "ہم سے عبداللہ بن مروان نے بیان کیا، انہوں نے ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ سے، ارطاۃ نے تبیع رحمۃ اللہ علیہ سے، تبیع نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا! "عبداللہ ابن یزید عورت کے مدت حمل کے برابر حکومت کرے گا اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یاالزہری بن الکلبیہ ہے، جوسفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا! سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔ (تیسری جنگ عظیم اور دجال، ص ۶۴)

۞...... شرح مشکوٰۃ مظاہر حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفیانی نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابو سفیان اموی رضی اللہ عنہ کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سَر اور چیچک زدہ چہرے والا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا۔ دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا۔ اس کے ساتھ قبیلہ بنوکلب کے لوگوں کی کثرت ہوگی۔ لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی، یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے بچوں کو بھی ہلاک کردیا کرے گا۔ وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کیلئے لشکر بھیجے گا۔ (ایضاً، ص ۴۵)

۞...... حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! "سفیانی کوفہ میں داخل ہوگا۔ تین دن تک وہاں دشمنوں کو قیدی بنائے رکھے گا اور ساٹھ ہزار اہل کوفہ کو قتل کرے گا، پھر

یہاں اٹھارہ راتیں قیام کرے گا، ان کے اموال تقسیم کرے گا۔ اس کا کوفہ میں داخل ہونا ترکوں اور اہل مغرب سے قرقیسیاء کے مقام پر جنگ کرنے کے بعد ہو گا۔ ان میں ایک جماعت خراسان لوٹ جائے گی۔ سفیانی کا لشکر آئے گا، قلعوں کو گراتا ہوا کوفہ میں داخل ہو جائے گا اور خراسان والوں کو طلب کرے گا اور خراسان (افغانستان) میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جو مہدی کی دعوت دے گی۔ پھر سفیانی مدینہ کی جانب لشکر روانہ کرے گا، آل محمد ﷺ کو قیدی بنائے گا، یہاں تک کہ ان کو کوفہ پہنچا دے گا۔ پھر مہدی اور منصور کوفہ سے فرار ہو کر نکل جائیں گے اور سفیانی ان دونوں کی تلاش میں لشکر روانہ کرے گا۔ سو جب مہدی اور منصور مکہ پہنچ جائیں گے تو سفیانی کا لشکر مقام بیداء میں اترے گا اور ان کو دھنسا دیا جائے گا۔ پھر مہدی نکلیں گے یہاں تک کہ مدینہ سے گزریں گے، جو وہاں بنی ہاشم ہوں گے ان کو نجات دلائیں گے اور کالے جھنڈے آئیں گے اور پانی میں اتریں گے۔ کوفہ میں موجود سفیانی کے لوگوں کو جب ان (کالے جھنڈے والوں) کے آنے کی خبر ملے گی تو وہ بھاگ جائیں گے۔ پھر وہ (مہدی) کوفہ میں آئیں گے اور وہاں موجود بنی ہاشم کو نجات دلائیں گے اور کوفہ کے معززین نکلیں گے، جن کو ''العصب'' کہا جاتا ہو گا، ان کے پاس بہت تھوڑا اَسلحہ ہوگا اور ان میں سے اہل بصرہ میں ایک شخص ہوگا، پس یہ (کوفہ والے) سفیانی کو پالیں گے اور کوفہ کے جو قیدی ان کے پاس تھے ان کو چھڑالیں گے اور کالے جھنڈے مہدی کی بیعت کیلئے جائیں گے''۔

(برمودا تکون اور دجال، ص ۲۵۱، بحوالہ الفتن ۸۵۰)

فائدہ:...... افغانستان اور عراق کے حالات کو اس حدیث کے تناظر میں دیکھنے

سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟ ذرا دیکھئے! (ضرب مومن ۴ دسمبر ۲۰۰۹ مولانا اسمٰعیل ریحان کا مضمون، تاریخ افغانستان عہد بہ عہد، قسط نمبر ۲۳۴ سے ایک اقتباس)۔

''افغانستان پر عراق کی جنگ کے گہرے اثرات پڑے۔یہاں کے عوام کیلئے یہ سمجھنا آسان ہوگیا کہ امریکہ کی جنگ کسی ایک ملک کے خلاف نہیں، بلکہ وہ پورے عالم اسلام کو یرغمال بنانے کے جنون میں مبتلا ہے ۔اس سوچ کے نتیجے میں فطری طور پر طالبان کی حمایت اور امریکہ کی کٹھ پتلی کرزئی حکومت کی مخالفت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔اس جنگ سے القاعدہ کو بھی اپنا نیٹ ورک عرب ممالک میں پھیلانے کا زبردست موقع ملا۔القاعدہ کے سینکڑوں تربیت یافتہ جوان افغانستان سے نکل کر ایران کے راستے عراق پہنچ گئے ۔(یادرہے کہ القاعدہ کے جھنڈے سیاہ ہیں...راقم) ایران میں عرب قبائل کی آبادیاں ایک پٹی کی شکل میں عراق تک چلی گئی ہیں القاعدہ کے مجاہد انہی بستیوں سے گزرتے ہوئے آرام سے عراق پہنچ جاتے ہیں۔شیخ اسامہ کے معتمد رفقاء، جن میں الزرقاوی (ابومصعب الزرقاوی... ذرا حدیث کے الفاظ دیکھئے ''کوفہ کے معززین نکلیں گے جنہیں ''العصب'' کہا جاتا ہوگا'' ....راقم) کا نام سب سے مشہور ہے۔عراق میں مقامی نوجوانوں کو تربیت دے کر بہت جلد یہاں امریکیوں کے خلاف بھرپور جہاد کا آغاز کرنے میں کامیاب ہوگئے اور یوں امریکہ افغانستان کے ساتھ ساتھ عراق میں بھی سخت ترین مزاحمت کا سامنا کرنے لگا''۔

''سفیانی کا کوفہ میں داخل ہونا، ترکوں اور اہل مغرب سے قرقیسیاء کے مقام

پر کامیاب جنگ کرنے کے بعد ہوگا۔'' یہ ایک ٹوپی ڈرامہ ہوگا تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں سفیانی کی عظمت پیدا ہوجائے اور اِس کیلئے شام کے اطراف میں حکم چلانا آسان ہوجائے۔

مذکورہ بالا حدیث سے ہمیں درج ذیل راہنمائی ملتی ہے......

1..... افغانستان کا ایک لشکر عراق میں سفیانی کے خروج سے پہلے موجود ہوگا (غالباً وہ لشکر اتحادی افواج سے برسرپیکار ہوگا) اس لشکر میں حضرت مہدی اور حضرت منصور بھی ہوں گے۔

2.....سفیانی کے عراق میں داخل ہونے پر افغانستان کا لشکر افغانستان لوٹ جائے گا۔

3.....حضرت مہدی اور حضرت منصور سفیانی کی ہٹ لسٹ پر ہوں گے سفیانی چونکہ امریکہ کا تیار کردہ ایک مہرہ ہوگا ،اس لئے حضرت مہدی پہلے ہی سے امریکہ کی ہٹ لسٹ پر ہوں گے۔

4.....سفیانی مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا، جو آل محمد ﷺ کو قید کرکے کوفہ پہنچادے گا۔

5..... افغانستان میں ایک قوم کا ظہور ہوگا، جو حضرت مہدی کی دعوت دے گی (یہ ہمارے لئے ایک بشارت ہے)۔

6.....حضرت امام مہدی کوفہ سے فرار ہوکر (مدینہ منورہ سے ہوتے ہوئے) مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے۔دوسری احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس موقعہ پر بادشاہِ وقت کا انتقال ہوجائے گا۔حضرت امام مہدی ....جو خلافت کے اہل ہوں گے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔

7 ......سفیانی کا لشکر حضرت مہدی کے تعاقب میں مدینہ سے مکہ روانہ ہوگا۔ مقام بیداء پر پہنچ کر یہ لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہی وہ ایام ہوں گے جب سعودی عرب کا حکمران کوئی نہیں ہوگا۔

8 ......افغانستان کے مجاہدین سیاہ پرچم کا ایک لشکر سعودی عرب پہنچ کر حضرت امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔

9 ......حضرت مہدی اس لشکر کو ساتھ لے کر شام کی طرف روانہ ہوں گے۔ سفیانی کے لشکر کو جب ان سیاہ جھنڈوں کی خبر ہوگی تو وہ گھبرا کر کوفہ سے فرار ہو جائیں گے۔ اور حضرت مہدی مدینہ منورہ کا کنٹرول دوبارہ سنبھالیں گے۔

10 ......عراق کے معززین، جنہیں ''العصب'' کہا جاتا ہوگا۔ یہ غالباً ابو مصعب الزرقاوی کے پیروکار ہوں گے۔ یہ لوگ سفیانی کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

توقع کی جارہی ہے کہ ۲۰۱۱ء یا ۲۰۱۲ء میں شکست خوردہ اتحادی افواج افغانستان سے ذلیل وخوار ہوکر نکل جائے گی۔ دس سالہ جنگ کے باوجود امریکہ کابل سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ وہ افغانستان سے بھاگنے کے بہانے تلاش کر رہا ہے۔ اتحادی افواج پر طالبان اور القاعدہ کا خوف طاری ہے۔ ابھی یہ حال ہے تو جب یہ افغانستان سے دفع دور ہوجائے گا تو طالبان کی دہشت کس قدر لوگوں پر طاری ہوگی پاکستانی حکومت کے بھی پسینے چھوٹ جائیں گے۔'' ایک حدیث کے مطابق خراسان سے سیاہ جھنڈے آئیں گے، ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے''۔ حضرت ارطاۃ کی مندرجہ بالا حدیث میں اس کی صراحت ملتی ہے کہ حضرت

مہدی کا یہ لشکر براستہ عراق سعودی عرب پہنچے گا۔ پہنچنے کا انداز ....حدیث بالا کے فائدہ میں گزر چکا ہے۔

......حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ''سفیانی ثانی کے زمانے میں الھدۃ (کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز) ہوگی (یہ آواز ایسی ہوگی) کہ ہر قوم یہی سمجھے گی کہ ان کے قریب والے تباہ ہو گئے''۔ (برموداتکون اور دجال، ص ۲۵۰)

...... نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الفتن صفحہ ۱۷۸ میں خالد بن معدان کی سند سے روایت کیا ہے کہ ''سفیانی جماعت (اتحادی افواج) کو دو مرتبہ شکست دے گا، پھر ہلاک ہو جائے گا''۔ (ہرمجدون)

مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب اپنی شہرہ آفاق کتاب ''دجال کون؟ کب؟ کہاں؟'' کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ سفیانی کون ہوگا؟ یہ یہودیوں کا تیار کردہ ایک مسلم لیڈر ہوگا، جس کو عالمی میڈیا مسلمانوں کے ہیرو اور قائد کے طور پر پیش کرے گا۔ بعض جنگوں میں وہ مغرب کے خلاف فاتحانہ کردار اَدا کرنے کا ڈرامہ رچائے گا اور پھر جب مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کرلے گا تو اصل روپ میں ظاہر ہو جائے گا''۔ (عرب ممالک میں انقلابات شروع ہوگئے ہیں، ذرا دھیان رکھنا کہ ان انقلابات میں سفیانی کا خروج نہ ہو جائے ......راقم)

۱۴......چاند اور سورج کا گرہن لگنا

...... محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے!''ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو

زمین وآسمان کی تخلیق سے لے کر آج تک نظر نہیں آئیں ۔رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگے گا اور پندرہ رمضان کو سورج گرہن لگے گا۔جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے ....ایسا نہیں ہوا۔(دار قطنی نے سنن میں اس کی تخریج کی ہے)۔

فائدہ:...... علم فلکیات کی رو سے چاند ہمیشہ مہینے کے وسط میں (۱۴، ۱۵، ۱۶) گرہن ہوتا ہے اور سورج مہینے کے آخر میں (۲۷، ۲۸، ۲۹) گرہن ہوتا ہے۔جس سال حضرت مہدی کا ظہور ہوگا،اس سال ظہور سے قبل ماہ رمضان میں دونوں گرہن اصول فلکیات کے بالکل برعکس ہوں گے ۔یعنی پہلی رات (جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آئے گا) کو چاند گرھن ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاند کا ذرا سا ٹکڑا نظر آئے گا یا بالکل ہی نظر نہیں آئے گا۔چاند گرہن کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ زمین اور چاند کے درمیان کوئی سیارہ آجائے ،جس کی وجہ سے چاند گرہن ہوجائے ۔یہی صورت ۱۵ رمضان کو سورج کے ساتھ ہوگی ۔یہ بہت اہم علامت ہے اس کے ظاہر ہونے کے بعد پوری دنیا جنگوں کی لپیٹ میں آجائے گی ،خصوصاً مشرق وسطیٰ میں جنگ و جدل شروع ہوجائے گا۔ان ہی دنوں سفیانی کا فتنہ بھی عروج پر ہوگا۔

تنبیہ:......اس علامت پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ اگر کوئی سیارہ زمین اور چاند کے درمیان نمودار ہوا تو عین ممکن ہے کہ اسے ذرائع ابلاغ چاند گرہن کا نام نہ دیں۔ بلکہ اخباروں میں خبر کچھ اس انداز سے شائع ہو ”چاند کے سامنے سیارہ آگیا“ کہیں ایسا نہ ہو کہ علامت پوری ہوجائے اور ہمیں خبر ہی نہ ہو۔

حضرت امام مہدی کا ظہور کب ہوگا؟

حضرت امام مہدی کا ظہور کس سن میں ہوگا؟ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ تاہم علامات اور آثار صحابہ سے ہم اندازے قائم کرسکتے ہیں۔

۞...... استاد جمال الدین نے اپنی کتاب ''ہرمجدون'' میں استنبول کے کتب خانہ میں موجود ایک نایاب مخطوطہ کی عبارت نقل کی ہے، جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے بیان کرنے سے ڈرتے تھے لیکن جب انہیں موت کا احساس ہوا تو اس بات سے خوف زدہ ہوئے کہ کہیں علم چھپا نہ رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گرد بیٹھے لوگوں سے فرمایا! ''ایک خبر ہے جس کے ذریعے سے مجھے پتہ چلا ہے کہ آخری زمانہ کی جنگوں میں کیا کچھ ہوگا'' لوگوں نے کہا ہمیں بتا دیجئے .... ڈرنے کی کوئی بات نہیں .... تو وہ کہنے لگے!

''۱۳۰۰ھ کے عشروں میں اور ان عشروں کو ملاتے چلے جاؤ.... روم کے بادشاہ کی رائے میں ساری دنیا کی جنگ ہونا لازمی ہوگا۔ پس اللہ کی مشیت بھی یہی ہوگی کہ جنگ ہو۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا، ایک عشرے یا دو عشرے کی بات ہوگی کہ ایک آدمی جرمن نامی ملک پر مسلط ہوگا، جس کا نام ''ھر'' (Der Feuhrer) (ہٹلر) ہوگا۔ وہ ساری دنیا پر حکومت کرنے کا ارادہ کرے گا۔ وہ برف اور خیر کثیر کے ممالک میں ہر کسی سے جنگ کرے گا، جنگ کی آگ کے کئی سال بعد وہ اللہ کے غضب کا نشانہ بنے گا۔ روس یا روش کے سردار اسے قتل کردیں گے''۔

''۱۳۰۰ھ کی دھائیوں میں مصر پر ایک آدمی حکومت کرے گا، جس کی کنیت ناصر ہوگی۔عرب اسے (عربوں کا ہیرو) کے نام سے پکاریں گے۔اللہ اسے کئی جنگوں میں ذلیل وخوار کرے گا، اور اس کی مدد نہیں کرے گا اور اللہ کو منظور ہوگا کہ اس کے پسندیدہ مہینے (رمضان المبارک) میں مصر کو فتح ہو تو یہ فتح ہو جائے گی۔ بیت اللہ اور عربوں کا رب مصر کو ایک گندمی رنگ کے سادا (سادات) نامی شخص کے ذریعے خوش کرے گا۔اس کا باپ اس سے بڑھ کر نور والا تھا (انور) لیکن وہ بلدحزیں (یروشلم) کی مسجد اقصیٰ کے چوروں سے مصالحت کرے گا''۔

''شام کے علاقہ عراق میں ایک جابر حاکم ہوگا......اور......سفیانی اس کی ایک آنکھ میں تھوڑا سا فتور ہوگا۔اس کا نام صدام ہے اور وہ اپنے ہر مخالف سے ٹکرائے گا۔ساری دنیا اس کے خلاف چھوٹے سے کوت (کویت) میں جمع ہوگی، وہ فریب خوردہ اس میں داخل ہوگا۔سفیانی کا بھلا صرف اسلام میں ہوگا۔وہ خیر بھی ہوگا اور شر بھی......تباہی ہو اس کیلئے جو مہدی امین سے خیانت کرے''۔

''۱۴۰۰ھ کی دہائیوں میں مہدی امین کا ظہور ہوگا۔وہ ساری دنیا سے جنگ کرے گا، سب گمراہ اور اللہ کے غضب کے مارے (یہود ونصاریٰ) اس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جو اسراء ومعراج کے ملک میں نفاق کی حدِ کمال تک پہنچے ہوئے ہوں گے (یعنی فاسق و فاجر مسلمان حکمران) یہ سب مجدون نامی پہاڑ کے قریب جمع ہوں گے۔ساری دنیا کی مکار اور بدکار ملکہ، جس کا نام امریکہ ہے....اس کے مقابلے کیلئے نکلے گی....اس دن وہ پوری دنیا کو گمراہی اور کفر کی طرف ورغلائے گی۔اس زمانہ میں دنیا کے یہودی اوجِ کمال تک

پہنچے ہوئے ہوں گے، بیت المقدس اور پاک شہران کے قبضے میں ہوگا۔ بر و بحر اور فضاء سے سب ممالک آ دھمکیں گے ،سوائے ان ممالک کے جہاں خوفناک برف پڑتی ہے یا خوفناک گرمی پڑتی ہے۔ مہدی دیکھے گا کہ پوری دنیا بری بری سازشیں بنا کر اس کے خلاف صف آراء ہے اور وہ دیکھے گا کہ اللہ کی تدبیر سب سے زیادہ کار گر ہوگی ،وہ دیکھے گا کہ پوری کائنات اللہ کی ہے اور سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ساری دنیا بمنزلہ ایک درخت کے ہے، جس کی جڑیں اور شاخیں اسی اللہ کی ملکیت ہیں.....(یعنی وہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی نہ تعداد سے گھبرائے گا اور نہ ان کے جدید اسلحہ سے خوف زدہ ہوگا، بلکہ اللہ کی بڑائی اور عظمت کو بیان کرے گا اور اس کے غیر کی نفی کرے گا)۔ اور ان پر انتہائی کرب ناک تیر پھینکے گا اور زمین وآسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔آسمان سے آفتیں برسیں گی (اللہ کی غیبی مدد ہوگی) زمین والے سب کافروں پر لعنت بھیجیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کفر کو مٹانے کی اجازت دے دے گا''۔

فائدہ:...... ۱۴۰۰ھ کی دہائیوں میں مہدی امین کا ظہور ہوگا....کتنی دہائیوں کے بعد ظہور ہوگا؟ اس کا تعین نہیں ،البتہ پہلے جملے پر غور کریں۔

۱۳۰۰ھ کی دہائیوں میں اور ان عشروں کو ملاتے چلے جاؤ....روم (امریکہ) کے بادشاہ کی رائے میں پوری دنیا کی جنگ ہونا لازمی ہوگا۔پہلی جنگ عظیم ۱۳۳۲ھ میں ہوئی....یعنی تین عشرے اور دو سال اوپر اگر ہم آخری پیراگراف کو بھی اسی پر قیاس کریں تو حضرت امام مہدی کا ظہور ۱۴۳۲ھ کے آس پاس ہو جائے گا۔ یعنی حضرت امام مہدی کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے۔(واللہ اعلم)

۞...... نعیم بن حماد نے محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ان کا قول ہے !''بنو عباس کا سیاہ جھنڈا نکلے گا، پھر خراسان (افغانستان) سے دوسرا سیاہ جھنڈا نکلے گا،ان کی ٹوپیاں سیاہ ہوں گی اور لباس سفید...... یہاں تک کہ انہوں نے کہا ! اس کے خروج اور حکومت مہدی کے سپرد کیے جانے کے درمیان ۷۲ مہینے ہوں گے''۔

وضاحت:...... سیاہ جھنڈوں کے خروج اور ظہور مہدی کے درمیان ۷۲ ماہ یعنی چھ سال کا عرصہ ہوگا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سیاہ جھنڈوں کے خروج کا اندازہ کب سے لگایا جائے ؟ آیا جب سے طالبان کا ظہور ہوا یا مغرب کی افواج ان سے لڑنے آئیں ۔طالبان کا ظہور ۱۹۹۶ء کے لگ بھگ ہوا۔اس حساب سے حضرت امام مہدی کا ظہور ۲۰۰۲ء میں ہونا چاہئے تھا،لیکن ایسا نہیں ہوا۔(ویسے بھی طالبان کے جھنڈے سفید ہیں ۔البتہ القاعدہ کے جھنڈے سیاہ ہیں)۔

دوسرا قیاس:......''جب کالے جھنڈے مشرق سے اور زرد جھنڈے مغرب سے آئیں گے''احادیث کے سیاق وسباق سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب اتحادی افواج مغرب سے آئیں گی ،جن کا کمانڈر انچیف لنگڑا کینیڈین (رچرڈ مائرز) ہوگا....ان کے خلاف مجاہدین سیاہ پرچم (طالبان والقاعدہ) برسرِ پیکار ہوں گے ۔ اس کے چھ سال کے بعد حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔افغانستان پر حملہ اکتوبر ۲۰۰۱ء میں ہوا۔چھ جمع کرلو ۲۰۰۷ء۔اس کا مطلب ہے حضرت مہدی کا ظہور ۲۰۰۷ء میں ہوگا۔(لیکن حضرت امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔اس کا مطلب ہے کہ سیاہ پرچم کے خروج کا ہمارا حساب غلط ہوگیا)۔

تیسرا قیاس:...... جب مجاہدین سیاہ پرچم افغانستان سے عراق میں داخل ہوئے۔ ۲۰۰۵/۲۰۰۶ء میں مجاہدین نے عراق میں اپنی کاروائیاں تیز کردیں...... چھ جمع کرلو۲۰۱۲ء۔

جامعہ الازہر مصر کے استاد امین جمال الدین نے اپنی کتاب ''ہرمجدون'' میں ایک دلچسپ تحقیق لکھی ہے۔

''پلید ریاست (اسرائیل) کے ۴۵ سال کے بعد یہودیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ہم دیکھ رہے ہیں کہ پلید ریاست کا قیام ۱۹۶۷ء میں ہوا۔ ۴۵ جمع کرلو۲۰۱۲ء ہوا۔ ۲۰۱۲ء یہودیوں کے خاتمہ کا سال ہے ۔یہودیوں کا مکمل خاتمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی کے ظہور کے تقریباً ۷ سال کے بعد نازل ہوں گے۔اس طرح ۲۰۱۲ء میں سے ۷ نفی کریں تو ۲۰۰۵ء بنتا ہے۔اس حساب سے حضرت مہدی کا ظہور ۲۰۰۵ء میں ہوگا''۔لیکن ۲۰۰۵ء میں بھی حضرت مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔مفتی ابولبابہ دامت برکاتہم اپنی کتاب ''دجال'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ۲۰۱۲ء یہودیوں کے خاتمہ کی شروعات کا سال ہے۔(یہ سب اندازے ہیں اور اندازے غلط بھی ہوجاتے ہیں۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا۔البتہ ہمیں علامات پر گہری نظر رکھنی چاہئے۔)

❁ ❁ ❁ ❁

حضرت دانیال علیہ السلام اور ۲۰۱۲ء

شام کے شہر بصریٰ کے قریب ایک شہر تھا، جس کا نام تُستر تھا۔ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔ ہرمزان بادشاہ کے خزانے کی تلاشی کے دوران انہیں ایک تابوت ملا، جس میں ایک شخص کی میت رکھی ہوئی تھی۔ جس کے سر کے ساتھ ایک صحیفہ تھا، قریب ہی ایک انگوٹھی ایک عدد مٹکا جس میں چربی بھری ہوئی تھی اور تقریباً دس ہزار دراہم رکھے ہوئے تھے۔ تحقیقات سے پتا چلا کہ یہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت دانیال علیہ السلام ہیں۔

جس شخص نے یہ خبر دی، اس کا نام حرقوص تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب یہ پتا چلا کہ یہ حضرت دانیال علیہ السلام ہیں تو وہ ان کے جسم کے ساتھ لپٹ گئے اور فرطِ جذبات میں ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور اس واقعہ کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دے کر ایسی جگہ اور ایسے طریقے سے دفن کیا جائے کہ کسی کو ان کی قبر کا پتا نہ چلے .... تا کہ لوگ ان کی میت کو نکال نہ لیں۔ دراہم کے بارے میں یہ حکم دیا کہ انہیں بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔ چربی میں سے کچھ ہمیں بھجوا دی جائے اور انگوٹھی آپ کو (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو) ہدیہ دے دی۔ اور حرقوص کو ہمارے پاس بھیج دو تا کہ ہم اسے جنت کی خوشخبری سنائیں

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! جو دانیال علیہ السلام کا پتا بتائے گا تم اس کو جنت کی خوشخبری سنا دینا۔ نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا! حضرت دانیال علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی کہ انہیں امتِ محمدیہ دفنائے ......اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمالی۔

چنانچہ حضرت ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ جو اس واقعہ کے راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم نے دن کے وقت تیرہ قبریں کھودیں اور رات کے وقت ان میں سے ایک قبر میں حضرت دانیال علیہ السلام کو دفن کر کے تمام قبریں ایک جیسی کر دیں، تاکہ کوئی پہچان نہ سکے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر کون سی ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے اس وقت کے بادشاہ کو نجومیوں نے بتایا تھا کہ ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو آپ کی حکومت کیلئے خطرے کی گھنٹی ثابت ہوگا۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ مَیں اس بچے کو قتل کروا دوں گا۔ چنانچہ جب حضرت دانیال علیہ السلام پیدا ہوئے تو چند لوگوں نے مل کر آپ علیہ السلام کو شیروں کی کچھار میں چھوڑ دیا۔ لیکن اللہ کی شان کہ شیروں نے آپ علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچایا بلکہ شیروں کے بچے آپ علیہ السلام سے کھیلنے لگے ....اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی حفاظت فرمائی ۔آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا تھا۔ بخت نصر کے بعد جو بادشاہ ہوا، اس کا نام ''نیپو شانے زار'' تھا اس نے ایک مرتبہ عجیب وغریب خواب دیکھا۔ کاہن اور جادوگر اس کی تعبیر بتانے سے عاجز ہوگئے ۔کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ ایک نوجوان ہے جس کا نام دانیال ہے وہ اس خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے ۔بادشاہ نے آپ علیہ السلام کو بلا بھیجا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس خواب کی تعبیر ان پر کھول دی جائے ۔وہ

بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے ان کی بہت عزت کی اور انعام واکرام کا وعدہ کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے انعام کی لالچ نہیں .... میں آپ کے خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ بادشاہ نے اپنا خواب بیان کیا، جو بہت عجیب وغریب اور طویل تھا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے اس کے خواب کی تعبیر بتانا شروع کی۔اس میں قیامت تک آنے والے بڑے بڑے واقعات کا ذکر تھا۔ان واقعات میں پلید ریاست (اسرائیل) کے قیام، بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ اور پھر اس پلید ریاست کے خاتمے کا سال بھی بتایا گیا تھا۔

(اس مضمون کا اکثر حصہ ابن کثیر علیہ السلام کی قصص الانبیاء سے لیا گیا ہے)

وہ صحیفہ جو حضرت دانیال علیہ السلام کی میت کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔اس کا ترجمہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔اس میں آنے والے واقعات کی پیشین گوئیاں درج تھیں۔ان پیشین گوئیوں سے پتا چلتا ہے کہ ۱۹۶۷ء میں یہودی مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرلیں گے اور پلید ریاست (اسرائیل) قائم کردیں گے۔۴۵ سال کے بعد اس پلید ریاست کا خاتمہ ہوجائے گا۔۱۹۶۷ء میں ۴۵ جمع کرلیں تو ۲۰۱۲ء بنتا ہے۔ تفصیل کیلئے مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کی کتاب ''دجال کون؟ کب؟ کہاں؟ کا مطالعہ کیجئے۔حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰۱۲ء میں یہودیوں کے خاتمے کی ابتداء ہوجائے گی۔

یہودیوں کے خاتمے کی ابتداء حضرت امام مہدی کے ہاتھ سے ہوگی اور انتہاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے۔حضرت مفتی صاحب اپنی کتاب ''دجال'' کے صفحہ ۸۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔''عالم عرب کے مشہور حق گو عالم ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن

الحوالی (جنہیں حق گوئی کی پاداش میں متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی ہیں) فرماتے ہیں!''یہ کوئی حتمی سال نہیں ہے، ہاں! اگر یہودی حضرات ہم سے شرط لگانا چاہیں جیسے کہ اہل قریش نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شرط لگائی تھی تو ہم بلا کسی تردد کے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی شرط ہم سے ہار جائیں گے''۔

(یوم الغضب، ترجمہ رضی الدین سید، ص ۱۷۴)

اسی صفحہ پر مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''یہود ... یہ شرط ہاریں یا نہ، ان کا ارضِ فلسطین ہارنا اور آخری بربادی کا شکار ہونا یقینی ہے اور تورات کے مطابق مبارک ہیں وہ لوگ جو تقویٰ اور جہاد پر کاربند رہتے ہوئے مظلوموں کا ساتھ دل، زبان یا ہاتھ سے دیتے ہیں۔ ان کیلئے تنہائیوں میں روتے اور دعائیں کرتے ہیں، ان کیلئے نیک جذبات رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ حشر کے متمنی ہیں۔

۲۰۱۲ء کا حساب کیسے لگایا گیا؟ اس کی تفصیل جاننے کیلئے مفتی صاحب کی کتاب ''دجال'' کے صفحہ ۸۷ تا ۸۹ مطالعہ فرمائیں۔

۲۰۱۲ء کے بارے میں مختلف تہذیبیں اور سائنسدان کیا کہتے ہیں۔ اسے ہم احادیثِ مبارکہ مکمل کرنے کے بعد اخیر میں بیان کریں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁

مہلت کا اختتام

اللہ تعالیٰ زمین پر جو نظام، سسٹم نافذ کرتا ہے، وہ اس کو اپنے ایک دن یا ہمارے ایک ہزار سال کے بعد اٹھالیتا ہے۔اور پھر نئی تدبیر کرتا ہے۔دیکھئے سورہ سجدہ کی آیت نمبر ۵..... يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ترجمہ:''وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے، آسمان سے زمین تک پھر (وہ کام) اس کی طرف رجوع کرے گا، ایک دن میں جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے اس حساب سے جو تم شمار کرتے ہو''۔

بہت سے مفسرین نے اس آیت میں بتائے گئے دن سے مراد قیامت کا دن مراد لیا ہے۔حالانکہ سورہ معارج میں قیامت کے دن کی مقدار فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔یعنی وہ ایک دن تمہارے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔اللہ کا امر نافذ ہونے والا ایک دن قرآن مجید نے ایک ہزار سال کے برابر بتایا ہے۔اس ایک دن کی تشریح سورہ حج کی آیات ۴۶، ۴۷اور ۴۸ میں دیکھئے......

''سو...کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہوجاتے جن سے یہ سمجھنے لگتے یا کان ایسے ہو جاتے جن سے سننے لگتے۔اصل یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتیں بلکہ دل جو سینوں

میں ہیں ...وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں۔اور آپ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی مچارہے ہیں (یعنی عذاب کی خبر پر یقین نہیں کررہے ہیں) حالانکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا اور آپ کے پروردگار کے پاس ایک دن مثل ایک ہزار سال کے ہے۔تم لوگوں کے شمار کے مطابق اور کتنی ہی بستیاں تھیں،جنہیں مَیں نے مہلت دی تھی اور وہ نافرمان تھیں۔پھر مَیں نے انہیں پکڑ لیا اور میری طرف سب کی واپسی ہے''۔سورہ سبا کی آیت نمبر ۲۹ اور ۳۰ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

''اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک دن کا وعدہ ہے۔اس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ (ایک ساعت) آگے بڑھ سکتے ہو۔''

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک ہزار سال کی مہلت دی گئی ہے۔ آپ کہیں گے کہ ایک ہزار سال تو گزر چکے بلکہ ۱۴۳۱ سال گزر چکے ہیں۔ ذرا ٹھہریے....جلدی نہ کیجئے.... پہلے ایک حدیث پڑھ لیجئے،جسے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے.....حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز اور بے حقیقت نہیں ہو جائے گی کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی بھی مہلت عطا نہ کرے'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھا دن کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا! ''پانچ سو سال۔''

یہ وہ بات ہے جس کو بنیاد بنا کر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اس امت کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پندرہ سو سال تک رہے گی۔ (یہ وضاحت علامہ نواب قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کے باب قرب الساعۃ میں درج اس حدیث کی اردو شرح میں کی ہے)۔

مہلت کا اختتام ہوا چاہتا ہے۔ پندرھویں صدی شروع ہوئے ۳۱ سال گزر چکے ہیں۔تقریباً ۷۰ سال باقی ہیں۔اور تقریباً چار سو سال سے امت مسلمہ دنیا بھر میں کفار سے مار کھاتی چلی آرہی ہے۔انہیں کوئی ایسا لیڈر میسر نہیں آیا جو انہیں منصب امامت پر فائز کردے۔اتنی وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی کہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور میں ۸۰۰ سال باقی ہیں تو ہم یہ کہیں گے کہ ایسا کہنے والا دجال کا پیروکار ہی ہوسکتا ہے۔اس لئے کہ اگر حضرت امام مہدی کا ظہور مستقبل قریب میں ہوگیا تو ان کا انکار دجالی سامراج کے علم بردار ہی کریں گے۔

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

شاہ نعمت اللہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کی پیشین گوئیاں

آٹھ سو سال پہلے ایک بزرگ گزرے ہیں، جن کا نام شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ بخارا کے رہنے والے تھے۔ نسباً سید تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ نہایت متقی، پرہیز گار اور صوفی منش بزرگ تھے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والوں کے قلوب ایمان و یقین کے نور سے جگمگا جاتے تھے۔ سینکڑوں چور، ڈاکو، بدکار لوگ آپ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنے والے حالات کے بارے میں پیشین گوئیاں کرنے کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے ۵۴۷ھ میں فارسی زبان میں دو ہزار اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا.... جس میں انہوں نے عالمی حالات کے بارے میں حیرت انگیز پیشین گوئیاں کی تھیں۔ جو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئیں۔ ان پیشین گوئیوں میں برصغیر پر مغلوں کی حکومت، جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوم اور پھر جنگ عظیم سوم کا ذکر بھی موجود ہے، اور یہ جنگیں کن کن ممالک کے درمیان ہوں گی اور کتنا عرصہ تک جاری رہیں گی، اور کتنے لوگ مارے جائیں گے...... مثلاً وہ فرماتے ہیں۔

تا چار سال جنگے افتد بہ بر غربی
فاتح الف بگردو برجیم کے سقانہ

ترجمہ: ''اس کے بعد برِ غربی یعنی یورپ میں چار سال سخت لڑائی ہوگی
جس میں الف (انگلستان) جیم (جرمنی) پر مکاری اور دغابازی سے فتح
پائے گا۔''

نوٹ:...... یورپ کی پہلی جنگ عظیم ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء سے شروع ہوکر گیارہ نومبر ۱۹۱۸ء گیارہ بج کر گیارہ منٹ پر ختم ہوئی۔ جرمنی کو شکست ہوئی اور انگلینڈ کو فتح حاصل ہوئی۔

جنگ عظیم باشد، قتل عظیم باشد
یک صد وسی ویک لک باشد شمار جانہ

ترجمہ: ''جنگ عظیم ہوگی، جس میں قتل عظیم ہوگا اور اس میں ایک کروڑ
اکتیس لاکھ جانیں ضائع ہوں گی۔''

نوٹ:...... برطانیہ کے تحقیقاتی ادارے نے ۱۶ سال کے بعد رپورٹ دی کہ جنگ عظیم میں ایک کروڑ تیس لاکھ سے ایک کروڑ اکتیس لاکھ کے قریب جانیں ضائع ہوئی ہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں......

پس سال بست یکم آغاز جنگ دویم
مہلک ترین زاول باشد بہ جارحانہ

ترجمہ: ''۲۱ سال کے بعد یہ دوسری جنگ عظیم ہوگی، جو اپنی جارحانہ
نوعیت میں پہلی جنگ سے زیادہ مہلک ہوگی۔''

نوٹ:...... پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی اور دوسری جنگ عظیم پورے ۲۱

سال بعد ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی۔ یہ جنگ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو شروع ہوکر ۴ مئی ۱۹۴۹ء کو ختم ہوئی۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مشرق میں ہوگے تو مغرب کی بات چیت سن سکو گے۔ نغمے اور ترانے عرشیانہ طریقے پر غیب سے سنائی دیں گے۔ (ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون وغیرہ کی طرف اشارہ)۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ انگریز ہندوستان کی حکومت چھوڑ دیں گے، مگر اپنی کمینی برائیوں کو ہمیشہ کیلئے بو جائیں گے۔ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ اور مکرو بہانہ سے باہمی رنج وآشوب فتنہ وفساد پیدا ہوجائے گا۔ بے تاج نادان بادشاہ حکومت کرنے لگیں گے (جمہوریت کی طرف اشارہ ہے) اور مہمل قسم کے احکامات جاری کریں گے۔ ہند میں شورش برپا ہوجائے گی۔ آئندہ آنے والے حالات کے بارے میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نیز ہم حبیب اللہ صاحب قراں من اللہ
گرند نصرت اللہ شمشیر از میانہ

ترجمہ: "ساتھ ہی ایک اللہ کا حبیب، اللہ کی طرف سے صاحب قرآن کا درجہ رکھتے ہوئے اپنی تلوار نیام سے نکال کر اقدام کرے گا۔"

ہماری کتاب سے متعلقہ چند مزید اشعار ہم یہاں درج کررہے ہیں۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جان مسلم
خوں می شود درانہ چوں بحر بے کرانہ

ترجمہ: "مسلمانوں کی جائیداد اور جان کافروں کے نزدیک بالکل بے

وقعت ہو جائیں گی۔وہ بے دھڑک مسلمانوں کے خون کے دریا بے حد وحساب بہائیں گے۔''

گردو بنو سلیمان باشند چو فضل رحمان
یعنی کہ قوم افغان باشد صد علانہ

ترجمہ:''بنوسلیمان یعنی قوم افغان اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے باعزت قوموں کی طرح اٹھ کھڑے ہوں گے اور سو گنا زیادہ بہادری سے لڑیں گے۔''

چوں شود در دور آنہا جورو بدعت را رواج
شاہ غربی بہرو فعش عناں پیدا شود

ترجمہ:''جب ظلم و بدعت کو رواج ہو جائے گا،غرب (مغربی پاکستان یعنی موجودہ پاکستان) کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کیلئے حکومت کی اچھی باگ دوڑ سنبھالنے والا ظاہر ہو گا۔''

برمو منان غربی شد فضل حق ہویدا
آید بدست ایشاں مردان کاردانہ

ترجمہ:''مغربی پاکستان کے مسلمانوں پر ذات باری تعالیٰ کا فضل ظاہر ہو گا اوران کے ہاتھ کام چلانے والے ہوں گے۔''

قاتل کفار خواہد شد شہ شیر علی
حامئی دین محمد پاسباں پیدا شود

ترجمہ:''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیروں میں سے ایک شیر کافروں کو قتل

کرنے والا ظاہر ہوگا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا اور ملک کا پاسباں ظاہر ہوگا۔''

بہر صیانت خود از سمت کج شمالی
آید برائے فتح امداد غائبانہ

ترجمہ: ''اپنی امداد کیلئے شمال مشرق سے فتح حاصل کرنے کیلئے غائبانہ امداد آئے گی۔''

آلات حرب و لشکر درکار جنگ ماہر
باشد سہیم مومن بیحد و بے کرانہ

ترجمہ: ''جنگی ہتھیار اور جنگی معاملے میں ماہر لشکر آئے گا۔ مسلمانوں کو بے حد وحساب تقویت پہنچے گی۔''

ایک اور نسخے میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئیاں اس طرح ہیں

کفار موماناں را ترغیب دیں نمایند
از حج چو مانع آیند از خواندن قرآنہ

ترجمہ: ''کافر مسلمانوں کو اپنے طریقے پر چلنے کی ترغیب دیں گے، حج سے روک دیں گے اور قرآن کا پڑھنا بند کر دیں گے۔''

در حین بے قراری ہنگام اضطراری
رحمے کند چوباری بر حال مومنانہ

ترجمہ: ''عین بے قراری اور گھبراہٹ کے وقت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے گا۔''

ناگاہ مومناں راشورے پدید آید
با کافراں نمایند جنگے چو رستمانہ

ترجمہ: ''اچانک مومنوں میں ایک ولولہ اور جرأت پیدا ہوجائے گی اور وہ کفار سے انتہائی دلیری سے جنگ کریں گے۔''

گردو بنو سلیماں باشد چو فضل رحمان
یعنی کہ قوم افغان باشند صد علانہ

ترجمہ: ''پٹھانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوجائے گا اور وہ پوری دنیا میں شہرت حاصل کرلیں گے۔''

ماہ محرم آید باتیغ با مسلماں
سازند مسلم آں دم اقدام جارحانہ

ترجمہ: ''ماہ محرم میں تلوار اٹھا کر مسلمان جارحانہ اقدام کریں گے۔''

بعد آں شود چو شورش در ملک ہند پیدا
عثماں نماید آندم یک عزم غازیانہ

ترجمہ: ''اس کے بعد پورا ہندوستان اٹھ کھڑ ہوگا، اس وقت فیاضانہ دولت خرچ کرنے والے جہاد کیلئے مال خرچ کریں گے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جہاد میں مال کثیر خرچ کیا تھا۔''

نیز ہم حبیب اللہ صاحب قرآں من اللہ
گیرد ز نصرت اللہ شمشیر از میانہ

ترجمہ: ''اس وقت اللہ کا ایک دوست جو اللہ کی طرف سے قرآن حکیم

کے خصوصی علم سے نوازا گیا ہوگا، اللہ کی مدد سے میان سے تلوار نکال کر جہاد کا ارادہ کرے گا۔"

از غازیان سرحد لرزد زمیں چو مرقد
بہر حصول مقصد آئند والہانہ

ترجمہ:"سرحد کے بہادر غازی اس بڑی تعداد میں آجائیں گے کہ زمین کانپنے لگے گی اور وہ مقصد کے حصول کیلئے والہانہ انداز سے پیش قدمی کریں گے۔"

غلبہ کنند ہمچو مور وملخ شباشب
حقا کہ قوم افغاں باشند فاتحانہ

ترجمہ:"وہ ٹڈی دل اور چیونٹیوں کی طرح بہت بڑی تعداد میں راتوں رات حملہ کریں گے۔ حق تو یہ ہے کہ افغاں قوم برابر فتح یاب ہوگی۔"

اعراب نیز آیند از کوہ ودشت ہلموں
بہر حمایت اسلام از ہر طرف روانہ

ترجمہ:"عرب لوگ بھی پہاڑوں جنگلوں اور بیابانوں سے آجائیں گے اور عام مسلمان بھی اسلام کی حمایت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔"

رود اٹک بارہ از خون اہل کفار
پر میشود بیک بار جریان و جاریانہ

ترجمہ:"اٹک کا دریا کفار کے خون سے تیسری دفعہ ایسا بھرے گا کہ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔"

پنجاب شہر لاہور ہم ڈیرہ جات و بنوں

کشمیر ملک منصور گیرند غائبانہ

ترجمہ: ''پنجاب شہر لاہور کے شہری اور بنوں و ڈیرہ جات کے بہادر قبائل کشمیر پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیں گے۔''

نجا شوند افغاں ہم دکنیاں و ایراں

فتح کنند ایہاں کل ہند غازیانہ

ترجمہ: ''افغانی ،دکنی اور ایرانی (بلوچستان کے لوگ) مل کر تمام ہندوستان کو مردانہ وار فتح کر لیں گے۔''

ز گ شش حروفی بقال کینہ پرور

مسلم شود بخاطر از لطیف آن یگانہ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے ایک کینہ پرور ہندو بنیا جس کا نام ''گ'' سے شروع ہوتا ہے اور چھ حروف پر مشتمل ہے، مسلمان ہو جائے گا۔''

خوش می شود مسلماں از لطف و فضل یزداں

کل ہند پاک باشد از رسم کافرانہ

ترجمہ: ''تمام ہندوستان کفر سے پاک ہو جائے گا اور مسلمان اللہ کے فضل اور مہربانی سے خوش ہو جائیں گے۔''

چو ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردو

تجدید یاب گردو جنگ سہ نو بتانہ

ترجمہ: ''ہندوستان کی طرح یورپ کی قسمت بھی خراب ہوجائے گی اور پھراز سرنو تیسری جنگ شروع ہوجائے گی۔''

چو مردمان اتراک ایں مژدہ بشنوند
یک بار جمع آیند برباب عالیانہ

ترجمہ: ''جب ترک ایسی خوش خبریاں سنیں گے تو وہ سب استنبول (باب عالی) پر جمع ہوجائیں گے۔''

قوم فرنسوی را برہم نمودہ اول
با انگلش و اطالین گیرند جنگ نامہ

ترجمہ: ''سب سے پہلے فرانس کو تباہ کریں گے اور اس کے بعد انگلستان اوراٹلی کے ساتھ کئی جنگیں کریں گے۔''

ایں غزوہ تا بہ شش سال باشد ہمہ مدنیاں
خون ریختہ بقرباں سلطاں و غازیانہ

ترجمہ: ''یہ لڑائی چھ سال تک جاری رہے گی اور سلطان اور غازی مسلمان قربان ہوکر اپنا خون بہائیں گے۔(ایسا لگتا ہے کہ یہاں اشعارآگے پیچھے ہوگئے ہیں۔چھ سال تک غزوہ ہند ہوگا)۔''

از دو الف کہ کشتم یک الف الف گردو
را حملہ ساز باشد بر الف مغربانہ

ترجمہ:''ایک الف بدلگام گھوڑے کی طرح سیدھا ہوکر شریک جنگ ہوگا اور''ر''الف مغربانہ پرحملہ کردے گا۔(ایک الف سے مرادامریکہ ہے،''ر''روس الف مغربانہ''انگلینڈ''پرحملہ کرے گا۔''

جیم شکست خوردہ با آ را برابر آمد

آلات نار آرد مہلک جہنمانہ

ترجمہ: ''شکست خوردہ جیم روس کے ساتھ شریک ہوگا اور جہنمی اسلحہ آتش فشاں ساتھ لائے گا۔(جیم ''جرمنی'' روس کے ساتھ اتحاد کر کے خوفناک اسلحہ لائے گا۔''

کاہد الف جہاں کو یک نقطہ رونماند

اللہ کہ رسم و یادش باشد مورخانہ

ترجمہ: ''الف'' دنیا سے اس طرح مٹے گا کہ اس کا ایک لفظ بھی صفحہ ہستی پر سوائے تاریخ کے باقی نہ رہے گا۔(روس انگلینڈ پر ایٹمی حملہ کرے گا جس کے نتیجے میں انگلینڈ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا)۔''

تعزیر غیب یابد محرم خطاب گردو

دیگر نہ سرفراز بر طرز راہبانہ

ترجمہ: ''غیب سے ایسی سزا ملے گی کہ کوئی ان سے بات کرنے کا روادار بھی نہ ہوگا، ان کا عیسائی تمدن پھر کبھی سر نہ اٹھا سکے گا۔''

دنیا خراب کردہ باشند بے ایماناں

گیرند منزل آخر فی النار دوزخانہ

ترجمہ: ''ان بے ایمانوں نے پوری دنیا میں فتنہ وفساد برپا کر رکھا ہوگا اور بالآخر یہ جہنمی آگ کے شعلوں میں ہوجائیں گے۔(اس میں کوئی شک نہیں کہ انگلینڈ پوری دنیا میں فحاشی کو پھیلانے کا ذریعہ بنا ہے)۔''

رازے کہ گفتہ ام من درے کہ سفتہ ام من

باشد برائے نصرت استاد غائبانہ

ترجمہ: ''مَیں نے سربستہ راز جو کہ موتیوں کی طرح سے شعروں میں پرو دیئے ہیں، مسلمانوں کی فتح کیلئے غیبی امداد و نصرت کا کام کریں گے۔''

عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی

کن پیروی خدا را احکام قدسیانہ

''اگر تو ان تمام کاموں کو جلد از جلد ہوتے دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ کی مدد کا خواہاں ہے تو خدا کیلئے اللہ کے احکام کی دل و جان سے پیروی کر۔''

چوں سال بہتری از کانَ زَھُوقاً آید

مہدی عروج سازد درمسند مہدیا

ترجمہ: ''جب آئندہ ''کان زھوقا'' کا سال آئے گا تو مہدی آخر الزماں مسند مہدیانہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔''

ناگاہ بموسم حج مہدی خروج سازد

اک شہرہ خروجش مشہور در زمانہ

ترجمہ: ''اچانک حج کے موسم میں مہدی ظاہر ہوں گے اور ان کے ظہور کی شہرت جہان میں پھیل جائے گی۔''

خاموش باش نعمتؔ اسرار حق مکن فاش

در سال کنت کنزا باشد چنیں بیا

ترجمہ: ''نعمتؔ خاموش ہو جا اور اللہ تعالیٰ کے رازوں کو ظاہر نہ کر سال کنتُ کنزاً ۵۴۷ھ میں یہ اشعار لکھے گئے۔''

محترمہ عطیہ کی پیشین گوئی

ممتاز مفتی اپنی کتاب ''الکھ نگری'' میں لکھتے ہیں کہ ''عطیہ'' جو کہ ایک انتہائی نیک، پڑھی لکھی اور پاکیزہ خاتون تھیں۔ انہیں آنے والے حالات کا الہام ہو جاتا تھا۔ عطیہ نے پیشین گوئی کی تھی کہ......

''مَیں دیکھتی ہوں کہ ایک گھنی داڑھی والا شخص جس کی آنکھیں سبز ہیں.... ڈکٹیٹر بن کر آ رہا ہے اور ہمارے معاشرے کو سدھار کر رکھ دے گا۔'' ص ۷۷۴

عطیہ کہتی ہیں کہ ''اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہونے والا ہے۔ عرشی اور فرشی ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے۔ پاکستان اس دور کا گہوارہ ہوگا۔ مَیں دیکھ رہی ہوں کہ صدر پاکستان کی کرسی خالی پڑی ہے۔ وہاں کالا جھنڈا لگا ہوا ہے جو شخص اس کی جگہ لے گا وہ بہت سخت گیر آدمی ہوگا۔ اس کی داڑھی گھنی ہے، آنکھیں سبز ہیں۔ مَیں دیکھ رہی ہوں کہ ایک خونی جنگ ہوگی۔ مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کشمیر ہمیں مل جائے گا۔ پاکستان کے علاقے میں وسعت ہو گی...... ہم دہلی پر قابض ہو جائیں گے۔''

(میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ اہل پاکستان حال ہی میں ناموس رسالت کیلئے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ انہوں نے معاشی تنگی پر صبر کیا، لیکن آقا کریم کی گستاخی کو برداشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا صلہ خلافت اسلامیہ کی شکل میں دے گا۔ اس کے بالمقابل عرب دنیا معاشی تنگی کو برداشت نہ کر سکی اور حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کو بھی اس کا صلہ دیا جائے گا، لیکن سفیانی کی شکل میں۔ البتہ سفیانی کا خروج اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ ہوگا۔ واللہ اعلم...... (راقم)

ڈنڈے والی سرکار

پروفیسر محمد یوسف عرفان صاحب نے نوائے وقت ۲۲ نومبر ۲۰۰۹ء کے سنڈے میگزین میں ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔جس میں انہوں نے ڈاکٹر نذیر احمد قریشی صاحب (وفات ۱۳ نومبر ۱۹۹۰ء) کی مستقبل کے بارے میں پیشین گوئیوں کا ذکر فرمایا ہے ۔پروفیسر صاحب ....ڈاکٹر نذیر احمد قریشی صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر نذیر احمد قریشی، لاہور کی منفرد روحانی شخصیت تھے۔آپ مسلم لیگ جالندھر کے بانی ،صدر اور تحریک پاکستان کے سرگرم رکن تھے۔ہجرت کے دوران آپ کے تین بیٹے شہید ہوئے۔سردار عبدالرب نشتر اور محمد علی ہوتی آپ کے قریب ترین ساتھی تھے......

ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی مستقبل کی بہت سی پیشین گوئیاں من وعن پوری ہوئیں

مثلاً:......۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کے دن فرمایا'' کہ روسی افواج افغانستان سے شکست کھا کر واپس چلی جائیں گی ۔روسی شکست وریخت کے بعد امریکی عالمی بالادستی اور سپر پاور ہونے کا دورانیہ مختصر ہوگا۔امریکہ کی پچاس ریاستیں ہیں اور یہ ۵۰ ریاستوں میں بٹ جائے گا''۔

پاکستان کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ'' پاکستان سپر پاور بن جائے گا، لیکن اس سے پہلے پاکستان میں حالات انتہائی دگرگوں ہو جائیں گے۔قانون اور

حکومت نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی۔قتل وغارت گری معمول بن جائے گی، جو جس کو چاہے قتل کرتا پھرے گا....کوئی مقدمہ درج نہیں ہوگا۔پورا ملک لاقانونیت کی لپیٹ میں ہوگا۔مگر''ڈنڈے والی سرکار'' دنوں میں حکومتی رٹ قائم کردے گی۔ مذکورہ سرکار کو غیر ملکی امداد نہیں ملے گی اور وہ ملکی وسائل اور پاکستان لوٹنے والوں کی دولت واپس لے کر پاکستان کا نظام کامیابی سے چلائیں گے۔سرحدیں سیل کردیں گے اور ذرائع ابلاغ محدود کردیں گے۔پاکستان کے اندر ہر قسم کی غیر ملکی مداخلت ختم کردی جائے گی۔مذکورہ سرکار زبان سے کم.... بندوق سے زیادہ کام لیں گے۔ پاکستان کو لوٹنے اور نقصان پہنچانے والوں کا قلع قمع کردیں گے۔پاکستان میں امن،سکون،سلامتی اور قانون کی بالادستی ہوگی۔ناانصافی کا تصور بھی نہیں ہوگا۔اور مساجد بھی ایک رنگ ہوں گی۔اذانیں مختلف نہیں ہوں گی۔

مذکورہ ڈنڈے والی سرکار سے قبل پاکستانی پارلیمان مچھلی منڈی بن چکا ہوگا۔وزیر اعظم ادلتے بدلتے رہیں گے۔سیاسی جوڑ توڑ زوروں پر ہوگا۔کشمیر خود مختار بن چکا ہوگا۔جو کبھی پاکستان اور کبھی بھارت سے الحاق کرتا پھرے گا۔بالآخر ڈنڈے والی سرکار کشمیر کا پاکستان سے حتمی الحاق کرے گی۔حکومت افغانستان کے معاملات پاکستانی مفادات کے مطابق سنوار دے گی۔پاکستان بلکہ خطے میں بھارتی مداخلت کے خاتمے کیلئے بھارت سے کامیاب جنگ کرے گی''۔

لونڈیوں کا دمشق کے بازار میں فروخت ہونا

۞...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی لونڈی دمشق کے بازار میں فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ایک عورت ان میں سے) پنڈلی ٹوٹی ہونے کے باعث واپس کردی جائے گی''۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے (جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے لوگوں کی ہوگی) جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطورِ غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں کے اندر ہی خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہ کرسکا۔ بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو مال غنیمت میں حاصل ہوں گی.... فروخت کرے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سفیانی اور اس کا لشکر تو مسلمان ہوگا، پھر ان کی عورتوں کو کیسے باندیاں بنایا جاسکتا ہے؟ اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ سفیانی اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اپنے لئے حلال کرے گا۔ چنانچہ وہ اور اس کے حواری دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ اسی لئے سفیانی کے فتنہ کو فتنہ ارتداد فرمایا۔

ہندوستان کا فتح ہونا

۞...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ کر دیا ہے ......ایک وہ جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی اور ایک وہ جماعت جو عیسیٰ ابنِ مریم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہوگی''۔ (نسائی، کتاب الجہاد و مسند احمد)

۞...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تمہارا (یعنی مسلمانوں کا) ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا۔ جس کو اللہ فتح نصیب فرمائے گا۔ حتیٰ کہ یہ لشکر اہل ہند کے بادشاہوں کو طوق و سلاسل میں جکڑ لائے گا۔ اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابنِ مریم علیہ السلام کو پائیں گے''۔ (کنز العمال بحوالہ نعیم بن حماد)

فائدہ:......اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کی مکمل فتح حضرت امام مہدی کے دور میں ہوگی، جبکہ وہ مرکز شام سے مشرق کے مسلمانوں کی مدد کیلئے ایک لشکر تشکیل دیں گے۔ یہی جماعت ہندوستان کے حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ لائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کردے گی۔ موجودہ حالات میں

پاکستان ،انڈیا اور بنگلہ دیش کے حکمران دین اسلام کے خلاف کام کرر ہے ہیں۔ ممکن ہے یہ حکمران بھی اس جماعت کے ہاتھوں گرفتار کئے جائیں۔

۞...... امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ القرطبی میں حضرت خدیجہ بن الیمان رحمۃ اللہ علیہ سے طویل حدیث نقل کی ہے، جو یہاں سے شروع ہوتی ہے۔

"عن النبی ﷺ قال یبداالخراب فی اطراف الارض الیٰ قولہٖ وخراب السند بالھند وخراب الھند بالصین۔" (الحدیث)

''زمین کے اطراف میں خرابی پیدا ہوگی،آگے چل کر فرماتے ہیں کہ سندھ ہندوستان کے ہاتھوں برباد ہوگا،اور ہندوستان چین کے ہاتھوں برباد ہوگا۔'' (ص۷۹۷ومختصر التذکرۃ العبدالوہاب الشعرانی،ص۱۵۸طبع مصر)

۞...... حضرت نھیک بن الصریم السکونی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!''تم مشرکین سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ تمہارے باقی ماندہ لوگ دجال سے جنگ کریں گے۔تم (دریائے اردن کے) مشرقی جہت میں ہوگے اور وہ مغربی جہت میں ہوں گے''۔ (راوی حدیث کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ اردن اُن دنوں زمین کے کس خطہ پرواقع ہوگا)۔

فائدہ:...... راوی حدیث آج زندہ ہوتے تو اپنی آنکھوں سے اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کو پورا ہونے کی بدایت کو دیکھ لیتے۔دریائے اردن....اردن اوراسرائیل کی سرحد پر واقع ہے، اس کے مشرقی جانب مسلمانوں کی آبادی ہے اور مغربی جانب یہودی آباد ہیں۔اور یہودیوں نے اپنی بستی کے گرد حفاظتی حصار بھی تعمیر کرلیے ہیں۔اور مشرکین سے مراد ہندوستان کے مشرکین ہیں۔

۞......حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ''بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا۔ چنانچہ وہ لشکر ہندوستان فتح کرلے گا اور اس کے خزانے حاصل کرلے گا، تو وہ بادشاہ اس خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ کرے گا اور وہ مجاہدین ہندوستان کے بادشاہوں کو قیدی بنا کر لائیں گے۔ یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کرے گا۔ (تیسری جنگ عظیم، ص ۸۷)

فائدہ:...... یہاں ''بیت المقدس کا بادشاہ'' سے مراد حضرت امام مہدی ہو سکتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

کیا ہندو اسلام قبول کرلیں گے؟

جب ہم کسی بھی ملک یا قوم کے خلاف جہاد کی احادیث پڑھتے ہیں تو یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے نبی آخر الزمان ﷺ کے نائب کے طور پر چنا ہے۔ انسانوں کو جہنم کی طرف دھکیلنا نبی ﷺ اور اس کے نائب کا کام نہیں ہوا کرتا۔ وہ تو لوگوں کو دامن سے پکڑ کر جہنم کے راستے سے کھینچ کر جنت کے راستے پر ڈالتا ہے۔

ہندو ہوں یا عیسائی...... یہودی ہوں یا دہریے.... سب نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں۔ انہیں ہدایت کا راستہ بتانا ہم مسلمانوں کے ذمے ہے۔ آپ ﷺ کے سینے میں امت کا جو درد تھا، اس کی ایک جھلک ہمارے ان اکابرین کے سینوں میں نظر آتی ہے، جو ہندوستان اور مختلف ممالک میں انسانیت کی ہدایت کیلئے شب و روز محنت فرمارہے ہیں۔ اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان ان کی محنت کی بدولت نورِ ہدایت حاصل کرچکے ہیں۔ انہی میں سے ایک حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں۔ جو پھلت ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ایک بڑی تعداد ہندوؤں کی ان کے ہاتھ پر دائرہ اسلام میں داخل ہوچکی ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ جو ہندو بھی مسلمان ہوتا ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح مستقل داعی ہوتا

ہے۔ اپنے عزیز و اقارب اور ملنے جلنے والوں کو ہدایت کا رستہ بتانا اس کا مستقل وظیفہ حیات ہوتا ہے۔ چاہے اس رستے میں اسے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے

حضرت موصوف ان نومسلموں کو روزانہ ایک ہندو مسلمان کرنے کا ٹارگٹ دیتے ہیں اور کئی ایسے خوش قسمت نومسلم ہیں، جو کئی کئی ماہ تک اس ٹارگٹ کو پورا کرتے ہیں۔ان کے واقعات پڑھ کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔ان نومسلموں کے انٹرویوز ''ماہنامہ ارمغان'' میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ان واقعات میں سے ایک واقعہ کا خلاصہ ہم یہاں پیش کررہے ہیں۔

''اس کا نام ہیرا تھا۔وہ مظفر نگر کے ایک نواحی گاؤں میں ایک متعصب ہندو گھرانہ میں پیدا ہوئی۔میٹرک میں پڑھتی تھی کہ ان کے پڑوس کا ایک بدمعاش برہمن لڑکا اسے ورغلا کر بھگا کر لے گیا۔اس بدمعاش کا ایک گینگ کے ساتھ تعلق تھا۔وہ ہیرا کو بڑوت کے ایک جنگل میں اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا۔ وہاں جاکر ہیرا کو اپنی عزت کی فکر ہوئی۔اس گینگ میں ایک مسلمان لڑکا بھی تھا....اس نے ہیرا کو روتے ہوئے دیکھ لیا اور اس سے علیحدگی میں پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ ہیرا نے بتایا کہ وہ کم سمجھی اور کم عمری کی وجہ سے اس کے بہکاوے میں آ گئی۔ اب اسے اپنی عزت کی اور ماں باپ کی فکر ستا رہی ہے۔اس مسلمان لڑکے نے کہا کہ دیکھ مَیں مسلمان ہوں، مَیں تجھے اپنی بہن بناتا ہوں۔مَیں تیری عزت کی حفاظت کروں گا اور تجھے تیرے گھر تک پہنچاؤں گا۔مسلمان اپنے وعدے کے پکے ہوتے ہیں۔مَیں وعدہ پورا کروں گا۔

قصہ مختصر یہ کہ اس نے ہیرا کی عزت کی حفاظت بھی کی اور کسی بہانے سے

اسے اس جنگل سے نکال کر اس کے گھر پہنچا دیا۔اس کے گھر والوں نے اس کے میڈیکل ٹیسٹ کروائے۔جب انہیں تسلی ہوگئی کہ اس کی عزت محفوظ ہے تو گھر رکھ لیا ورنہ وہ اسے مارنے کا پروگرام بنائے بیٹھے تھے۔

ہیرا رہا ہو کر تو آ گئی لیکن وہ اب اس لڑکے کا تذکرہ بہت کرتی۔ پڑوس میں ایک مسلمان خاندان رہتا تھا۔یہ ان کے گھر جانے لگی اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں بہت دلچسپی لینے لگی۔وہاں ایک لڑکی نے اس کو ''دوزخ کا کھٹکا اور جنت کی کنجی'' کتاب دے دی۔مسلمانوں کی کتاب گھر میں دیکھ کر اس کے چچا نے اسے بہت مارا،لیکن اسلام اس کے دل میں گھر کر چکا تھا۔چنانچہ وہ مسلمان ہوگئی اور چپکے سے گھر سے نکل کر پھلت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب کے گھر چلی گئی۔مولانا نے اس کا نام ''حرا'' رکھ دیا۔وہ نماز اور دین کے دوسرے ارکان ذوق وشوق سے سیکھنے لگی۔اسے مولانا صاحب کے گھر بہت پیار ملا....وہ مولانا کو ابی جی کہتی تھی۔سال ڈیڑھ سال کے بعد اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی ماں مرگئی۔وہ صبح کو اٹھی تو بہت روئی....کیا میری ماں جہنم میں جلے گی؟....وہ یہ سوچ کر کانپ اٹھی۔اس نے مولانا صاحب سے اپنے گاؤں جانے کی فرمائش کی۔مولانا نے فرمایا کہ دیکھ وہ تجھے جان سے مار دیں گے،تُو وہاں نہ جا۔لیکن وہ بار بار اپنی ماں کو یاد کرتی اور گھر جانے کی اجازت مانگتی۔مولانا اسے سمجھاتے کہ تم اگر گھر گئی تو وہ تمہیں یا تو جان سے مار دیں گے یا پھر تمہیں دوبارہ ہندو بنا دیں گے۔ایمان کے خطرے سے وہ رک جاتی۔مگر پھر وہ خواب کو یاد کر کے رونے لگتی اور گھر جانے کی ضد کرنے لگتی۔بہت مجبور ہو کر مولانا نے اسے اجازت دے دی،

لیکن یہ سمجھایا کہ تم صرف اپنے گھر والوں کو اسلام کی دعوت دینے کی نیت سے گھر جاؤ اور اگر واقعی تمہیں اپنے گھر والوں سے محبت ہے تو محبت کا سب سے ضروری حق یہ ہے کہ تم ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کرو۔ ہیرا نے کہا کہ وہ تو اسلام کے نام سے بھی چڑتے ہیں وہ ہرگز اسلام قبول نہیں کریں گے (ہیرا کے چچا اور باپ بابری مسجد کو شہید کرنے میں بھی پیش پیش تھے)۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے سینے کو اسلام کیلئے کھول دے گا تو پھر وہ کفر اور شرک سے بھی اسی طرح چڑنے لگیں گے، جس طرح اب اسلام سے چڑتے ہیں۔ اللہ سے دعا کرو اور مجھ سے عہد کرو کہ مَیں گھر اپنی ماں اور گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کی فکر میں جارہی ہوں، اگر تم اس نیت سے جاؤ گی تو اوّل تو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کریں گے اور اگر تم کو تکلیف بھی ہوئی تو یہ وہ تکلیف ہوگی جو ہمارے نبی ﷺ کی اصل سنت ہے اور اگر تمہارے گھر والوں نے تمہیں مار بھی دیا تو تم شہید ہوگی اور شہادت جنت کا مختصر ترین راستہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری شہادت خود ان کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہوگی۔ اگر تم گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کیلئے جان بھی دے دو گی تو تمہارے لئے سستا سودا ہوگا۔

وہ دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے مانگ کر اپنے گھر روانہ ہوگئی۔ اس کے گھر والے اسے دیکھ کر آگ بگولہ ہوگئے۔ اسے جوتوں سے، لاتوں سے، ہر طرح مارا پیٹا۔ اس نے یہ تو نہ بتایا کہ وہ کہاں گئی تھی۔ البتہ یہ بتا دیا کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے۔ اور اب اسے اسلام سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ اس کے چچا اور والد اس پر سختی کرتے لیکن وہ رو رو کر الٹا انہیں اسلام کی دعوت دیتی۔ اس کی ماں بہت بیمار تھی، دو ماہ بعد

وہ مرگئی تو وہ اسے دفن کیلئے مسلمانوں کو دینے کا کہتی رہی۔وہ کہتی کہ اس کی ماں نے اس کے سامنے کلمہ پڑھا ہے،وہ مسلمان ہو کر مری ہے،اسے جلانا بہت بڑا ظلم ہوگا۔مگر اس کے گھر والوں نے اس کی نہ مانی اور اُس کو جلا دیا۔

بالآخر بجرنگ دل والوں کے کہنے پر اس کے چچا اور والد اس کو جان سے مار دینے پر تیار ہو گئے۔ایک دن گاؤں سے باہر ندی کے کنارے پانچ فٹ گہرا گڑھا کھودا۔ بوا کے گھر دوسرے گاؤں لے جانے کے بہانے اسے لے کر چلے۔ چلنے سے پہلے وہ نہائی،نئے کپڑے پہنے،پھر چچا سے کہنے لگی کہ چچا آخری نماز تو پڑھ لینے دو۔جلدی سے نماز کی نیت باندھ لی،تسلی سے نماز پڑھی اور خوشی خوشی دلہن سی بن کر چچا اور باپ کے ساتھ چل دی۔آبادی سے دور الگ راستہ پر جانے کے باوجود اس نے یہ نہیں کہا کہ بوا کا گھر تو اس طرف نہیں۔البتہ نہر کے بالکل قریب پہنچ کر ہنس کر اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ مجھے بوا کے گھر لے جا رہے ہیں یا پیا کے گھر

گڑھے کے قریب پہنچ کر چچا نے یہ کہہ کر ”تو ہمیں کیا آگ سے ڈرائے گی خود آگ کا مزہ چکھ“ گڑھے میں دھکا دے دیا۔پانچ لٹر پٹرول اس کے اوپر چھڑک کر آگ لگا دی۔ریشمی کپڑوں میں آگ ایک دم بھڑک اٹھی۔وہ گڑھے میں کھڑی ہوئی اور جلتی آگ میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے چیخی ”میرے اللہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا....میرے اللہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں نا....میرے اللہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا....اپنی حرا سے بہت پیار کرتے ہیں نا....ہاں میرے اللہ آپ غارِ حرا سے بھی محبت کرتے ہیں اور گڑھے میں جلتی حرا سے بھی محبت کرتے ہیں نا....آپ کی محبت کے بعد مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں“۔اس کے بعد اس نے

زور زور سے کہنا شروع کیا ''پتا جی اسلام قبول کر لینا، چاچا مسلمان ضرور ہو جانا، چاچا مسلمان ضرور ہو جانا''۔

باپ تو پھر باپ ہوتا ہے، دل پسیج گیا۔ چچا کو کہنے لگا کہ بچی ہے، ایک مرتبہ سمجھا کر دیکھ لیتے ہیں۔ چچا کے سینے میں تو گویا بھیڑیئے کا دل تھا۔ غصہ سے پلٹ کر چل پڑا۔ تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ گڑھے سے زور زور سے لا الہ الا اللہ کی آوازیں آنے لگیں......وہ تو اپنے فریضہ کو ادا کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی اور باپ اس صدمے کو برداشت نہ کر سکا اور بیمار پڑ گیا۔ یہ بیماری اس کی جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرنے سے دو دن پہلے حرا کے چچا کو بلایا اور کہا کہ ہم نے زندگی میں جو کیا، سو کیا۔ مگر اب میری موت حرا کے دھرم پر جائے بغیر نہیں ہو سکتی....تم کسی مولانا صاحب کو بلا لاؤ چچا بھی بھائی کے حال کی وجہ سے ٹوٹ سا گیا تھا۔ چچا مولانا صاحب کو بلا کر لایا۔ انہوں نے کلمہ پڑھنے کو کہا، اس نے اسی وقت کلمہ پڑھا۔ اپنا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا اور کہا کہ مجھے مسلمانوں کے طریقے پر دفن کرنا۔

چچا نے اپنے بھائی کی آخری خواہش پوری کرنے کیلئے یہ کیا کہ انہیں علاج کے بہانے دہلی لے گیا۔ وہاں ہسپتال میں داخل کروا دیا، وہیں ان کی موت واقع ہوئی، وہ بہت اطمینان سے مرے۔ پھر ہمدرد کے ایک ڈاکٹر صاحب کو تمام صورت حال بتائی۔ انہوں نے وہاں سنگم وہار کے کچھ مسلمانوں کو بلا کر ان کے دفن وغیرہ کا انتظام کیا۔

یہ پورا قصہ حرا کے چچا نے سنایا....جو بعد میں خود بھی مسلمان ہو گیا۔ اور زور و شور کے ساتھ دعوت کے کام میں مصروف ہو گیا۔ حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتہم کی بات سچ ثابت ہوئی کہ ''جس طرح وہ اب اسلام سے نفرت کرتے

ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد اسی طرح کفر و شرک سے نفرت کریں گے''۔

یہ ایک واقعہ ہے ۔اس جیسے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات ہندوستان میں پیش آرہے ہیں ۔ ہندوستان میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے ۔وہ دن دور نہیں جب حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی ہندوستان کے بارے میں یہ پیشین گوئی پوری ہوجائے گی کہ......

''افغانستان ،ایران اور دکن کے مجاہدین مل کر پورا ہندوستان فتح کر لیں گے۔قوم افغان راتوں رات چیونٹیوں کی طرح غلبہ پائے گی۔ پورا ہندوستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہوجائے گا''۔

(یہاں ایران سے مراد بلوچستان کا علاقہ ہے......راقم)

ہندوؤں کا عقیدہ

ہندو خواص کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ایک دن پوری ہندو قوم قرآن پر ایمان لے آئے گی۔لیکن یہ بھی ان رازوں میں سے ہے ، جنہیں ہندو عوام اور بالخصوص مسلمانوں سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔

ہندو تہذیب پر لکھنے والا انگریز رائٹر ڈیو بائس لکھتا ہے......

''جب برہمن اپنے بچوں کو اپنا وارث بناتے ہیں تو بچے کو اس طرح بٹھاتے ہیں کہ اس کا منہ مشرق کی طرف ہو اور خود مغرب کی طرف منہ کرکے اپنے بچے کے کان میں سرگوشی کرتے ہیں ۔''اے بیٹے یاد رکھنا خدا ایک ہے ،وہی پیدا کرنے والا پالنے والا اور بچانے والا ہے ۔اور

برہمن کو خفیہ طریقے سے اس کی عبادت کرنی چاہئے۔لیکن یہ بھی جان لو کہ یہ ایک ایسا راز ہے جو اگر تم نے لوگوں کے سامنے بیان کردیا تو تمہاری خوش قسمتی کے دن ختم ہو جائیں گے''۔

(Hindu Manners, Customs and Cermonies by Dubios)

''ان کہی''

یہ بات بھی ہندوؤں میں مسلمانوں سے راز میں رکھی گئی کہ جان کنی کے وقت نزع کی تکلیف سے بچانے کیلئے مرنے والے کے کان میں ''ان کہی'' کی سرگوشی کی جاتی تھی۔بیان کیا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں ہندو حضرات پر جب نزع کا عالم طاری ہوتا تھا تو انہیں پلنگ سے اٹھا کر زمین پر لٹا دیا جاتا تھا....اور نزع کی تکلیف سے بچانے کیلئے چپکے چپکے مرنے والے کے کان میں ''ان کہی'' کہی جاتی تھی مگر اس کے الفاظ عام ہندوؤں کو معلوم نہیں تھے۔لیکن اکبر اعظم کے عہد میں ایک برہمن نے یہ الفاظ بتا دیے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ الفاظ اتھر وید میں موجود ہیں۔

وہ الفاظ یہ ہیں......

لا الہٰ ہرنی پاپن الا لمبا پرم پدم
جنم بیکنٹھ پراب ہوتی تو جپے نام محمدم

ترجمہ: ''لا الہ کہنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔الا اللہ کہنے سے پرم پدوی (امامت عالم) مل جاتی ہے۔اگر ہمیشہ کی بہشت چاہتے ہو تو محمد ﷺ کا نام جپا کرو''۔(اگر اب بھی نہ جاگے تو.....ص ۱۸۱)

جس کا انتظار تھا وہ آچکا ہے!

''کلکی اوتار'' بھارت میں شائع ہونے والی ایک پڑھے لکھے، عالم فاضل ہندو پنڈت کی کتاب ہے۔ جس میں مصنف نے ہندوؤں کی مذہبی مقدس کتابوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق جس آخری اوتار کی آمد کے منتظر ہیں اور جو ان کے عقائد کے مطابق نہ صرف ان کا بلکہ پوری دنیا کا نجات دہندہ ہے.....وہ حضرت محمد ﷺ کے روپ میں اب سے بہت پہلے آچکا ہے۔

کتاب اگر کسی مسلمان نے لکھی ہوتی تو شاید اب تک اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا ہوتا یا قتل ہو گیا ہوتا۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ کتاب ہندو پنڈت نے لکھی ہے، جس کا نام ہے ''پنڈت وید پرکاش اپادھیائے'' جو ایک اچھی شہرت کے مالک دانشور ہیں۔

''کلکی اوتار'' کے یہ مصنف بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں۔ الٰہ آباد یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ کتاب انہوں نے برسوں کی تحقیق کے بعد لکھی ہے اور اشاعت سے قبل کم از کم آٹھ دوسرے فاضل پنڈتوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد پنڈت وید پرکاش کے دلائل سے کلی اتفاق کیا ہے۔ اور مصنف کی طرف سے پیش کئے جانے والے تمام نکات کو درست قرار دیا ہے ہندوؤں کے مذہبی عقیدے کے مطابق ہندو دنیا ''کلکی اوتار'' کے راہبر اور

راہنما کی حیثیت سے منتظر ہیں ۔لیکن اس اوتار کی جو تعریف ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بیان کی گئی ہے اور ویدوں اور اپنشدوں میں جو نشانیاں ،علامتیں اور وضاحتیں موجود ہیں، ان پر حضرت محمد ﷺ پورے اترتے ہیں ۔ پروفیسر موصوف کا کہنا ہے کہ اس وجہ سے تمام ہندوؤں پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اس موعودہ اوتار کا انتظار چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کو آخری اوتار تسلیم کر لیں ۔

اب آیئے ان نکات کی طرف ....جن کی بناء پر پنڈت وید پرکاش نے نبی آخر زمان ﷺ کو ہندوؤں کا آخری اوتار قرار دیا ہے ،جس کا وہ صدیوں سے انتظار کر رہے ہیں ۔مجموعی طور پر مصنف نے متعدد نکات پیش کیے ہیں ،مگر اس کے سات اہم نکات درج ذیل ہیں ۔

1 ....ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کلکی اوتار اس دنیا میں اللہ کے آخری پیغام بر ہوں گے اور وہ پوری دنیا کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے ۔

2 ....ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق اس اوتار کی پیدائش ایک جزیرے پر ہو گی ۔اور ہندو مذہب کی روایت کے مطابق اس کو جزیرہ نمائے عرب کہا جاتا ہے

3 ....ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق کلکی اوتار کے والدین کے نام کے سلسلے میں والد کا نام ''وشنو بھگت'' اور ماں کا نام ''سومتی'' بتایا گیا ہے ۔اگر ان ناموں کے معانی پر غور کیا جائے تو ان کے بڑے عجیب نتائج سامنے آتے ہیں ۔ وشنو (یعنی خدا) + بھگت (یعنی غلام) یوں اردو میں والد کا نام ''خدا کا غلام'' ہے، پنجابی میں ''اللہ کا بندہ'' عربی میں ''عبداللہ'' کا مطلب یہی بنتا

ہے۔ سومتی (امن اور سکوت یا قرار) حضور ﷺ کی والدہ کا نام ''آمنہ'' تھا۔عربی میں جس کے معنی امن اور قرار کے ہیں۔

4 ...... ویدوں میں جو پیش گوئی کی گئی ہے کہ کلکی اوتار کی پیدائش ایک نہایت معزز اور باوقار قبیلے میں ہو گی۔ یہ تعریف قبیلہ قریش پر پوری طرح صادق آتی ہے، جس سے آپ ﷺ کا تعلق تھا۔

5 ...... ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں واضح طور سے کہا گیا ہے کلکی اوتار کو خدا اپنے پیغام رساں (فرشتے) کے ذریعے تعلیم دے گا اور یہ عمل ایک غار میں پورا ہوگا۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ غارِ حرامیں پیغام رساں فرشتے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ ﷺ تک پیغام خداوندی پہنچا۔

6 ...... مقدس ...ہندو مذہبی کتابوں اور اپنشدوں کے مطابق اللہ اس اوتار کو ایک انتہائی برق رفتار گھوڑا سواری کیلئے دے گا ،جس پر وہ دنیا بھر کا سفر کرے گا اور آسمانوں کی سیر بھی کرے گا۔ فاضل مصنف نے اس موقعہ پر وضاحت سے بیان کیا ہے کہ یہ واضح اشارہ رسول اللہ ﷺ کے گھوڑے براق اور معراج کے سفر کی طرف ہے۔

7 ...... اللہ اپنے اوتار کو معجزائی امداد بہم پہنچائے گا۔ مصنف نے وضاحت کی ہے کہ یہ جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ (اگر اب بھی نہ جاگے تو ......ص ۲۲۹)

اب ہم آتے ہیں قرآن وحدیث کی طرف ۔کیا قرآن وحدیث میں اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ یہ قوم (ہندو قوم) اپنے ہی صحائف کے ذریعے قرآن پر ایمان لے آئے گی؟

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا! ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہارے نزدیک سب سے عجیب اور عزیمت والی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! ''فرشتے'' فرمایا! (ان کے ایمان میں کیا عجیب بات ہے؟) وہ ایمان کیوں نہ لائیں جب کہ وہ اپنے پروردگار کے قریب رہتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ فرمایا! وہ ایمان کیوں نہ لائیں جب کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! پھر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہم لوگ ہیں۔ فرمایا! تم ایمان کیوں نہ لاتے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک تمام مخلوقات میں ایمان کے اعتبار سے قوی اور عجیب ترین حقیقتاً ایک قوم ہوگی وہ میرے بعد ہوگی۔ وہ کچھ صحیفے پائیں گے۔ ان (صحائف) میں ''کتاب'' ہے جو کچھ ان (صحائف) میں ہے اس پر وہ ایمان لائیں گے۔

(اگر اب بھی نہ جاگے تو.... ص ۱۹۹ بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ باب ثواب ہٰذہ الامہ)

مندرجہ بالا حدیث میں کتاب سے مراد قرآن ہے۔ یعنی ان کو ان صحائف میں قرآن نظر آئے گا۔ اس مفہوم کو تقویت مندرجہ ذیل آیت سے بھی ملتی ہے

''بے شک یہ (قرآن) اولین صحیفوں میں ہے'' (سورۃ الشعراء ۱۹۶)

دیکھا آپ نے یہ قوم براہ راست قرآن پر ایمان نہیں لائے گی، بلکہ پہلے وہ اپنے صحائف کو پائے گی۔ یعنی یہ وہ قوم ہوگی جو اپنے صحائف سے کٹی ہوئی ہوگی اور گویا انہیں دوبارہ پالے گی۔ ان صحائف میں اسے قرآنی تعلیمات نظر آئیں گی اور

اس رخ سے وہ اسلام قبول کر لے گی اور اس طرح اس قوم کا ایمان عجیب ترین ہو گا۔ حضرت مولانا شمس نوید عثمانی دامت برکاتہم کی تحقیق کے مطابق وہ قوم ہندو قوم ہے جن کے پاس آسمانی صحائف ہیں، جنہیں وہ آدگرنتھ کا نام دیتے ہیں۔ آدگرنتھ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ٹھیک وہی ہیں جو عربی میں صحف اولیٰ کے ہیں، یعنی اولین صحائف۔ ان آدگرنتھ میں آخری اوتار یعنی نبی کریم ﷺ کا اور قرآن پاک کا ذکر موجود ہے۔ ہندو قوم سے ان کے پنڈتوں نے ان تعلیمات کو دور رکھا ہوا ہے۔ حال ہی میں ہندوستان میں سنسکرت زبان کو حکومتی سطح پر رواج دیا جا رہا ہے۔ امید ہے آئندہ آنے والے ایام میں یہ قوم حقیقت کو پا لے گی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ انڈیا کے معروف پنڈت پروفیسر وید پرکاش اپادھیائے نے اپنی کتاب ''کلکی اوتار اور نبی کریم ﷺ'' میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ہندو قوم جس اوتار کا انتظار کر رہی ہے وہ نبی آخر زماں حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ ان پر ایمان لے آئیں

یہاں پہنچ کر میں ایک گزارش اور کرنا چاہوں گا۔ وہ یہ کہ جب ہم غزوہ ہند کی احادیث پڑھتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم خود ہندوستان کے باسی ہیں۔ ہندوستان.... پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈیا کا نام ہے۔ ہندوستان میں بسنے والے مسلمان ہمارے بھائی ہیں اور ہندو قوم آپ ﷺ کی امتِ دعوت ہے۔ انہیں دعوت اسلام دینا امتِ اجابت کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم نے یہ ذمہ داری نبھائی ہوتی تو تقسیم ہند میں لاکھوں مسلمان بے دردی سے شہید نہ ہوتے اور نوے ہزار مسلمان عورتیں بے آبرو نہ ہوتیں۔ اور آج ہندوستان پر اسلامی خلافت قائم

ہوتی..... خیر جو ہو گیا اسے کوئی واپس نہیں لاسکتا۔البتہ ہمارے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ہم دعوت اور جہاد کی طرف لوٹ آئیں ....اب بھی وقت ہے۔صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوانہیں کہتے۔ چاہئے تو یہ تھا ہم ہندوستان میں ایسی داعیانہ زندگی گزارتے کہ ہندو قوم ہم سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتی۔لیکن ہم نے نہ صرف یہ کہ مجرمانہ غفلت برتی بلکہ اپنے معاشرتی زندگی کو ترک کرکے ہندوانہ رسم ورواج کو اختیار کرلیا۔کسی نے سچ کہا ہے کہ جو قوم داعی بن کر زندگی نہیں گزارتی وہ مدعو بن جاتی ہے۔

اس عنوان کو مَیں نے قدرے تفصیل سے اس لئے تحریر کیا ہے کہ ہم ہندوستان (پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈیا) کے رہنے والے ہیں۔ہمارے دل میں ہندوؤں کو ماردینے کا جذبہ تو ہے لیکن انہیں ہمیشہ کی جہنم سے بچانے کا جذبہ نہیں ہے۔دعوت اور جہاد میں جوڑ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

امریکہ کی شکست اور ترکی کا فتح ہونا

❁......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
''قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہے گا کہ اہل روم (امریکہ ویورپ) اعماق یادابق کے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ان کی طرف مدینہ سے ایک لشکر پیش قدمی کرے گا، جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں ہوگا۔جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں ....تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیج دو۔مسلمان کہیں گے کہ نہیں ...واللہ نہیں ،ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔اس پر وہ ان سے جنگ کریں گے۔اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہوں گے ،جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہیں کرے گا (یعنی ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوگی) اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، جو اللہ کے نزدیک افضل شہداء ہوں گے اور باقی ایک تہائی فتح حاصل کرلیں گے۔ (جس کے نتیجہ میں) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔اس کے بعد جلد ہی یہ لوگ قسطنطنیہ (ترکی) کو فتح کرلیں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی یہ لوگ مال غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں (بستیوں) میں

گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر (دجال کے مقابلے کیلئے ترکی سے) روانہ ہو جائے گا اور یہ خبر اگرچہ غلط ہوگی ،لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا۔ ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں سیدھی کرنے ہی میں مشغول ہوں گے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائے گی اور فوراً ہی بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کے امیر کو ان کی امامت کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کو چھوڑ بھی دیتے تب بھی وہ گھل گھل کر ہلاک ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کو انہی کے ہاتھ سے قتل کریں گے اور وہ لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے جو اِن کے حربہ میں لگ گیا ہوگا''۔ (صحیح مسلم)

فائدہ:...... راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اعماق فرمایا یا دابق۔ اعماق اگرچہ جمع کا صیغہ ہے لیکن مراد اِس سے ''عمق'' ہے اور عمق ایک مقام کا نام ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ''اعماق اور دابق شہر حلب کے قریب دو مقام ہیں اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ سے ایک لشکر عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے نکلے گا، اس سے مدینتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں، بلکہ شہر حلب مراد ہے، جو شام میں ہے'' صاحب مظاہر حق نے بعض علماء کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ مدینہ سے شہر دمشق مراد ہے اور مدینتہ الرسول مراد لینا ضعیف قول ہے۔ ایک دوسری حدیث سے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے......

۞......حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگوں (مسلمانوں) کیلئے تین پناہ گاہیں ہیں۔ جنگ عظیم جو کہ عمق انطاکیہ میں ہوگی اس

میں پناہ گاہ دمشق ہے۔ دجال کے خلاف پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج کے خلاف پناہ گاہ طُور پہاڑ ہے۔

(تیسری جنگ عظیم اور دجال، ص۹۴ بحوالہ: رواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء)

فائدہ:...... اس حدیث سے ایک اور بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بتائی گئی جنگ جو عمق میں ہوگی.....وہ جنگ عظیم ہوگی۔ مدینہ سے مراد اگر مدینۃ الرسول لیا جائے تو اس جدید دور میں یہ بات سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ مجاہدین کا ایک لشکر افغانستان سے پیش قدمی کرتا ہوا عراق اور سعودی عرب پہنچ کر جنگ کر سکتا ہے تو مدینہ منورہ سے پیش قدمی کرتا ہوا شام میں پہنچ کر جنگ کیوں نہیں کر سکتا؟ ''رومی کہیں گے کہ ہم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے جو ہمارے لوگوں کو قید کر لائے ہیں'' یہ کون لوگ ہوں گے جو رومیوں (اتحادیوں) کے لوگوں (کمانڈوز) کو گرفتار کر لائیں گے؟ اس سلسلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ یہ افغانستان کے مجاہدین ہوں گے جو اتحادیوں کے کمانڈوز کو گرفتار کرلیں گے، اور ملک شام میں حضرت مہدی کی مدد کیلئے جائیں گے......(واللہ اعلم)

۞...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (مشکوٰۃ باب الملاحم رواہ ابوداؤد)

فائدہ:...... اگر یہ محاصرہ وہی ہے جس کا ذکر اوپر حدیث میں کیا گیا ہے تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مدینہ سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

◆ ◆ ◆ ◆

مسلمانوں کی فتح عظیم (ملحمۃ الکبریٰ)

۞......قیامت قائم ہونے سے پہلے ایسا ضرور ہوگا کہ نہ میراث تقسیم ہوگی اور نہ مال غنیمت پر خوشی ہوگی۔ پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا......

''شام کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ایک زبردست دشمن جمع ہوکر آئے گا اور دشمن سے جنگ کرنے کیلئے مسلمان بھی جمع ہو جائیں گے اور اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلہ میں بھیجیں گے، جس سے یہ طے کرلیں گے کہ یا مرجائیں یا فتح یاب ہوں گے۔ چنانچہ دن بھر جنگ ہوگی۔ حتیٰ کہ جب رات ہو جائے گی تو لڑائی بند ہو جائے گی اور ہر فریق میدان جنگ سے واپس ہو جائے گا۔ نہ اسے غلبہ ہوگا، نہ وہ غالب آئیں گے اور دونوں فریقوں کی فوج (جو آج لڑی تھی) ختم ہو جائے گی۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایسی جماعت کا انتخاب کر کے بھیجیں گے، جس سے یہ طے کرلیں گے کہ مرے بغیر یا فتح یاب ہوئے بغیر نہ لوٹیں گے۔ اس روز بھی دن بھر جنگ ہوگی ....حتیٰ کہ رات دونوں فریقوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور کسی کو بھی فتح نہ ہوگی۔ یہ بھی بغیر غلبہ واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ اور اس روز بھی لڑنے والی دونوں فریقوں کی فوج ختم ہو جائے گی۔ تیسرے دن پھر مسلمان ایک جماعت کا انتخاب کر کے میدان جنگ میں بھیجیں گے اور ان سے بھی یہی شرط لگائیں گے کہ مرجائیں گے یا غالب ہوکر آئیں گے۔ چنانچہ شام تک جنگ ہوگی اور یہ دونوں فریق اس روز بھی برابر لوٹ آئیں گے۔ نہ

یہ غالب ہوں گے نہ وہ اور اس روز بھی جنگ کرنے والی جماعتیں ہر دو طرف کی ختم ہو جائیں گی۔ چوتھے روز بچے کھچے سب مسلمان جنگ کیلئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس روز ایسی زبردست جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ نہ دیکھی گئی ہوگی۔ اس جنگ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے والوں کی لاشوں کے قریب ہو کر پرندہ گزرنا چاہے گا، مگر (بدبو کی وجہ سے یا نعشوں کے پڑاؤ کی لمبی مسافت کی وجہ سے اڑتے اڑتے) مر کر گر پڑے گا (اور نعشوں کے اول سے آخر تک نہ جاسکے گا) اور جنگ میں شریک ہونے والے لوگ اپنے اپنے کنبہ کے آدمیوں کو شمار کریں گے تو فیصدی ایک شخص میدان جنگ سے بچا ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ بتاؤ اس حال میں مال غنیمت لے کر دل خوش ہوگا اور کیا ترکہ بانٹنے کو دل چاہے گا؟ پھر فرمایا کہ جنگ سے فارغ ہو کر آدمیوں کے شمار میں لگے ہوں گے کہ اچانک ایک ایسی جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ (اور ابھی اس خبر کی طرف توجہ بھی نہ کر پائیں گے) دوسری خبر یہ معلوم ہوگی کہ دجال نکل آیا ہے۔ جو ہمارے بچوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر اپنے ہاتھوں سے وہ مال و دولت پھینک دیں گے، جو اِن کے پاس ہوگا۔ اور اپنے گھروں کی خبر گیری کیلئے اپنے آگے دس سوار بھیج دیں گے تاکہ دجال کی صحیح خبر لائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَیں ان کے اور ان کے والدین کے نام اور گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

فائدہ:...... اگرچہ اس حدیث میں حضرت مہدی کا ذکر نہیں۔ تاہم علماء محققین نے اسے بھی حضرت مہدی کے دور کی جنگ فرمایا ہے۔ اور یہ جنگ شام میں

مجدون نامی پہاڑ کے قریب لڑی جائے گی۔ جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اثر میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ جس میں مسلمانوں کو عظیم فتح ہوگی اور جو یہ فرمایا کہ ابھی اس جنگ سے فارغ ہو کر آدمیوں کے شمار میں لگے ہوں گے کہ اچانک ایک ایسی جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ جنگ کون سی ہو گی؟ اس کی تفصیلات ہمیں کہیں سے نہیں ملیں۔ ہو سکتا ہے یہ روس اور امریکہ کی ایٹمی جنگ ہو جس کا ذکر حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پیشین گوئیوں میں کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس جنگ میں امریکہ اور انگلینڈ اتحادی ہوں گے جو روس اور جرمنی کے خلاف جنگ کریں گے۔ روس انگلینڈ پر ایسا بم پھینکے گا جس سے پورا انگلینڈ تباہ ہو جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۞...... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''جنگ عظیم اور شہر قسطنطنیہ کی فتح میں چھ سال کا عرصہ لگے گا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔ (تیسری جنگ عظیم اور دجال، ص۹۴ بحوالہ ابن ماجہ)

۞...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''جنگ عظیم (ملحمة الکبریٰ) فتح قسطنطنیہ (ترکی) اور خروج دجال سات ماہ کے اندر اندر ہو جائے گا۔ (ترمذی و ابوداؤد)

فائدہ:...... علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چھ سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ (فتح الباری)

۞...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی بربادی کا باعث ہوگی اور مدینہ کی بربادی

فتنہ اور بہت بڑی جنگ (جنگ عظیم) کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور بہت بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ کا سبب ہوگی اور فتح قسطنطنیہ خروج دجال کا سبب ہوگی''۔ (ابوداؤد شریف)

فائدہ:......اس حدیث شریف میں واقعات کی ترتیب بتائی گئی ہے۔

① ......بیت المقدس کی آبادی: یہودیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کے بعد وہاں سینکڑوں بستیاں آباد کرلی ہیں۔ اب ان کی ناپاک نظریں مدینہ منورہ پر لگی ہوئی ہیں۔ خلیج کی جنگ میں اتحادی افواج کا جزیرۃ العرب میں آنا اسی منصوبے کا حصہ ہے۔

② ......بیت المقدس پر یہودی قبضہ کے بعد مدینہ منورہ کی بربادی کا الم ناک واقعہ پیش آئے گا، جو کہ یہودیوں کے تیارکردہ لیڈر سفیانی کے ہاتھوں ہوگا۔ لیکن سفیانی کا مدینہ منورہ پر قبضہ مختصر عرصہ کیلئے ہوگا۔ انہی دنوں حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ سفیانی کا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت امام مہدی سفیانی کو گرفتار کر کے ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کر دیں گے۔

③ ......اس ذلت آمیز شکست کے بعد امریکہ پوری دنیا کو ورغلا کر حضرت مہدی کے خلاف جمع کر لے گا۔ ملک شام مجیدو نامی پہاڑ کے قریب جنگ عظیم ہوگی، جس میں مسلمانوں کو فتح عظیم ہوگی۔

④ ......اس فتح کے بعد مسلمان ترکی کو فتح کریں گے۔

⑤ ......مسلمانوں کی پے در پے فتح اور یہود و نصاریٰ کی شکست و ریخت کے نتیجے میں دجال غصہ سے لبریز ہوکر خروج کرے گا۔ اور پوری دنیا میں فساد برپا کرے گا۔ اس کا قیام دنیا میں تقریباً ایک سال دو ماہ رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر اسے قتل کر دیں گے۔

۲۰۱۲ء تہذیبیں کیا کہتی ہیں؟

تفصیل پڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ غائب کا علم فقط اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اندازے قائم کرکے کوئی بات بتا دینا غائب کا علم نہیں کہلاتا۔ وہ اندازہ ٹھیک بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی۔ اس کی مثال یوں سمجھئے...... کوئی شخص اپنے تجربے یا فاصلے اور رفتار کا حساب لگا کر یہ کہتا ہے کہ یہ گاڑی لاہور سے ایک بجے چل کر ٹھیک تین گھنٹوں کے بعد چار بجے جھنگ کی حدود میں داخل ہوجائے گی، تو اسے غائب کا علم نہیں کہتے۔ راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوئی تو اس کی یہ پیشین گوئی پوری ہوجائے گی۔ اسی طرح محکمہ موسمیات کی پیشین گوئیوں کا حال ہے۔ محکمہ موسمیات پیشین گوئی کرتا ہے کہ سائبیریا کی ہوائیں فلاں مہینے میں پاکستان میں داخل ہوجائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اگر راستے میں ان ہواؤں کا رخ تبدیل کردے تو محکمہ موسمیات کی یہ پیشین گوئی غلط ہوجائے گی۔ حساب لگا کر یا دیکھ کر کوئی پیشین گوئی کردینا غائب کا علم نہیں کہلاتا۔ یہاں ایک نقطہ اگرچہ ہمارے موضوع سے ہٹ کر ہے.... لیکن دلچسپی سے خالی نہیں، وہ یہ کہ ''ماؤں کے رحموں میں کیا ہے اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں'' دنیا بھر میں کتنی مخلوق بستی ہے، ان میں جتنی مادائیں ہیں، ان کے رحموں میں کیا ہے؟ کوئی سائنسدان الٹرا ساؤنڈ یا کسی اور جدید طریقے سے دیکھ کر یا اندازے لگا کر بتا دے تو اسے غائب کا علم نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ کا

دعویٰ اٹل ہے ،اسے کوئی شخص کسی بھی دور میں چیلنج نہیں کر سکتا۔ سائنسدان چند ماداؤں کے رحموں کے متعلق تو بتا دیں گے (وہ بھی دیکھ کر) لیکن لاکھوں مخلوق کے رحموں میں کیا ہے؟ یہ کیسے بتائیں گے؟ ۲۰۱۲ء کے بارے میں تہذیبیں کیا کہتی ہیں؟اسے بیان کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہمارا اِن پر اعتقاد ہے۔ بلکہ ہم بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں ایک بڑی تبدیلی کا نظریہ دنیا میں پائے جانے والے قدیم مذاہب اور تہذیبوں میں پایا جاتا ہے۔
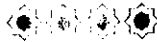
Nibru/Planet-x......اور۲۰۱۲ء

۲۰۱۲ء کے بارے میں مختلف تہذیبوں نے کیا پیشین گوئیاں کی ہیں یہ جاننے سے پہلے ہم ایک سیارے کا تعارف کروانا چاہیں گے جسے Nibru یا Planet-x کہا جاتا ہے۔ ۱۸۴۱ء میں ماڈرن سائنس نے پہلی مرتبہ Planet-x کے وجود کی تصدیق کی ۔یہ وہ Planet ہے جس کی سومیرئن تہذیب کے پیشواؤں نے ۴۵۰۰ ق م میں خبر دی تھی ۔اسی طرح مایان تہذیب نے بھی ۳۸۰۰ ق م میں اس کے وجود کی خبر دی تھی۔ ماہرین فلکیات کی تحقیق کے مطابق یہ Planet ۵۲۰۰ سال قبل پہلی مرتبہ نظام شمسی میں داخل ہوا تھا ،جس کے نتیجے میں کرۂ ارض پر بہت بڑی تباہی رونما ہوئی تھی ۔مایان تہذیب کا کہنا ہے کہ یہ سیارہ ۲۰۱۲ء میں دوسری مرتبہ نمودار ہو گا۔ مایان تہذیب....حساب ،انجینئرنگ اور فلکیات میں انتہائی ترقی یافتہ قوم تھی۔ان کی باقیات سے ایسے شواہد بھی ملتے ہیں کہ انہوں نے بغیر ایندھن کے ہوائی جہاز بھی اڑائے تھے۔انہوں نے ایک کیلنڈر بنایا تھا جسے لونگ کاؤنٹ کیلنڈر کا نام دیا گیا ہے۔ جو کہ ۵۱۲۵.۳۶ سالوں پر مشتمل ہے، جس کی ابتداء ۱۳ اگست ۳۱۱۴ ق م سے ہوئی تھی اور اختتام ۲۱ دسمبر ۲۰۱۲ء کو ہو رہا ہے ۔کہکشاؤں میں بلیک ہول کی موجودگی کو پہلی مرتبہ بغیر دوربینوں کے مایان تہذیب ہی نے دریافت کیا تھا ۔جبکہ ماڈرن سائنس نے ماضی قریب میں انہیں دریافت کیا ہے۔مایان تہذیب کی تحقیق کے مطابق ۲۱ دسمبر ۲۰۱۲ء کو صبح

گیارہ بج کر گیارہ منٹ پر زمین، سورج اور کہکشاں (بلیک ہول) ایک سیدھ میں آجائیں گے، جس کے نتیجے میں کرۂ ارض پر بہت بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔اور ایسا ۲۶۰۰۰ سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

بعض سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ۲۰۱۲ء میں ایک سیارہ Nibru جسے Planet-x بھی کہتے ہیں....زمین کے بہت قریب سے گزرے گا، جس کی کشش کی وجہ سے زمین کے پول تبدیل ہوجائیں گے۔اس کے گزرنے سے ایک ہفتہ پہلے زمین کی گردش رک جائے گی، پھر ایک گھنٹے کے اندر ۹۰ ڈگری پر گھوم جائے گی، یعنی قطب شمالی اور قطب جنوبی ۹۰ ڈگری پر چلے جائیں گے۔جونہی یہ سیارہ گزرے گا سمندروں کی طوفانی لہریں ساحلوں کو تباہ کردیں گی۔پوری دنیا میں آتش فشاں پھٹ جائیں گے۔زلزلوں سے تمام شہر تباہ ہوجائیں گے۔

قدیم مصری، سومیرئن اور مایان تہذیب نے یہ بتایا ہے کہ تباہی پھیلانے والا Nibru ۲۰۱۲ء میں دوبارہ زمین کی طرف لوٹے گا، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں بہت بڑے پیمانے پر موسمی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔سونامی آئیں گے، زلزلے آئیں گے، درجہ حرارت ناقابل برداشت حد تک بڑھ جائے گا، بڑے بڑے پتھروں کی بارش ہوگی، آتش فشاں پھٹ کر لاوے بہہ جائیں گے۔

۞......چیرو کی قدیم تہذیب میں دیئے گئے کیلنڈر کا اختتام بھی ۲۰۱۲ء میں ہورہا ہے۔

۞......مارس تہذیب (Maoris Civ) کے مطابق ۲۰۱۲ء میں روحانی دور کا آغاز ہوجائے گا۔

۞...... ایزٹک تہذیب(Aztee Civ) کہتی ہے کہ یہ چھٹے سورج کا آغاز ہے۔یعنی ایک تبدیلی کے دور کا آغاز ہے۔

۞...... ہوپی تہذیب(Hopy Civ)نے پیشین گوئی کی ہے کہ۲۰۱۲ء سے ۲۵ سالہ تطہیر کا دور شروع ہو جائے گا۔

۞...... ذولو تہذیب(Zulu Civ) کا یقین ہے کہ۲۰۱۲ء میں دنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی۔

۞...... تبت (چین) کے کالا چاکرا تعلیمات میں بدھا کی پیشین گوئی کے مطابق۲۰۱۲ء میں ایک سنہری دور کا آغاز ہوگا۔

۞...... اہرام مصر سے پائے جانے والے پتھروں کے کیلنڈر میں بھی کچھ ایسی ہی باتیں ہیں۔

ہندو تہذیب اور ۲۰۱۲ء

ہندو تہذیب کے مطابق ''۲۰۱۲ء میں کل یگ ختم ہو جائے گا اور ست یگ دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ اور کلکی کا روشن خیال دنیا کے ساتھ فیصلہ کن ٹکراؤ ہوگا۔ یہ دھرم کے بدلنے کا وقت ہوگا''۔

اس بات کو سمجھنے کیلئے پہلے یگ کو سمجھئے۔ یگ زمانے کو کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق یگ یعنی زمانے چار ہیں۔ سب سے پہلے سَت یگ تھا جب حق ہی حق تھا۔ اس کے بعد تنزل آتا رہا.... دوسرا زمانہ تریتا یگ تھا۔ اس کے خاتمے کے بعد دواپر یگ شروع ہوا۔ دواپر یگ ختم ہونے کے بعد موجودہ کل یگ شروع ہوا۔ کل یگ جب ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا، جس میں خیر کا غلبہ ہوگا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے، جو متفرق بیانات کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان یا اس سے پہلے شروع ہوا تھا.... اور ابھی جاری ہے۔ باقی تمام یگ لاکھوں سالوں کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ موجودہ یگ سے پہلے دواپر یگ، اس سے پہلے تریتا یگ اور اس سے بھی پہلے سَت یگ لاکھوں یا کروڑوں سالوں پر پھیلے ہوئے زمانے ہیں۔

یہ وہ زمانے ہیں جب کہ زمین پر انسان کا نام ونشان بھی نہیں تھا، بلکہ جنات کا راج تھا۔ سَت یگ اس سے بھی پہلے کا زمانہ ہے۔ قدیم ہندوستانی لوگ قمری

کیلنڈر استعمال کرتے تھے، اگر ایک اوسط قمری سال ۳۵۴.۳۶ دنوں کا ہو تو کل یگ کے آغاز (طوفان نوح علیہ السلام) سے ۲۱ دسمبر ۲۰۱۲ء تک ۵۲۷۰ سال بنتے ہیں۔ یہ وہی سال ہے جس کی پیشین گوئی ماہان تہذیب نے کی تھی۔ حالانکہ ہندو تہذیب اور ماہان تہذیب کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ ماہرین فلکیات کی تحقیق کے مطابق ۵۲۰۰ سال قبل Nibru نظام شمسی سے پہلی مرتبہ گزرا تھا، جس کے اثر سے کرۂ ارض پر بہت بڑے پیمانے پر تباہی واقع ہوئی تھی۔ عین ممکن ہے یہ طوفانِ نوح علیہ السلام کی طرف اشارہ ہو۔ انہیں ایسے اشارے ملے ہیں .... جن سے انہیں قوی اندیشہ ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو ۲۰۱۲ء میں دہرائے گی اور یاد رہے کہ Nibru جنوب کی جانب سے نظام شمسی میں داخل ہو چکا ہے۔ جس کے اثرات جنوب میں واقع پہلے ملک آسٹریلیا پر پڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ ہندوؤں کی تعلیمات کے مطابق سَت یگ کے آغاز پر دھرم بدلنے کا وقت ہوگا، یعنی ہندو قوم اپنے ہی صحائف کے ذریعے قرآن پر ایمان لے آئے گی۔

ناسا(Nassa) کی تحقیق

Nassa کی تحقیق کے مطابقNibru کی کشش اس قدر طاقتور ہوگی کہ اس کی وجہ سے زمین کی گردش رک جائے گی۔جس کی وجہ سے۲۴ گھنٹے تک دن ہی رہے گا۔مڈل ایسٹ میں دن ہوگا جبکہ زمین کی دوسری طرف (امریکہ میں) رات ہوگی۔مارچ ۲۰۰۴ء میں ناسانے اس سیارے کونظام شمسی کے دسویں سیارے کے طور پر متعارف کروایا۔ ناسا نے اس کا نام Sedna رکھا۔ ناسا کا کہنا ہے کہ Sedna پلوٹو سیارے سے حجم میں چھوٹا ہے،جو کہ ہر۱۰۵۰۰ سال کے بعد زمین سے۹۵۰ملین میل کے فاصلے سے گزرتا ہے۔یہ ایک اتنا فاصلہ ہےجس کی وجہ سے کرۂ ارض اس سیارے کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔جبکہ ۲۰۱۲ء میں یہ Jupitar اور Mars کے درمیان سے گزرے گا۔اس وقت یہ زمین کے قریب ترین فاصلے پر ہوگا۔

Nassa نے ایک جوہری سیٹلائٹ میزائل ۴ جولائی ۲۰۰۵ء سے ڈیزائن کرنا شروع کیا ہے،جس کا نام ڈیپ امپیکٹ(Deep Impect) رکھا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ میزائل عین اس وقت فائر کیا جائے گا جب Sedna (Nibru) Jupitar اور Mars کے درمیان سے گزرے گا۔

ایک رپورٹ کے مطابق...... عین ممکن ہے کہ مستقبل میں Nassa یا رشیا

اس سیارے کو تباہ کرنے کیلئے جوہری حملہ کریں۔جس کے نتیجے میں ایک تہائی زمین کو آگ لگ جائے گی...... تقریباً ایک میل قطر کا جلتا ہوا پتھر سمندر میں گر جائے گا جس کے نتیجے میں سمندر کی ایک تہائی مخلوق ہلاک ہوجائے گی ،سمندر کا پانی سرخ ہوجائے گا ۔ایک ایک میل اونچی سمندر کی لہریں ساحل سمندر سے باہر آکر تباہی پھیلا دیں گی۔

۲۱ دسمبر۲۰۱۲ءکو کیا ہوگا؟

۲۱ دسمبر۲۰۱۲ءکو ماہان کیلنڈر کا اختتام ہوکر نئے سال سائیکل کا آغاز ہوجائے گا۔بعض سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ہمارا نظام شمسی کہکشاں کے راستے سے گزرے گا۔اس کے ہمارے اوپر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟اس کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔کیونکہ ہمیں پہلے کبھی اس طرح کا تجربہ نہیں ہوا۔سچ یہ ہے کہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے اوراس کے نتائج بہت تباہ کن ہوسکتے ہیں۔سورج پاگل ہوجائے گا اور تباہ کن تابکاری شعاعیں زمین پر پھینکے گا۔تمام الیکٹرک آلات اس کی گرمی سے پگھل جائیں گے۔زمین کے پول اپنی جگہ سے ہل جائیں گے،جس کے نتیجے میں ایسے سونامی آئیں گے جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔پوری دنیا میں آتش فشاں پھٹ جائیں گے۔لوگ اپنی موت کی دعائیں مانگیں گے۔

تو کیا ۲۰۱۲ء میں دنیا کا صفایا ہوجائے گا؟نہیں!بلکہ موجودہ تہذیب کا پوری دنیا سے صفایا ہوجائے گا۔۲۰۱۲ میں دنیا ختم نہیں ہوگی۔ماہان کیلنڈر بھی یہی کہتا ہے۔ماہان کیلنڈر کے مطابق ۲۰۱۲ءایک نئے دور کا آغاز ہے......جس میں بجلی نہیں ہوگی،انٹرنیٹ نہیں ہوگا،کاریں نہیں ہوں گی،تیل نہیں ہوگا،اورمختصر یہ کہ پیسا نہیں ہوگا....بہت افسوس!مگر یہ سچ ہے۔

(یہاں تک کے الفاظ ہمارے نہیں بلکہ سائنسدانوں کے ہیں)

اگر ایسا ہوگیا تو حضرت امام مہدی کے دور کی جنگیں تلواروں سے لڑی جائیں گی۔ایسا لگتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے دور کی ابتدائی جنگیں جدید اسلحہ سے لڑی جائیں گی اور پھر ایک ایسا دور آئے گا جب جدید اسلحہ کسی کسی کے پاس ہوگا۔البتہ دجال اپنے جدید اسلحہ کے ساتھ برمودا تکون میں تیاریاں کر رہا ہوگا(واللہ اعلم بالصواب)

...... بہت خوب! بجلی نہیں ہوگی، گیس نہیں ہوگی، جدید گاڑیاں نہیں ہوں گی ....گدھا گاڑیاں تو ہوں گی۔کاروں کے آگے بیل باندھ کر چلائیں گے۔مزے کی بات یہ کہ موبائل فون بھی نہیں ہوگا.....یہ بھی فتنہ ہے۔مجھے ایسا دور بہت اچھا لگتا ہے جس کی مشابہت نبی کریم ﷺ کے زمانے کے ساتھ ہو....یقیناً وہ بہت خیر والا زمانہ ہوگا۔

ناسٹراڈومس اور ۲۰۱۲ء

ناسٹراڈومس فرانس کا رہنے والا تھا۔ پہلے یہودی تھا، پھر عیسائی ہوگیا مستقبل کی پیشین گوئیاں کرنے میں اسے بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔اس نے پندرہویں صدی عیسوی سے قیامت سے پہلے تک کی پیشین گوئیاں کی تھیں ۔عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی پیشین گوئیاں سچ ثابت ہوئی ہیں ۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک آنے والے فتنوں کے بارے میں صاف صاف بتادیا تھا۔فتنوں کی تفصیل ،جس میں ۳۰۰ کے بقدر افراد شامل ہوں ،اس کے پیشوا کا نام ،اس کے باپ کا نام ،ماں کا نام ،قبیلے کا نام صاف صاف بتا دیا تھا......لیکن وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نسخے ،جن میں یہ تفصیلات درج تھیں ....کہیں کھو گیا تھا۔محمد عیسیٰ داؤد کا کہنا ہے کہ وہ نسخے ناسٹراڈومس کے دادا کے ہاتھ لگ گئے تھے ۔ان نسخوں کی مدد سے ناسٹراڈومس نے مستقبل کی پیشین گوئیاں کی تھیں ۔

ناسٹراڈومس کا کہنا ہے کہ Nibru سات دن تک نظر آئے گا۔آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور اس میں دو سورج نظر آئیں گے۔Nibru کے اثر سے روم اور ویٹی کن سٹی تباہ ہوجائے گا۔ناسٹراڈومس نے کہا تھا کہ ۱۹۹۹ء اور سات ماہ میں آسمان سے خوفناک حد تک بادشاہ اترے گا، جو کہ ناختم ہونے والی جنگوں کا باعث ہوگا۔

۞......ساتواں مہینہ جولائی ہے۔ جولائی ۱۹۹۹ء کو سربیا میں جنگ شروع ہوگئی۔

۞......ستمبر ۱۹۹۹ء میں فلسطینی مجاہدین نے اسرائیل کے خلاف نہ رکنے والی جنگ کا آغاز کر دیا۔

۞......۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کو ولڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ کیا گیا۔

۞......نومبر ۲۰۰۱ء میں امریکہ افغانستان پر حملہ آور ہوا۔

۞......مارچ ۲۰۰۳ء میں اتحادی افواج نے عراق پر حملہ کیا۔

۞......۱۰ جنوری ۲۰۰۵ء میں مجاہدین نے عراق میں اتحادی افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ (افغانستان سے مجاہدین عراق میں داخل ہوگئے)

۞......۱۰ جنوری ۲۰۰۵ء میں ایران اور شمالی کوریا نے جوہری پروگرام پر کام تیز کر دیا۔

۞......۳۰ جنوری ۲۰۰۵ء عراق میں الیکشن کے موقع پر مجاہدین نے کامیاب حملے کیے۔

تاحال جنگیں زوروں پر ہیں۔ ناسٹرا ڈمس کا کہنا ہے کہ ۲۰۱۲ء میں تیسری جنگ عظیم ہوگی۔

بائبل اور ۲۰۱۲ء

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق آرمیگڈون (جنگ عظیم) ۲۰۱۲ء میں ہو گی۔ اس دوران عیسائیوں کو ریپچرڈ (Reptured) کر دیا جائے گا۔ Repture عیسائیوں کا وہ عقیدہ ہے جس کے مطابق انہیں جنگ عظیم سے پہلے آسمان پر اٹھا لیا جائے گا، جہاں وہ بادلوں سے اوپر بالا خانوں میں بیٹھ کر دنیا کی تباہی کا نظارہ کریں گے۔ عیسائی محققین کا کہنا ہے کہ بائبل میں ایسے اشارے ملتے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ ایک سیارہ ''وام ورڈ'' (Nibru) بحر اوقیانوس پر اثر انداز ہوگا۔ جس کے نتیجے میں ۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۲ء کے درمیان بڑے پیمانے پر سیلاب آئیں گے۔

۲۰۱۲ء میں خوفناک تباہی کا ذکر کرنے کے بعد وہ کرسچن دنیا کو ایک امید کی کرن دکھاتے ہیں، وہ کہتے ہیں! ''خوش ہو جائیں .....بڑے حادثہ سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لا رہے ہیں، جو انہیں اپنے ساتھ آسمانوں میں لے جائیں گے۔ اور سب عیسائیوں کو ہولناک تباہی سے بچالیں گے''۔

یہاں تک پڑھنے کے بعد محترم قارئین کہیں آپ ان باتوں سے متاثر نہ ہو جائیں۔ اللہ قادر مطلق ہی جانتا ہے کیا ہوگا۔ اگر ۲۰۱۲ء بھی ایسے ہی گزر گیا جیسے دوسرے سال گزر رہے ہیں تو یہ میرے مولا کی شانِ بے نیازی ہوگی۔ سب کی

پیشین گوئیاں دھری کی دھری رہ جائیں گی ۔ہاں !البتہ جن علامات و واقعات کا ذکر قرآن وحدیث میں ملتا ہے وہ ہو کر رہیں گے ....۲۰۱۲ء میں ہوں یا بعد میں ۔یہ ہمارا ایمان ہے،ہمیں تو جاگتے اور جگاتے رہنا ہے۔

اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

کیا احادیث میں ایسے اشارے ملتے ہیں؟

آیئے !اب ہم اس کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیتے ہیں۔

1......احادیث میں حضرت امام مہدی کے ظہور اور دیگر بڑے بڑے واقعات کی تاریخوں کا تعین نہیں ملتا ۔یایوں کہیے کہ ہمیں نہیں ملا۔البتہ حضرت مہدی کے ظہور کی صدی کا ذکر ملتا ہے۔دیکھئے! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اثر کا ایک اقتباس ''۱۴۰۰ھ کی دھائیوں میں مہدی امین کا ظہور ہوگا ۔امریکہ پوری دنیا کو ورغلا کر ان کے خلاف جمع کرلے گا۔وہ سب مجدون نامی پہاڑ کے قریب جمع ہوں گے (عیسائی اس جنگ کو آرمیگا ڈون کہتے ہیں)خوفناک جنگ ہوگی۔ مہدی (اتحادی افواج پر) انتہائی کرب ناک تیر پھینکیں گے۔ اور زمین وآسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ کر ڈالیں گے۔آسمان سے آفتیں برسیں گی۔ زمین والے سب کافروں پر لعنت بھیجیں گے اور اللہ تعالیٰ کفر کو مٹانے کی اجازت دے دے گا''۔

اس اقتباس میں جو غور طلب بات ہے،جس کی کڑی ۲۰۱۲ء کے متوقع حادثہ

سے جڑتی نظر آتی ہے وہ یہ ہے ''زمین و آسمان اور سمندر کو ان پر جلا کر راکھ کر ڈالیں گے'' یہ جوہری حملہ بھی ہوسکتا ہے جس کا دشمن کو خطرہ ہے کہ ۲۰۱۲ء میں ''دہشت گرد'' کوئی بڑا حملہ کریں گے۔ ''آسمان سے آفتیں برسیں گی'' یہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوگی جو مسلمانوں کے حق میں ہوگی۔

حدیث کے مطابق اس جنگ میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ مارے جائیں گے جس کا اندازہ اس مثال سے ہوتا ہے کہ ایک پرندہ لاشوں کے اوپر سے اڑنا شروع کرے گا، اڑتے اڑتے تھک جائے گا اور گر کر مر جائے گا، لاشیں ختم نہیں ہوں گی۔ امریکن گورنمنٹ نے پانچ لاکھ ائر ٹائٹ کفنوں کا ابھی سے بندوبست کرلیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ واقعات ۲۰۱۲ء ہی میں وقوع پذیر ہوں گے۔ البتہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعات ۲۰۱۲ء میں ہوئے یا بعد میں.... مسلمانوں کے حق میں ہوں گے (انشاء اللہ)

۲..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب تک دس علامات ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی۔

① زمین میں دھنسا دینے والا ایک واقعہ مشرق میں۔

② ایک مغرب میں۔

③ اور ایک جزیرۃ العرب میں۔

④ دجال کا خروج

⑤ دھواں

⑥ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

⑦ یاجوج ماجوج

⑧ دابتہ الارض

⑨ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

⑩ آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی۔ چھوٹی اور بڑی چیونٹی کو جمع کر دے گی۔ (طبرانی، حاکم، ابن مردویہ)

۲۰۱۲ء میں اگر متوقع حادثہ ہوا تو مندرجہ بالا حدیث کے مطابق چار نشانیاں پوری ہوسکتی ہیں۔ تین واقعات زمین میں دھنسنے کے اور چوتھا دھواں۔ جو کہ ایٹمی جنگوں کے نتیجے میں بھی ہوسکتا ہے اور آسمانی آفت بھی۔ البتہ حدیث میں بتائی گئی واقعات کی ترتیب اسی طرح ہوئی جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو پھر دھواں دجال کے خروج کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے نمودار ہوگا (واللہ اعلم) اور یہی زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

یہاں میں ایک بات عرض کرتا چلوں.... آپ نے پہلے پڑھا کہ Nibru کے زمین کے قریب آنے سے ایک ہفتہ پہلے زمین کی گردش رک جائے گی اور ایک گھنٹے میں زمین کے پول ۹۰ ڈگری تک جھک جائیں گے۔ اس کے بعد لوگ انتظار کریں گے یعنی دن لمبا ہوجائے گا۔ کچھ مدت کے بعد زمین دوبارہ اپنی حالت پر آجائے گی۔ احادیث سے پتا چلتا ہے کہ ایسا دجال کے دور میں ہوگا۔ جس دن دجال خروج کرے گا، وہ دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا دن ایک ماہ کے برابر اور تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد عام معمول کے مطابق دن ہوں گے۔

اس لئے عین ممکن ہے ۲۰۱۲ء میں ایسا نہ ہو کیونکہ دجال کا خروج حضرت مہدی کے دور میں ساتویں سال ہوگا۔

۳...... ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے سرک نہ جائے۔ لوگ اس کے حصول کیلئے لڑیں گے۔ سو میں ۹۹ لوگ مارے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ)

عین ممکن ہے ۲۰۱۲ء کے متوقع حادثہ میں یہ علامت بھی پوری ہو جائے۔ ہم ایک مرتبہ پھر عرض کرتے ہیں کہ ۲۰۱۲ء میں ہوں یا نہ ہوں یہ واقعات ضرور ہوں گے جو احادیث میں مذکور ہیں۔

۴...... ہم پہلے یہ دیکھ چکے ہیں کہ جس سال حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا، اس کے متصل پہلے سال زلزلے بہت آئیں گے۔ ماہ رمضان کی پہلی رات چاند گرہن ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ گرہن Nibru یا کسی اور سیارے کے زمین اور چاند کے درمیان آجانے سے ہو۔

۵...... ۱۵ رمضان کی صبح دو دھماکے ہوں گے۔ آسمان پر آگ کا ستون ظاہر ہوگا۔

۶...... سفیانی ثانی کے دور میں ایسا ہوگا، جس کی ہولناکی اتنی ہوگی کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ اس کے قریب ہی یہ دھماکہ ہوا ہے۔ یہ سب وہ باتیں ہیں جن کی کڑیاں ۲۰۱۲ء میں ہونے والے ممکنہ واقعات سے ملتی ہیں۔ لیکن پھر وہی بات کہ ضروری نہیں کہ ۲۰۱۲ء ہی میں ہوں۔ اللہ قادر مطلق ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا اور کب ہوگا؟ اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تیاری

اہل یورپ اور اہل امریکہ ۲۰۱۲ء میں متوقع تباہی پر کس حد تک یقین رکھتے ہیں اس کا اندازہ ان کی اس تباہی سے بچنے کیلئے کی جانے والی تیاری سے ہوتا ہے۔vivosایک کمپنی ہے۔جو ۲۰۱۲ء میں متوقع تباہی سے بچنے کیلئے زیرزمین بڑے بڑے بنکرز تیار کرتی ہے۔اس کمپنی نے کیلی فورنیا میں بارسٹو کے مقام پر زیر زمین ایسے بڑے بڑے بنکر تیار کئے ہیں جن میں رہائش کیلئے جدید ترین سہولیات بہم پہنچائی گئی ہیں۔گزشتہ دو سال میں کل ۲۰ زیرزمین ایسی پناہ گاہیں تیار کرلی ہیں جن میں ایک سال تک طوفانوں سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے۔وہ پناہ گاہیں کس قسم کی ہیں اس کا اندازہ کمپنی کے اس اشتہار سے لگایا جاسکتا ہے۔

''ہمارے پاس ایک بینکر کی سہولت دستیاب ہے،جس میں تقریباً ۱۲۵ افراد اپنی جانیں بچا سکتے ہیں۔اس کی قیمت پچیس ہزار ڈالر فی کس ہے۔اور اگر ایک فیملی خریدنا چاہے تو رعائتی قیمت اسی ہزار ڈالر فی فیملی ہوگی۔اس میں ماہانہ کھانا بھی شامل ہوگا۔یہ بہت بڑی سہولت ہے۔اور یہ بینکرز زیرزمین بہت گہرائی پر بنائے گئے ہیں۔یہ ایک سابقہ کمیونیکیشن سنٹر تھا۔اس میں بڑے بڑے جنریٹر ہیں اور بہت سی جدید چیزیں ہیں جو آپ کے بچاؤ کیلئے ضروری ہیں۔آپ اس کے اندر سطح

زمین پر پانی کے باوجود ۱۰۰ گھنٹوں تک آرام سے رہ سکتے ہیں اور سطح زمین پر 1600c تک درجہ حرارت پہنچ جانے کے باوجود آرام سے رہ سکتے ہیں۔ سرمایہ کرنے والوں کیلئے سنہری موقعہ...... یہ نہ بھولئے کہ آپ کی اس کوشش میں بہت سی جانیں محفوظ رہ سکتی ہیں۔''

یہ ہے وہ تیاری جو اہل یورپ اور اہل امریکہ عذاب سے بچنے کیلئے قوم ثمود کی طرز پر کر رہے ہیں۔ زندہ رہنے کیلئے تیاری..... کہاں تک بچیں گے؟ کیا ہم مسلمان بھی کچھ ایسی ہی تیاریاں شروع کر دیں؟ ناں میرے بھائی ناں ...... وہ زندہ رہنے کی تیاری کر رہے ہیں ہمیں تو مرنے کی تیاری کرنی ہے۔ اپنے مولیٰ سے ملاقات کرنے کی تیاری۔ مومن تو موت کو ایسا محبوب رکھتا ہے جیسے وہ لوگ شراب کو محبوب رکھتے ہیں۔ یہ دنیا جی لگانے کی جگہ نہیں ہے۔ یہ تو امتحان گاہ ہے۔ موت کی تیاری کا مقام ہے۔ موت کی تمنا ایمان کا تھرما میٹر ہے۔ ہر مسلمان اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کیا اس دل میں اللہ کی ملاقات کا شوق ہے؟ اگر ہے تو پھر یہ مومن مرنے کو محبوب رکھتا ہے۔ اس لئے کہ موت محبوب کو محبوب سے ملانے کیلئے ایک پل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہوتے تھے۔ کل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں گے، صحابہ سے ملیں گے اور سب سے بڑھ کر اللہ کا دیدار کریں گے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ فرمایا! قیامت کیلئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کیا کہ مَیں نے لمبے چوڑے نماز روزے تو تیار کر نہیں رکھے البتہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دل میں ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جس کے ساتھ محبت رکھتا ہوگا

قیامت کے دن اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا (او کما قال علیہ السلام)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی، میرے دوستوں کو اور سب قارئین کو اپنی محبت اور اپنی ملاقات کا شوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

۞...... ہاں البتہ اسباب کے درجے میں وہ اسباب اختیار کریں گے جن کا حکم ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے دیا ہے۔

"جب ۱۵ رمضان کو دھماکے کی آواز سنائی دے اور اس ماہ رمضان میں آسمان پر آگ کا ستون دکھائی دے تو ایک سال کا راشن جمع کر کے رکھ لینا۔"

راشن جمع کر کے رکھنا ایمان کے منافی نہیں، البتہ نیت کا درست ہونا ضروری ہے۔ راشن (خشک راشن) اس لئے جمع کر کے رکھیں گے کہ حدیث میں ایک تدبیر بتائی گئی ہے۔ اس میں دوسروں کی مدد کی نیت بھی کریں۔ ضروری تو نہیں کہ ہر شخص اتنی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ سال بھر کا راشن جمع کر لے۔ جو جمع کر سکتا ہو کر لے پھر بھی یقین اللہ کی ذات پر رکھے کہ روزی رساں تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ ذیل میں ہم وہ اعمال درج کر رہے ہیں جو ہر مسلمان کو ایسے حالات سے دوچار ہونے سے پہلے اختیار کرنے چاہیں۔

مسلمان کی تیاری کیا ہے؟

۞...... موت کو کثرت سے یاد کرنا تاکہ دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو کیونکہ ''دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے''۔

۞...... ذکر و تلاوت اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کی محبت کا چاہنا تاکہ اس کی ملاقات کا شوق پیدا ہو۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے ''جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں فرماتا''۔

۞...... اپنی زندگی کو سادگی پر لانا، عیش و عشرت، راحت و آرام کی زندگی کو ترک کر دینا، سادہ کھانا پینا اور بازاری اشیاء سے حتی الامکان پرہیز کرنا۔

۞...... دعوت و جہاد کو اپنا وظیفہ حیات بنانا، اور دوسروں کو بھی اس کیلئے تیار کرنا۔

۞...... جب کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جانا۔

۞...... مسجدوں کو آباد کرنا۔ جو لوگ مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، مسجدیں ان کیلئے دعا کرتی ہیں کہ یا اللہ جیسے انہوں نے مجھے آباد کیا... انہیں بھی تو آباد رکھ۔

۞...... علماء و صلحاء کی صحبت اختیار کرنا اور علماء کی راہنمائی میں زندگی بسر کرنا۔

۞...... مجاہدین، اہل علم، اہل تبلیغ اور اہل تصوف کیلئے اور ان کے مراکز کی حفاظت کیلئے دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

۞...... جو لشکر حضرت امام مہدی کی مدد کیلئے جائے گا اس کا ساتھ دینا۔

۞...... رزق حلال کی کوشش کرنا۔حرام رزق سے پرورش پانے والے کا کوئی عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔

۞...... رزق کی قدر کرنا (کھانے پینے میں رزق کو ضائع نہ کرنا) خروج دجال سے تین سال پہلے قحط سالی شروع ہو جائے گی اور جس سال دجال کا خروج ہوگا اس سال پوری زمین اللہ کے حکم سے غلہ اگانا بند کردے گی اور آسمان سے ایک قطرہ پانی نہیں برسے گا۔زمین کے اندر پانی مزید گہرائی میں چلا جائے گا....جس کے آثار ابھی سے نمایاں ہیں۔

۞......صبح شام کی دعاؤں کا اہتمام کرنا۔روزانہ صبح کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا

بسم اللّٰہِ الذی لا یَضُرُّ مَعَ اسمِہٖ شَیٌ فِی الاَرضِ وَلا فِی السَّماءِ
وَھُوالسَمِیعُ العَلِیم

اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَّبِالاِ سْلامِ دِیناً وَّبِمُحَمَّدِ نَبِیّاً وَّرَسُولا

دشمن سے حفاظت کیلئے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجعَلُکَ فِی نُحُو رِھِمْ وَنَعُوذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِم

۳۱۳ مرتبہ نہ پڑھ سکیں تو چند مرتبہ ضرور پڑھ لیں

۞......گھر سے نکلتے وقت بِسمِ اللّٰہ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہ وَلا حَو لَ وَلا قُوَۃَ اِلابِا اللّٰہ پڑھیں۔(اس سے دن بھر حفاظت ہوتی ہے،اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت بنائیں)۔

۞......سورہ کہف کی پہلی دس یا آخری دس آیات کی روزانہ تلاوت کرنا۔(یہ آیات فتنہ دجال سے حفاظت کا ذریعہ ہیں)۔

۞...... آگ، پانی، ہوا، مٹی سب کا خالق اللہ ہے۔ان میں تاثیر بھی اللہ نے رکھی ہے۔وہ اگر چاہے تو ان کی تاثیر بدل دے۔وہ بھوک پیاس میں کھانے پینے کا محتاج نہیں.... ذکر سے بھی بھوک پیاس بجھا سکتا ہے۔یہ بول کثرت سے بولنا تاکہ دل کا یقین کامل ہوجائے۔

۞...... گھر میں روزانہ فضائل اعمال کی تعلیم کا اہتمام کرنا، تاکہ بچوں کے اندر بھی دعوت وجہاد کا شوق پیدا ہو۔

۞...... علاج کیلئے دیسی یا ہومیو پیتھک طریقہ علاج اختیار کرنا، تاکہ انگریزی ادویات کے فتنے سے بچا جاسکے۔

۞...... سب مسلمانوں کو سو فیصد نمازی بنانے کی محنت کرنا (ورنہ بے نمازی کی نحوست سے نمازی بھی نہ بچ سکیں گے)۔

۞...... معاملات کو درست رکھنا، کسی کا حق دینا ہو تو وہ ادا کردینا یا اس سے معاف کروالینا۔

۞...... قنوت نازلہ کا اہتمام کرنا۔اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

''قنوت نازلہ''

آقائے دوجہاں رحمتہ اللعالمین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں پر کوئی عام اور عالمگیر مصیبت نازل ہوجائے، مثلاً غیر مسلم حکومتوں کی طرف سے حملہ اور تشدد ہونے لگے اور دنیا کے سر پر خوفناک جنگ چھا جائے یا دیگر بلاؤں اور بربادیوں اور ہلاکت خیز طوفانوں میں مبتلا ہوجائے اور اس میں شک نہیں کہ طاعون بھی نازل ہونے والی مصیبتوں میں سے اشد ہے۔ تو ایسی مصیبت کے دفعیہ کیلئے فرض نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور جب تک وہ مصیبت دفع نہ ہوجائے یہ عمل برابر جاری رہتا تھا اور اس کا جواز عموماً جمہور ائمہ اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک باقی ہے اور منسوخ نہیں ہے۔ بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانے تک قنوت نازلہ پڑھنا جائز ہے۔ البتہ قنوتِ دوامی جو فجر کی نماز میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسنون ہے وہ حنفیہ کے نزدیک منسوخ ہے فقہ حنفی کی کتابوں میں جہاں قنوتِ فجر کو منسوخ کہا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ قنوتِ دوامی یعنی فجر کی نماز میں قنوت ہمیشہ پڑھنا منسوخ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ ضرورت کے وقت اس سنت پر عمل کریں اور قنوتِ نازلہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کی کثرت، ظلم وزیادتی اور فسق وفجور اور ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا پورا پورا لحاظ رکھیں۔ آپس میں محبت و

ہمدردی اور اتفاق پیدا کریں ،لہو ولعب سے پرہیز کریں اور اپنے خالق خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں تضرع وزاری کے ساتھ مناجات ودعا کریں۔غرض یہ کہ ہرقسم کے اوامرواخلاق حسنہ پرعمل کی کوشش کریں اور ہرقسم کی منکرات و برائی سے بچیں۔حق تعالیٰ جلّ مجدہٗ کی رحمت کاملہ سے امید ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اخلاص وتضرع بھری دعائیں قبول فرمائے گا اوران کواس گرداب بلا سے نجات ومخلصی عطا فرمائے گا۔

قنوت نازلہ کن نمازوں میں پڑھی جائے؟

احادیث میں اس قنوت کا ذکر مختلف طریقوں سے آیا ہے۔کسی حدیث میں صرف نماز فجر کا ذکر ہےاورکسی میں نماز عشاء کا اورکسی میں دوتین نمازوں کا اورکسی میں پانچوں نمازوں کا ......پس صرف نماز فجر میں پڑھنے کی روایت اور جہری نمازوں میں پڑھنے کی روایت تو فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے،اس لئے ان دونوں صورتوں میں کوئی تامل کی گنجائش نہیں۔رہا پانچوں نمازوں میں پڑھنا تو دیگر ائمہ خصوصاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بموجب حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔اس لئے پانچوں نمازوں میں پڑھنے والوں پربھی نکیر نہ کی جائے۔

نماز میں کس جگہ اورکس طرح پڑھی جائے؟

باعتبار دلیل کےقوی یہ ہے کہ رکوع کے بعد پڑھی جائے ....یہی اولیٰ اورمختار ہے۔پس فجر کی دوسری رکعت ،مغرب کی تیسری رکعت اورعشاء کی چوتھی رکعت میں رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر امام دعائے قنوت پڑھے اورمقتدی آمین کہتے

رہیں ۔دعا سے فارغ ہوکر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں ۔اگر دعائے قنوت مقتدیوں کو یاد ہوتو بہتر ہے کہ امام بھی آہستہ پڑھے اور سب مقتدی آہستہ پڑھتے رہیں ۔دعائے قنوت پڑھتے وقت قیام اور قنوت وتر کی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا مسنون ہے، یہی اولیٰ اور راجح ہے۔ اگر ہاتھ چھوڑ کر پڑھیں تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق اس کی بھی گنجائش ہے، اس لئے ان پر اعتراض نہ کرے اور تمام دعائے قنوت نازلہ پڑھنے اور ختم کرنے تک دوسری دعاؤں کی طرح سینے کے سامنے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا تاکہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں، حدیث شریف میں اس کا بھی احتمال ہے اس لئے ان لوگوں سے جھگڑنا مناسب نہیں۔تنہا نماز پڑھنے والے اور عورتوں کیلئے اپنی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے کی اجازت یا ممانعت کی کوئی تصریح نہیں ہے۔تاہم ممانعت کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ فقہاء نے اس قنوت کو امام کے ساتھ مقید کردیا ہے، اس لئے منفرد نہ پڑھے۔جیسا کہ شامی میں ہے: وظاھر تقييد هم بالامام انه لايقنت المنفرد. واللہ اعلم بالصواب

دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِي مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِي مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِي مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَاشَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَايَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ ط

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وانْصُرنَاعلٰی عَدُوِّ کَ وَعَدُوِّ ھِمْ اَللّٰھُمَ الْعَنِ الْکَفَرَۃَالَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُونَ اَوْ لِیَاءَ کَ اَللّٰھُمَ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِل اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ ہُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِینَ ط

بعض بزرگوں نے دوسری دعاؤں کا بھی اضافہ کیا ہے۔

(عمدۃ الفقہ ،کتاب الصلوٰۃ ،ص ۲۹۵)

۞......آخری اور سب سے اہم بات ترک منکرات ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے !وذروظاہرالاثم وباطنہ۔(چھوڑ دو وہ گناہ جو تم ظاہر میں کرتے ہو یا باطن میں) گناہوں کا چھوڑنا نفلی عبادات سے زیادہ اہم ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

ظاہری اسباب......خوش طبعی

آپ اگر ظاہری اسباب کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا مفتی ابولبابہ صاحب کی کتاب ''دجال'' کا مطالعہ کیجئے۔ہم تو ملنگ آدمی ہیں، ہمیں کیا پتا کہ ظاہری اسباب کسے کہتے ہیں۔ہم تو بنو سلیمان یعنی کہ پختون برادران....کو پسند کرتے ہیں جو قسطنطنیہ یعنی ترکی کو فتح کریں گے۔نہ تو ہتھیاروں سے لڑیں گے اور نہ کوئی میزائل پھینکیں گے۔بلکہ لا الہ اللہ، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے....جس کی ہیبت سے اہل شہر کے دل کانپ جائیں گے،شہر کے راستے کھل جائیں گے دو یا تین بار نعرہ بلند کریں گے اور شہر کے خزانے ان کے قدموں میں ہوں گے۔آپ کہتے ہوں گے....پھر بھی....کچھ نہ کچھ....اللہ نے دنیا کو اسباب کے ساتھ چلایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے گھوڑے بھی تیار رکھنے یعنی کہ قوت حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے،لیکن اس پر انحصار نہیں کرنا چاہئے....یہ تو جنگ کی باتیں ہیں۔ایسی کئی تدابیر مولانا عاصم عمر صاحب نے بھی اپنی کتابوں میں درج فرمائی ہیں وہاں سے رجوع کیا جائے۔عمومی تباہی کے نتیجے میں سادہ زمانہ آجائے گا۔اس کیلئے اہل مغرب اور اہل امریکہ ابھی سے تیاریاں کررہے ہیں۔کیا ہمیں بھی ایسی ہی تیاری کرنی چاہئے؟ کتاب پڑھ کر ہوسکتا ہے آپ پر کچھ خوف طاری ہوگیا ہو۔ہم آپ کی خوش طبعی کیلئے یہاں ظاہری اسباب تحریر کررہے ہیں.... پڑھئے اور سر دھنئے۔

۱...... پھونکنی

آپ اس لفظ پر حیران ہو رہے ہوں گے۔ جب ہم چھوٹے تھے تو گھر کے باورچی خانے میں جو چولہا ہوا کرتا تھا اس میں لکڑیاں جلائی جاتی تھیں جب آگ ذرا ہلکی ہوتی تو اسے جلانے کیلئے لوہے کے ایک پائپ سے پھونک مارا کرتے تھے تاکہ آگ بھڑک اٹھے۔ لوہے کے اس پائپ کو پھونکنی کہتے ہیں۔

پھونکنیاں تیار کروالیں۔ جب گیس بجلی وغیرہ نہیں ہوں گی تو پھر یہ پھونکنی بہت کام دے گی۔ بلکہ، ہاں ......!! یاد آیا.... بڑی بوڑھیاں اس پھونکنی سے ضرورت پڑنے پر بچوں کی پٹائی بھی کر دیا کرتی تھیں۔ تو اس سے آپ دوہرا کام لے سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایمان کی چنگاری کو ہوا دینے کیلئے اور دشمن کی پٹائی کرنے کیلئے سمجھے؟

۲...... گدھا

ایک عدد گدھا بھی اپنے پاس رکھیں۔ گھوڑے سے بھی کام چل جائے گا۔ اس کے ساتھ ایک ریڑھی بھی ہو تو بہت اچھا ہے .... اور اگر آپ کے پاس کار ہے یا بڑی گاڑی ہے تو پھر ریڑھی کی بھی ضرورت نہیں۔ اس میں سے انجن وغیرہ نکال دیں اور اس کے آگے بیل، اونٹ یا گدھا باندھ دیں۔ اگر آپ کے پاس گدھا وغیرہ نہیں ہے تو پھر یاد رکھیں کہ آپ کو خود...... کچھ نہ کچھ بننا پڑے گا!!!

مَیں ایسے سادہ دور کے بارے میں سوچ کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ پوری فیملی کو ریڑھی پر بٹھاؤں گا اور لاہور سے جھنگ کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔ بھگی ہو تو کیا ہی بات ہے! سفید گھوڑا اور کالا جھنڈا...... راستے میں کھیتوں اور باغوں میں پکنک

مناتے ہوئے براستہ موٹر وے.....جھنگ پہنچ جائیں گے.....بڑا مزا آئے گا!!! موٹر وے کو گدھا گاڑیوں کیلئے کھول دیا جائے گا۔اس لئے ایک عدد گدھا آج ہی خرید لیں، پھر مہنگے ہو جائیں گے۔

۳.....سائیکل

موجودہ دور کی یہ بہت اچھی ایجاد ہے۔نہ پٹرول نہ گیس.....بس ہوا بھرنی ہے..... اس کیلئے پمپ پہلے ہی خرید لیں۔سائیکل چلانے سے ورزش بھی ہوتی ہے۔ کوئی ندی نالا عبور کرنا ہو تو اسے سر پر اٹھا کر شلوار اونچی کر کے جوتیاں ہاتھوں میں پہن کر با آسانی عبور کیا جا سکتا ہے۔

۴.....نلکہ

بجلی نہ ہوگی تو پانی کی موٹریں کیسے چلائیں گے؟اس لئے گھروں میں نلکہ لگوالیں۔ سب نہیں لگوا سکتے تو محلے والے مل جل کر مسجد کے باہر لگوالیں۔ نلکہ مطلب ہے ہینڈ پمپ یعنی ہاتھ والا نلکہ۔پہاڑوں میں جہاں نلکے نہیں لگ سکتے وہاں اللہ ہی اللہ.....!!!

۵.....ائر گن

یہ بہت کام کی چیز ہے۔چھرّوں کی بہت سی ڈبیاں اکھٹی کر کے رکھ لیں۔یہ شکار کے کام آئے گی۔ڈبل شکار.....ایک پرندوں کا اور دوسرا.....بعد میں بتائیں گے۔بچپن میں ہم نشانہ بازی کیا کرتے تھے۔”خان بنو سلیمان“ کندھے پر ائر گن لٹکائے ایک تختے پر بہت سے غبارے اور پتا نہیں کیا کیا کھلونے لگا کر گلیوں میں

نشانہ بازی کا بزنس کرتے پھرتے تھے۔''ایک روپے میں دس نشانے''ہم بھی طبع آزمائی کیا کرتے تھے، ٹھاہ ٹھاہ......!!! غبارے پھٹنے کی آواز آتی تو ہمارا خون گرم ہو جاتا اور رنگ خوشی سے چمکنے لگتا۔

یہ ائرگن پنجابیوں کے ہاتھ میں آجائے تو وہ اس سے چھپکلی'' کارِثواب'' سمجھ کر مارتے ہیں اور اگر'' بنوسلیمان'' کے ہاتھ میں آجائے تو پھر وہ اس سے ''امریکی گوری کاپر (کافر) چھپکلی'' کا شکار کرتے ہیں۔''شاباش...... خان کا بچہ...... شاباش......!! نشانہ لگاؤ، دس روپے میں بارہ امریکی مارو...... شاباش......!!!''۔ اب سمجھے یہ ائرگن کتنے کام کی چیز ہے......!!!

۶...... چنے

کچے ہوں یا بھنے ہوئے، دونوں طرح کے کارآمد ہوں گے۔ کچے آپ کا گھوڑا کھائے گا اور بھنے ہوئے آپ اور آپ کے بچے کھائیں گے۔ان کے ساتھ اگر تھوڑا سا گڑ بھی ہو تو مزہ ہی دوبالا ہو جاتا ہے۔

یہ چند ضروری ''ظاہری اسباب'' تحریر کر دیئے ہیں تا کہ سند رہے اور بوقت ضرور کام آئے۔ویسے آپ خود بڑے سمجھ دار ہیں، ان کے علاوہ اور چیزیں بھی جمع کر کے رکھ سکتے ہیں......مثلاً

۷...... رسی

نائلون کی نہیں ہونی چاہئے۔اس کی گرہ مضبوط نہیں ہوتی، بلکہ سوتی رسی ٹھیک رہتی ہے۔اس کے بڑے فائدے ہیں مثلاً کپڑے لٹکانے کیلئے اور'' کاپر'' کو باندھنے کیلئے......!!!

اجمالی نقشہ بترتیب زمانی

ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ پوری کتاب کا خلاصہ تحریر کر رہے ہیں

①.....اس امت میں ایک جماعت قیامت تک حق پر ڈٹی رہے گی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گی۔فتنہ والوں کے خلاف جنگ کرے گی۔ اس جماعت کے آخری امیر حضرت مہدی علیہ رضوان ہوں گے۔

②.....عراق اور شام پر پابندی عائد کردی جائے گی (یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے)۔

③.....افغانستان میں ایک جماعت کا ظہور ہوگا، جو حضرت مہدی کی دعوت دے گی (اس سے مراد طالبان ہیں)۔

④.....طالقان سے ایسے مردانِ کار کا ظہور ہوگا، جو اللہ کو پہچانیں گے، جیسے پہچاننے کا حق ہے (اس کے مصداق بھی طالبان ہیں)۔

⑤.....افغانستان سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، جو حضرت مہدی کی حمایت و نصرت میں دشمنانِ اسلام سے برسرِ پیکار ہوں گے اور مسلسل فتح یاب ہوں گے (اس کے مصداق القاعدہ اور طالبان ہیں......واللہ اعلم)

⑥.....شام کے علاقہ ''اِندر'' سے یہودیوں کا تیار کردہ ایک لیڈر ظاہر ہوگا وہ نسلاً سفیانی ہوگا۔اس کا نام عبداللہ یا الزہر الکلبی ہوگا۔

⑦ ...... سفیانی عراق پر قابض ہو جائے گا اور وہاں قتل وغارت کا بازار گرم کر دے گا۔

⑧ ...... سفیانی ۹ ماہ حکومت کرے گا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی کے ہاتھوں قتل کر دیا جائے گا۔

⑨ ...... افغانستان کے مجاہدین کی ایک جماعت (جن کے جھنڈے سیاہ ہوں گے) سفیانی سے پہلے افغانستان کے علاوہ عراق میں بھی اتحادی افواج کے خلاف برسرِ پیکار ہوں گے۔

⑩ ...... افغانستان سے عراق جانے والے مجاہدین میں حضرت مہدی اور حضرت منصور بھی ہوں گے۔

⑪ ...... اس وقت تک حضرت مہدی بحیثیت امام مہدی کے پہچانے نہ جاتے ہوں گے

⑫ ...... سفیانی جب عراق میں داخل ہوگا تو حضرت مہدی اور حضرت منصور کو طلب کرے گا۔

⑬ ...... لیکن وہ دونوں حضرات سعودی عرب جا چکے ہوں گے۔

⑭ ...... عراق میں سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، جس پر جنگ ہوگی اور ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔

⑮ ...... تین شہزادوں کے درمیان آپس میں کسی خزانے یا حکومت کے حصول کیلئے جنگ ہوگی، لیکن وہ خزانہ یا حکومت ان میں سے کسی کے ہاتھ نہ آئے گی۔

⑯ ...... مجاہدین سیاہ پرچم.... سعودی حکومت سے کوئی مطالبہ کریں گے تین بار.... لیکن سعودی حکومت ان کا مطالبہ قبول نہیں کرے گی۔

⑰ ...... مجبوراً مجاہدین کو سعودی حکومت سے جنگ کرنا پڑے گی، وہ جنگ بہت

شدید ہوگی۔

۱۸..... حتیٰ کہ سعودی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔

۱۹..... اس سال حج بغیر امیر کے ہوگا۔

۲۰..... منیٰ میں ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کو خون خرابہ ہوجائے گا۔ حاجیوں کو لوٹ لیا جائے گا۔

۲۱..... بادشاہ کے انتقال یا مارے جانے پر مجاہدین حضرت امام مہدی کو خلیفہ مقرر کرنا چاہیں گے۔

۲۲..... حضرت مہدی خلافت کے بوجھ سے بچنے کیلئے چُھپتے پھریں گے۔

۲۳..... اس حج سے پہلے رمضان کے مہینے میں چند اہم علامات کا ظہور ہوگا۔

1. پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا۔
2. پندرہ کو سورج گرہن ہوگا۔
3. رات کے وقت آسمان پر آگ کا ستون ظاہر ہوگا۔
4. پندرہ رمضان کو جمعہ ہوگا۔
5. جمعہ کی صبح کو ایک خوفناک دھماکہ چیخ کی مانند ہوگا۔

(دو چیخ کی آوازیں ہوں گی)

۲۴..... اس رمضان شریف کے بعد جنگوں کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ اور اس سال زلزلے بہت آئیں گے۔

۲۵..... اس رمضان سے ذرا پہلے سفیانی کی حکومت قائم ہوجائے گی۔

۲۶..... حضرت امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ شکل وصورت میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ کھلتا رنگ.... ستواں ناک.... چہرے پر تل کا نشان

زبان میں لکنت ہوگی۔ظہور کے وقت ان کی عمر ۴۰ سے ۵۰ سال کے درمیان ہوگی۔وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے حسنی رضی اللہ عنہ سیّد ہوں گے۔

۲۷...... ان کو اوّل پہچاننے والے مختلف ممالک کے ۷ مشائخ ہوں گے۔

۲۸...... اوّل بیعت کرنے والوں کی تعداد ۳۱۳ ہوگی۔

۲۹...... سفیانی ان کے خلاف فوراً ہی ایک لشکر روانہ کردے گا۔جو مدینہ منورہ پر قابض ہوجائے گا اور وہاں پر سادات کو قید کرے گا۔

۳۰...... مدینہ منورہ پر یہ قبضہ زیادہ دن قائم نہیں رہے گا۔

۳۱...... جب یہ لشکر حضرت مہدی کی طلب میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوگا تو ذوالحلیفہ کے قریب مقامِ بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۳۲...... مختلف اطراف میں مجاہدین کی متفرق جماعتیں حضرت امام مہدی کی خبر پاکر حضرت کے ساتھ جاملیں گی۔

۳۳...... حضرت امام مہدی کی فوج بارہ ہزار سے پندرہ ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔

۳۴...... ان کے تین جھنڈے ہوں گے (ممکنہ طور پر سیاہ،سفید اور سبز)۔

۳۵...... حضرت مہدی مکہ مکرمہ سے شام کی طرف سفیانی کے تعاقب میں روانہ ہوں گے

۳۶...... راستے میں مدینہ منورہ کو سنواریں گے۔

۳۷...... ملک شام میں سفیانی کو جالیں گے۔اسے گرفتار کرکے ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کردیں گے۔(یہ باغی کی سزا ہے)

۳۸...... یہودی اپنے تیار کردہ لیڈر کا یہ حشر دیکھ کر امریکہ کو ورغلائیں گے۔جس پر امریکہ ساری دنیا کو حضرت امام مہدی کے خلاف اکٹھا کرلے گا۔

۳۹..... حضرت امام مہدی شام میں ''الغوطہ'' کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں گے

۴۰..... شام میں مجیدو نامی پہاڑ کے قریب اتحادیوں کے خلاف ایک ہولناک جنگ ہوگی۔ (غالباً یہ ایٹمی جنگ ہوگی)

۴۱..... اس جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائیں گے۔آسمان سے دشمنوں پر آفتیں برسیں گی، اتحادیوں کے لاتعداد فوجی مردار ہوں گے۔

۴۲..... مسلمانوں کی بھی بڑی تعداد رتبہ شہادت پر فائز ہوگی، جو افضل شہداء ہوں گے۔

۴۳..... کفار کی عورتیں مسلمان مجاہدین کی لونڈیاں بنیں گی۔

۴۴..... افغانستان کے مجاہدین امریکی کمانڈوز کو گرفتار کرلیں گے۔(یہ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوگا)

۴۵..... اتحادیوں کو شکست دینے کے بعد مسلمان اپنے ممالک یہود و نصاریٰ سے واپس لے لیں گے۔

۴۶..... وہ روم کو بھی فتح کرلیں گے۔

۴۷..... ہندوستان کے خلاف جہاد آخری مراحل میں پہنچ چکا ہوگا۔

۴۸..... حضرت امام مہدی بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے چھڑا کر اسے آراستہ و پیراستہ کریں گے۔

۴۹..... حضرت مہدی ہندوستان کو مکمل فتح کرنے کیلئے ایک چھوٹا سا لشکر تشکیل دیں گے۔

۵۰..... افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ اور بلوچستان کے مجاہدین مل کر پورا ہندوستان فتح کرلیں گے۔

﴿۵۱﴾......یہ لشکر ہندوستان کے حکمرانوں کو طوق وسلاسل میں جکڑ لائے گا (یہاں ہندوستان سے مراد....انڈیا، پاکستان اور بنگلہ دیش ہیں)

﴿۵۲﴾......پورے ہندوستان سے ہندوانہ رسمیں ختم ہوجائیں گی۔لاتعداد ہندو اپنی ہی کتابوں کے ذریعے مسلمان ہوجائیں گے۔اور ہندوستان میں اسلامی نظام نافذ ہوجائے گا۔

﴿۵۳﴾......دجالی سامراج جو اِس وقت زوروں پر ہے۔حضرت مہدی کے ظہور کے بعد دَم توڑ جائے گا۔

﴿۵۴﴾......روس اور امریکہ ایک مرتبہ پھر آپس میں ٹکرا کر تباہ و برباد ہوجائیں گے۔

﴿۵۵﴾......حضرت امام مہدی کا دور کل ۹ سال ہوگا۔ان کا دور بڑا بابرکت اور خوشحالی کا دور ہوگا۔آسمان سے خوب بارش برسے گی۔مسلمانوں کے دلوں سے کدورتیں ختم ہوجائیں گی۔دجالی فتنے دب جائیں گے۔

﴿۵۶﴾......البتہ دجال ایک جزیرے میں اپنے جاسوسی نظام کے ذریعے حالات سے باخبر رہے گا۔

﴿۵۷﴾......جب دجال کے کارندے حضرت مہدی کو شکست دینے میں مکمل طور پر ناکام ہوجائیں گے تو دجال غصے سے بھر جائے گا۔

﴿۵۸﴾......حضرت مہدی کے دور کے ساتویں سال دجال خود خروج کرے گا اور ہر طرف فساد برپا کرتا پھرے گا۔

﴿۵۹﴾......دجال زمین پر ۴۰ دن قیام کرے گا۔جس کا پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر، اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی عام

دنوں کے مطابق ہوں گے۔یعنی وہ کل ایک سال اور تقریباً دو ماہ تک فتنہ وفساد برپا کرے گا۔

﴿۶۰﴾...... دجال کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے نازل ہوں گے۔

﴿۶۱﴾...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کے وقت نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔

﴿۶۲﴾...... وہ دجال کو قتل کردیں گے اور مسلمان یہودیوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہودیوں اور ناپاک ریاست (اسرائیل) کا کلی خاتمہ ہوجائے گا۔

﴿۶۳﴾...... ہندوستان کو فتح کرنے والے مجاہدین دجال سے بچتے بچاتے ملک شام پہنچ جائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالیں گے۔

﴿۶۴﴾...... دنیا سے شر وفتن کا کلی خاتمہ ہوجائے گا۔

ان پیشین گوئیوں کے پورا ہونے میں کتنی مدت صرف ہوگی؟ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔تاہم حالات وقرائن سے ایسا لگتا ہے کہ ہم ان بڑے بڑے واقعات کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

ایک اشکال کا جواب

اکثر لوگوں کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طالبان تو بہت نیک، متقی، پرہیز گار اور قوی الایمان لوگ تھے، پھر ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں پیش آیا ان کی حکومت کیوں چھین لی گئی؟

❁...... پہلا جواب:

یاد رکھئے! کامیابی اور ناکامی کا دارومدار حکومت کے حاصل ہوجانے پر یا چھن جانے پر نہیں ہے۔ بلکہ کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو ہر حال میں پورا کرنے کا نام ہے...... چاہے اس حکم کو پورا کرنے میں جان چلی جائے یا سارا مال قربان ہوجائے یا حکومت جاتی رہے۔ طالبان نے اللہ کے حکم کو پورا کرنے کیلئے ہر چیز کو قربان کردیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ایمانوں کا امتحان ہے ....وہ اس امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ کیا اللہ تعالیٰ ان کو اس قربانی کا بدلہ نہیں دے گا؟ ضرور بدلہ دے گا اور ہمارے وہم وگمان سے بڑھ کر بدلہ دے گا۔

❁......دوسرا جواب:

طالبان نے مصلحتاً حکومت چھوڑی ہے، جہاد نہیں چھوڑا۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ مجاہدین روزانہ دس پندرہ اتحادیوں کو جہنم رسید کر رہے ہیں۔ ان کی گوریلا کاروائیاں انتہائی کامیابی کے ساتھ جاری ہیں اور کچھ علاقوں پر ان کا قبضہ بھی ہے۔

نـــوٹ:...... (یہ تحریر ۲۰۰۴ء میں لکھی گئی تھی۔ ۲۰۱۰ء تک افغانستان کے حالات دنیا کے سامنے ہیں۔ کرزئی کی حکومت کابل تک محدود ہوکر رہ گئی ہے اور امریکہ افغانستان سے بھاگنے کیلئے بہانے تلاش کررہا ہے)۔

۞......تیسرا جواب:

ہم نے تمام عالم کے انسانوں کیلئے اللہ سے ہدایت مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم سے اس معیار کی قربانی مانگی ہے، جس پر اللہ تعالیٰ عمومی ہدایت کے فیصلے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول فرمالی ہے لیکن جب ہم اس معیار کی قربانی کیلئے تیار نہ ہوئے.... جو ہم سے مانگی جارہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے طالبان کو اس عظیم قربانی کیلئے چن لیا.... جن کا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ اب ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائیں گے اور عمومی ہدایت کا فیصلہ فرمائیں گے (آمین)

۞...... چوتھا جواب:

چونکہ اللہ تعالیٰ نے طالبان سے بیت المقدس کی فتح کا اور پوری دنیا میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا عظیم ترین کام لینا ہے، اس لئے ان کو آزمائش کی بھٹی سے گزار کر کندن بنارہا ہے۔

شکستہ دل سے جو آہ نکلے تو فرش کیا عرش کانپ اٹھے گا
درِ قفس سے جو وا نہ ہوسکے تو ایک دن ٹوٹ کر رہے گا
کسی کے روکے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جو اَب رکے گا
چراغِ ایماں تو آندھیوں میں جلا کیا ہے جلا کرے گا

یہ دوریاں کیوں؟

مَیں بلال پارک (لاہور تبلیغی مرکز) میں حاجی شبیر احمد صاحب کے پاس ان کے کمرے میں بیٹھا تھا۔مَیں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ کسی صاحب نے آپ کے سامنے میری شکایت کی ہے کہ آصف مجید نے تبلیغ کا کام چھوڑ کر پیری مریدی شروع کر دی ہے۔اور آپ نے اسے یہ کہا ہے کہ آصف مجید کو کہنا کہ ہمارے دل میں تمہاری محبت ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی۔کیا آپ کی کسی کے ساتھ اس قسم کی گفتگو ہوئی ہے؟فرمانے لگے کہ مجھے یاد نہیں البتہ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ میرے دل میں آپ کی محبت ہے۔

پھر مَیں نے عرض کیا کہ امیر صاحب !مَیں آج تک تبلیغ کے کام کو جو سمجھا ہوں اس کا خلاصہ آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں تا کہ اگر میرا نظریہ درست ہے تو آپ اس کی تصدیق فرما دیں اور اگر غلط ہے تو اصلاح فرما دیں۔فرمانے لگے ضرور بتاؤ!مَیں نے عرض کیا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ ''دعوت وتبلیغ کا کام نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے صدقے پوری امت کے ہر فرد کو ملا ہے۔ہر مسلمان اس کام کا ذمہ دار ہے۔اسے چاہئے کہ وہ خود کو حضور ﷺ کا نائب سمجھتے ہوئے آپ ﷺ والی فکر کے ساتھ ،حکمت وبصیرت کا دامن تھامے ہوئے انسانیت کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستے پر ڈالنے کی مسلسل محنت کرے۔

یعنی ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ داعیانہ زندگی بسر کرے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اہل تصوف خانقاہیں چھوڑ دیں، مجاہدین جہاد چھوڑ دیں اور علماء مدارس چھوڑ دیں...... بلکہ یہ کہتے ہیں کہ تمام شعبوں والے اپنے اپنے شعبوں میں رہتے ہوئے تبلیغ کے کام کو مقصد بنائیں۔ کیونکہ تبلیغ کرنا ہر امتی کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد اصلی کی یاددہانی اور اپنے اندر امت کا درد پیدا کرنے کیلئے باقاعدگی سے نہیں تو کبھی کبھی ضرور رائیونڈ مرکز آتے رہیں۔ ہم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنے شعبوں کا کام چھوڑ دیں، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اپنی حیثیت کو سمجھنے کی کوشش کریں''۔ میری یہ مختصر بات سن کر امیر صاحب فرمانے لگے کہ آصف تم نے بات بالکل ٹھیک کہی ہے۔

یہاں پہنچ کر میں اپنے ان تبلیغی بھائیوں سے دست بستہ گزارش کروں گا...... جو تبلیغ کے نشے میں دین کے دوسرے شعبے سے منسلک حضرات کی رعائت نہیں کرتے...... اپنی ہی کہے چلے جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بہت عظیم کام ہے...... یہ انبیاء علیہم السلام والا کام ہے۔ آپ جو دعوت کیلئے بول بولتے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام میں تعریف فرمائی ہے۔

''اس سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے''

لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیجئے کہ یہ ہے میرا راستہ کہ میں بلاتا ہوں لوگوں کو اللہ کی طرف حکمت و بصیرت کے ساتھ، میرا بھی یہ کام ہے اور میرے پیروکاروں کا بھی یہ کام ہے''۔

دعوت کا کام تب ہی کارگر اور متاثر کن ہوگا، جب دل کے درد اور حکمت کے ساتھ کیا جائے گا۔ اس لئے دین کے دوسرے شعبوں کی نفی کرنا ہماری دعوت کے

مزاج کے بالکل خلاف ہے۔ حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی چار باتیں یاد کیجئے، جن کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ بالکل نہیں کرنی چاہیں۔ (۱) تنقید (۲) تنقیص (۳) تردید (۴) تقابل۔ کیا پتا کسی کا اخلاص اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آجائے کہ اس کی تو مغفرت ہو جائے اور ہم تنقید کرنے والے پکڑے جائیں۔ اس لئے ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو بھی۔ ہاں! البتہ ایک بات ضرور ہے کہ کسی بھی شعبے کو چلانے کیلئے چند دیوانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی دیوانہ ہو تو یہ اس کی مجبوری ہے...... دوسرے حضرات بھی اس کی رعائت کریں۔

دوسرا شعبہ:

دوسرا اہم شعبہ جہاد کا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں.... اسلام کی شان وشوکت جہاد ہی سے قائم ہوتی ہے۔ شہید کا بہت اونچا رتبہ ہے، جن کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "انہیں مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں" شہادت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شارٹ کٹ راستہ ہے۔ احادیث میں کثرت سے جہاد کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ان فضائل کو حاصل کرنے کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں ہونی چاہئے۔

اہل جہاد...... ویسے یہ الفاظ عجیب لگتے ہیں۔ اہل جہاد، اہل تبلیغ، اہل تصوف...... سب مسلمانوں کو مجاہد ہونا چاہئے۔ سب کو مبلغ اور سب کو صوفی ہونا چاہئے۔ چلئے پھر بھی بات کو سمجھنے کیلئے ہم یہ تقسیم کئے دیتے ہیں۔ اہل جہاد میں کچھ دوست ایسے ہیں جو دین کے دوسرے شعبوں پر تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً وہ یہ کہتے ہیں کہ دین صرف جہاد سے ہی غالب آئے گا.... نہ خانقاہوں میں بیٹھے رہنے سے اور نہ

گلیوں میں تبلیغ کرنے سے اسلام کو شان وشوکت حاصل ہوگی۔ان حضرات سے میری یہ گزارش ہے کہ جہاد کے فضائل سنا کر امت کو جہاد کیلئے تیار کریں نا کہ دوسرے شعبوں کی نفی کر کے۔یہ حکمت کے خلاف ہے۔

دیکھئے! جب آپ کسی کو جہاد کے فضائل سنا کر جہاد کیلئے تیار کریں گے.... یہی تو تبلیغ ہے۔تبلیغ سے جہاد اور دیگر احکامات زندہ ہوتے ہیں۔تبلیغ ام الحسنات ہے۔انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصدِ اصلی ہے۔تبلیغ اور ذکراللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔اسلام دعوت و جہاد سے غالب آئے گا....یہی اصل ہے۔ کتنے ہی ملکوں میں تبلیغی جماعت کی محنتوں سے لاکھوں بگڑے ہوئے مسلمان گناہوں سے توبہ تائب ہوئے اور لاکھوں کفار دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہورہے ہیں۔ہندوستان ہی کو دیکھ لیجئے! کتنی تیزی سے ہندو اسلام قبول کررہے ہیں۔غزوہ ہند کے اگر فضائل ہیں تو کافر کو مسلمان کرنے کے فضائل بھی تو بہت زیادہ ہیں۔ایک کافر کو مسلمان کرنا ۱۰۰ کافروں کو قتل کرنے سے افضل ہے۔

ہماری جنگ حکومتوں سے ہے اور ہوگی۔ایک وقت آئے گا کہ ہندو قوم گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوگی۔البتہ جب ان کی حکومتیں بدمعاشی پر اتر آئیں گی تو غزوہ ہند کا عظیم معرکہ برپا ہوگا،جس کے نتیجے میں پاک و ہند کے جمہوری حکمران مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہوں گے۔پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ (پاکستان کا پرچم نہیں...اسلام کا پرچم،اسے پھر پڑھئے) اسلامی نظام نافذ ہوجائے گا۔ اور پھر حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی پوری ہوگی کہ ''پورا ہندوستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہوجائے گا'' یہ پورا عمل دعوت و جہاد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

تیسرا شعبہ:

اب آتے ہیں اہل تصوف کی طرف۔ یہ طبقہ اس امت کا بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ انہی کی برکت سے تمام شعبے والوں کو اخلاص کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ ان کی صحبت میں رہنے کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ہے۔ ''اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہی رہو''۔ یہاں سچوں سے مراد مشائخ صوفیاء ہیں۔ جو اِن کی چوکھٹ پر پڑ جاتا ہے، اللہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ بعض حضرات ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ''پہلے اپنی اصلاح پھر تبلیغ'' یہ نظریہ تصوف کے اپنے اصول کے خلاف ہے۔ حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''تنبیہ المغترین'' میں فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ گار کو بنظرِ رحمت نہ دیکھے وہ طریق صوفیاء سے خارج ہے

آگے بڑھنے سے پہلے مَیں یہ عرض کرتا چلوں کہ مَیں بچپن سے اہل تصوف کی خدمت میں رہا ہوں۔ مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھا۔ نقشبندی سلسلہ میں اسباق بھی کئے ہیں۔ میرا اُٹھنا بیٹھنا اہل تصوف، اہل تبلیغ اور اہل علم میں بہت ہوتا رہتا ہے۔ میرے سامنے مختلف بحثیں آتی رہتی ہیں۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ پہلے اپنی اصلاح پھر تبلیغ ....ایسا شخص کبھی تبلیغ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مومن آدمی ساری زندگی اپنی اصلاح کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی اپنے نفس سے مطمئن نہیں ہوتا۔ جو مطمئن ہوگیا اور اس نے یہ سمجھ لیا کہ میری اصلاح ہوگئی ہے.... وہ سمجھ لے کہ شیطان کے چنگل میں پھنس گیا ہے، اس کی روحانی ترقی رک جائے گی۔ یہ خیال اس لئے پیدا ہوگیا ہے کہ اس نے تبلیغ کو شریعت کا ایک حکم نہیں سمجھا۔

چوتھا شعبہ:

امت میں سب سے افضل طبقہ علماء کا طبقہ ہے۔مَیں علماء کے بارے میں لب کشائی کو بے ادبی پر محمول کرتا ہوں۔ ہمارے بڑوں نے ہمیں علماء کا ادب سکھایا ہے، علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں ،ان کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہے۔ان کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے افضل ہے،ان کا سونا عابد کی عبادت سے افضل ہے۔مَیں جو بات کہنا چاہتا ہوں ،اس کیلئے مَیں نے کئی مرتبہ سوچا ہے۔ ڈرتے ڈرتے عرض کرر ہا ہوں اور غلطی کیلئے ایڈوانس معافی کا طلب گار ہوں۔

بات یہ ہے کہ بعض اہل علم تذکیر اور تدریس ہی کو تبلیغ سمجھتے ہیں۔ حضرت مولانا انعام الحسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تعلیم اور تبلیغ میں کیا فرق ہے؟ ''انہوں نے فرمایا تھا کہ تعلیم تو ہے طلب والوں کیلئے اور تبلیغ ہے بے طلبوں میں طلب پیدا کرنے کیلئے اور بے حسوں میں احساس پیدا کرنے کیلئے''۔اب ظاہر بات ہے کہ طلب والے تو خود چل کر آپ کے پاس آجائیں گے اور بے طلب لوگ آپ کے پاس چل کر نہیں آئیں گے۔ان کے پاس آپ کو خود چل کر جانا پڑے گا۔یہی انبیاء علیہم السلام کا طریقہ تھا،اسی کو تبلیغ کہتے ہیں۔اور اگر آپ لفظ ''تبلیغ'' پر غور کریں گے تو آپ یہ جان جائیں گے کہ یہ لفظ اس بات کا متقاضی ہے کہ پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے خروج کیا جائے۔

اس ساری گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ دین کے مختلف شعبوں (تبلیغ، جہاد، علم وتصوف) سے وابستہ حضرات کے دلوں میں جو دوریاں پیدا ہوگئی ہیں وہ ختم ہو

جائیں۔ اخلاص کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر شعبے والا دوسرے کو اپنا معاون سمجھتا ہے۔امت کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔علماء اورعوام میں فاصلے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں ،ان فاصلوں کوختم کیا جانا چاہئے ،آپس میں الفت ومحبت ہی سے ابلیسی طاقتوں کے خلاف جنگ جیتی جاسکتی ہے۔

اورتمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جوتمام جہانوں کا پروردگار ہے

ہماری ذمہ داری

آخری بات:.....سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم حضرت امام مہدی کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں؟ سر جھکا کر جوتے کھاتے رہیں؟ عراق، فلسطین اور کشمیر میں عزتیں لٹتی دیکھتے رہیں؟ ناں ناں...... ہرگز نہیں۔

حضرت امام مہدی کا ظہور کا تعلق تو تکوینی امور سے ہے۔ان کا ظہور کب ہو گا؟ اللہ ہی جانتا ہے۔ہم اس وقت تک زندہ ہوں گے یا قبروں میں پڑے ہوں گے، اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ہم نجات پا جائیں، فتنوں سے بچ جائیں یہ کیسے ہو گا؟ اس کی فکر کرنی چاہیئے۔دل میں معمولی سا درد رکھنے والا بھی باطل کو توڑنا چاہتا ہے۔لیکن باہر کا یہ باطل کیسے ٹوٹے گا؟ جبکہ ابھی ہمارے دلوں کے اندر کا باطل نہیں ٹوٹا۔ہمارے دل تو انہی کی چمک دمک سے اثر لیتے ہیں...... ہمارا رنگ، روپ انہی جیسا...... ہمارے طور طریقے انہی جیسے۔مَیں ان نوجوانوں پر حیران ہوتا ہوں جو اپنی چال ڈھال اور گفتگو میں بھی انہی کا سا انداز اختیار کرتے ہیں۔

سچ فرمایا کہ......''آخر زمانہ میں میری امت یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلے گی، اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو یہ بھی داخل ہوں گے''۔مَیں کہتا ہوں اگر وہ ہمارے نوجوانوں کو یہ کہیں کہ روزانہ صبح کو نہار منہ دس تھپڑ اپنے چہرے پر مارنے سے چہرہ چند دنوں میں بہت حسین ہو جاتا ہے ....تو ہمارے

نوجوان ایسا ہی کرنے لگیں گے۔اگر ہماری یہی روش رہی اور ہم نے اپنے دلوں سے ان کا تاثر نکال کر اپنے اللہ کا تاثر نہ بھرا تو قیامت تک زور لگاتے رہیں...... باہر کا باطل نہیں توڑ سکتے، دشمن کو شکست نہیں دے سکتے۔جس دن ہمارے دل سے مخلوق کا اثر نکل جائے گا اور لا الہ الا اللہ ہمارا محبوب ترین کلمہ بن جائے گا....اس دن پوری دنیا کی حکومتوں کو ہمارے قدموں میں ڈال دیا جائے گا۔مسلمان کبھی تعداد اور اسلحہ کی بنیاد پر نہیں لڑا...... وہ تو ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کے بھروسہ پر لڑا ہے، جس کے قبضہ میں ملک ومال ہے۔

کم من فئۃٍ قلیلۃٍ غلبت فئۃً کثیرۃً م باذن اللّٰہ (کتنی بار ایسا ہوا کہ مختصر جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی، اللہ کے حکم سے)

اسلحہ سے وہ ہوگا جو اللہ چاہیں گے۔اللہ تعالیٰ چاہیں تو دشمن کے اسلحہ کو بے کار کردیں۔چاہیں تو ان کے اسلحہ کو انہی کی طرف لوٹا دیں، اور چاہیں تو ان کو آپس میں لڑا کر تباہ و برباد کردیں۔مجھے ایک قصہ یاد آ گیا۔ہمارے ایک بزرگ ایک مرتبہ عالم شباب میں سائیکل پر کہیں جا رہے تھے، رات کا وقت تھا....راستے میں دو بڑے بڑے کتے حضرت کے پیچھے لگ گئے۔حضرت نے یہ آیت پڑھنا شروع کردی (انھم یکیدون کیدا واکید کیدا) یہ آیت بار بار پڑھتے رہے۔اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب آئی...... جونہی وہ کتے قریب آئے اور ان میں سے ایک کتا کاٹنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک دوسرے کتے نے اِس پہلے کتے کو زور سے کاٹا......اس طرح وہ دونوں آپس میں الجھ گئے اور حضرت بڑے آرام سے بچ کر آگے نکل گئے۔یہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی تدبیر۔

کیا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ روس اور امریکہ کو آپس میں لڑا دیں اور طالبان کو پھر سے غلبہ نصیب فرما دیں۔ اللہ کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ وہ اللہ جس نے "من اشد منا قوہ" کا نعرہ لگاتے ہوئے قوم عاد کو ہوا سے ہلاک کیا۔ وہ اللہ جس نے "انا ربکم الاعلیٰ" کا نعرہ لگانے والے فرعون کی گردن کو پانی میں ڈبو کر مروڑا وہ اللہ جس نے نمرود جیسے متشدد اور متکبر باشاہ کا غرور ایک لنگڑے مچھر کے ذریعے توڑا وہ اللہ جو حضرت امام مہدی کے خلاف جانے والے لشکر کو زمین میں دھنسائے گا۔ وہ اللہ آج بھی طاغوتی طاقتوں کو پل بھر میں مٹانے پر قادر ہے۔ لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ کفار پر مجاہدین کو مسلط کر دے، تاکہ ان مجاہدین کو دنیا و آخرت میں عزت سے نوازے۔

یاد رکھئے! مادی طاقتوں میں سب سے طاقتور ہوا ہے، ہوا سے طاقتور روحانی طاقت ''اخلاص'' ہے۔ امریکہ کے پاس اگر فضائی طاقت ہے تو ہمارے پاس اس کے مقابلے کیلئے اخلاص کی طاقت ہونا ضروری ہے۔ تب ہی ہم اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اخلاص الحمدللہ طالبان میں موجود ہے...... وہی امریکہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اب فیصلہ ہمیں کرنا ہے اپنی زندگیوں کا۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اپنا خلیفہ بنایا اور ہم اللہ کے دشمنوں کے ایجنٹ بننے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اللہ نے تو ہمیں اپنے نبی ﷺ کا نائب بنایا ہے اور ہم دنیا کی دھونس دھاندلی کی حکومت میں وزیر بننے پر نازاں ہیں۔ اللہ نے تو ہمیں اپنی کتاب کا وارث بنایا اور ہم دنیا کے مال و دولت کا وارث بننے پر خوش ہوتے ہیں۔ ہمارا کام تو بنی نوع انسان کو راہِ ہدایت پر چلانا تھا، لیکن ہم خود اس راہ سے ہٹ گئے۔

بڑے غور سے سن رہا تھا زمانہ ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

کیا ہونا چاہئے تھا اور کیا ہو رہا ہے؟ ہم اپنی کامیابیوں کے بیج بو رہے ہیں یا ناکامیوں کے؟ فیصلہ خود کر لیجئے۔ یا اللہ ہماری غفلت کو دور فرما، ہماری جہالت کو ہدایت کے نور سے بدل دے، ہماری خطاؤں کو معاف فرما، ہمیں پھر سے اپنے مقصد اصلی پر کھڑا فرما (آمین یارب العالمین)

وآخز دعواناان الحمدللہ رب العالمین ولا حول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل النبین وخاتم المرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ونسئل اللہ شفاعتہ یوم الدین

احقر العباد ابوعبداللہ آصف مجید کان اللہ لہٗ عن کل شی

۲۸ محرام الحرام ۱۴۲۳ھ

بمطابق ۱۲ اپریل ۲۰۰۲ء

اضافہ جدید فروری ۲۰۱۱ء
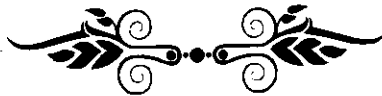
آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ دنیا فسادات، قتل وغارت
اور جان لیوا پریشانیوں کے عذاب میں کیوں گرفتار ہے؟

فرمان رسول اللہ کل امتی معافی الاالمجاهرین (صحیح بخاری)

''میری پوری امت کو معاف کیا جاسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اعلانیہ بغاوت کرنے کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی کھلی بغاوتیں

۞......داڑھی ایک مٹھی سے کم رکھنا

(دل میں اللہ کے حبیب ﷺ کی صورت مبارکہ سے نفرت! تو ایمان کہاں؟

۞......شرعی پردہ نہ کرنا

(وہ قریبی رشتہ دار جن سے پردہ فرض ہے)

۱۔چچازاد	۲۔پھوپھی زاد	۳۔ماموں زاد	۴۔خالہ زاد
۵۔دیور	۶۔جیٹھ	۷۔نندوئی	۸۔بہنوئی
۹۔پھوپھا	۱۰۔خالو	۱۱۔شوہر کا بھتیجا	۱۲۔شوہر کا بھانجا
۱۳۔شوہر کا چچا	۱۴۔شوہر کا ماموں	۱۵۔شوہر کا خالو	۱۶۔شوہر کا پھوپھا

۞......مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا

۞......بلاضرورت کسی جاندار کی تصویر کھینچنا، کھنچوانا، دیکھنا، دکھانا، رکھنا اور تصویر والی جگہ جانا

۞......گانا سننا، ٹی وی دیکھنا

۞......غیبت کرنا اور سننا

۞......حرام کھانا، جیسے بینک اور انشورنس کی کمائی

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے حبیب ﷺ کی پوری امت کو اپنی بغاوتوں اور ہرقسم کی نافرمانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر دنیا وآخرت کے ہرقسم کے عذاب اور پریشانی سے نجات عطا فرمائیں (آمین)

Nibru نظام شمسی میں کیسے داخل ہوگا (ایک ڈرائنگ)
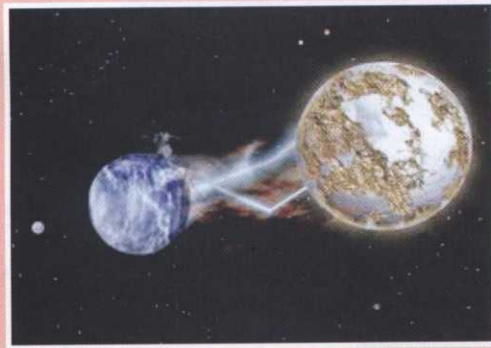
21دسمبر 2012ءکو
زمین، سورج اور بلیک ہولز
ایک سیدھ میں آجائیں گے
اور Nibru زمین کے قریب
سے گزرے گا

نبرو (Nibru) 2012ء میں سورج یا چاند کی طرح نظر آئے گا
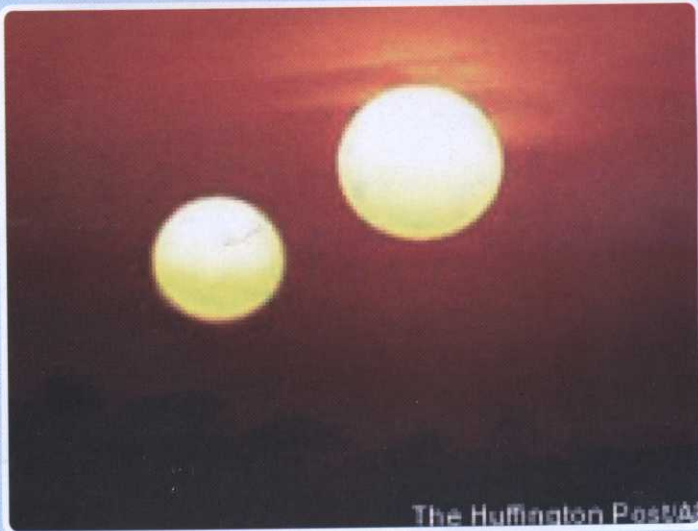
2012ء میں نبرو سیارہ سورج کی طرح نظر آئے گا، گویا کہ آسمان پر دو سورج نظر آئیں گے

حضرت امام مہدی کے ظہور کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ''حضرت امام مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک سورج کے ساتھ کوئی علامت نہ طلوع ہو جائے''

نبرو(Nibru) سیارے کے زمین کے قریب آنے سے زمین اپنے محور سے ہٹ جائے گی جس کی وجہ سے زمین پر بڑے پیمانے پر تبدیلیاں رونما ہوں گی (ایک خیالی تصویر)

بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ 2012ء میں نبرو سیارہ زمین سے ٹکرائے گا، جس کے نتیجے میں پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ مذکورہ بالا اس ٹکراؤ کی خیالی تصویر ہے

ہم اس خیال کی تردید کرتے ہیں۔ جزوی تباہی تو ممکن ہے، لیکن کلی تباہی قیامت کے دن ہوگی

مایان کیلنڈر طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور 21 دسمبر 2012ء کو ختم ہو رہا ہے خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جیسا طوفان حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا.... 2012ء میں بھی ویسا ہی طوفان آئے گا، جس کے نتیجے میں سمندری طوفان پہاڑوں کی چوٹیوں کو بھی غرق کر دے گا

اللہ تعالیٰ اس امت پر کوئی ایسا عذاب مسلط نہیں فرمائے گا جس کے نتیجے میں ساری امت تباہ ہو جائے
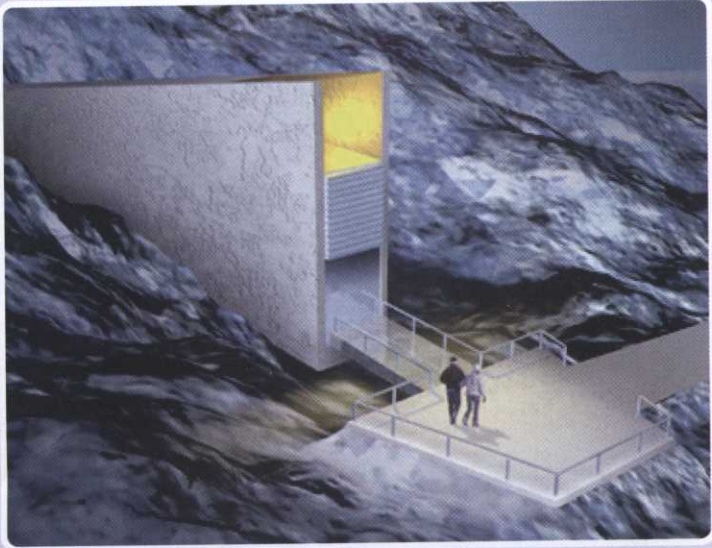
ممکنہ طوفان اور پناہ گاہ کی ایک خیالی تصویر۔ اُن کا خیال ہے کہ وہ طوفان سے اس طرح محفوظ رہ سکیں گے

(سمندر کے نیچے آگ کے کنوئیں ہیں جو قیامت کے دن بھڑک جائیں گے)

سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق سمندر کے نیچے آتش فشاں ہیں جو 2012ء کے ممکنہ حادثہ میں پھٹ جائیں گے

ایسا قیامت کے دن ہوگا..... 2012ء میں نہیں

زیرزمین پناہ گاہ کا اندرونی منظر
امریکہ میں گزشتہ دو سالوں میں
ایسی کئی پناہ گاہیں تیار کی جا
چکی ہیں تاکہ 2012ء
کے ممکنہ عذاب سے بچا جا
سکے۔
قوم ثمود نے بھی پہاڑوں
میں ایسے گھر بنائے تھے
لیکن وہ انہیں عذاب سے
نہ بچا سکے

مضحکہ خیز پناہ گاہ کا اندرونی منظر....اندر
بیڈز بنے ہوئے صاف نظر آرہے ہیں۔
''یہ تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی
جو اُن کو آن پکڑے گی جب
آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے''
(سورۃ یٰسین ۴۹)

زیرزمین بنائے جانے والے بینکرز تعمیراتی مراحل میں

جدید سہولیات سے آراستہ زیرِ زمین بنائے گئے بینکر (پناہ گاہ) کا اندرونی منظر (یہ دنیا کافر کیلئے جنت ہے)

2012ء میں نبرو سیارہ سورج کی مانند نظر آئیگا، گویا کہ آسمان پر دو سورج نظر آئیں گے

پہاڑوں کے اندر پناہ گاہ کا اندرونی منظر، یہ قوم ثمود کی بستیوں کے مشابہ ہے

- کیا حضرت امام مہدی کا ظہور قریب ہے؟
- کیا طالبان حضرت امام مہدی کے مددگار ہوں گے؟
- کیا امریکہ کی تباہی کے دن قریب ہیں؟
- 2012ء کے بارے میں حضرت دانیال علیہ السلام کی پیشین گوئی کیا ہے؟
- حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کی پیشین گوئیاں کیا ہیں؟
- کیا ہندو مسلمان ہو جائیں گے؟
- 2012ء کے متعلق مختلف تہذیبیں کیا کہتی ہیں؟

ان سب سوالات کے جوابات اور ان کے علاوہ بہت سے تہلکہ خیز انکشافات اور فکر انگیز پیغامات آپ کو ملیں گے اس کتاب میں جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ناشر

مکتبۃ الحسن

33 - حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

0423-7241355, 0300-4339699

رعایتی قیمت -/150 روپے